

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232421

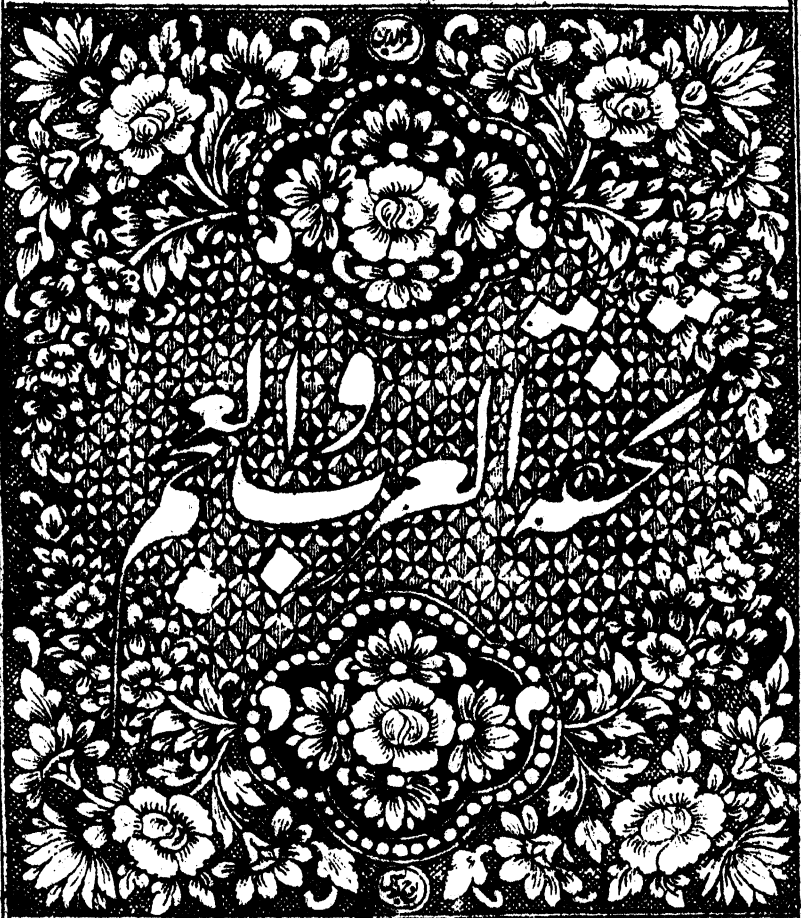
UNIVERSAL
LIBRARY

وَمِنْ بَيْنِكُمْ أَعْلَىٰ لِلَّهِ فِيهَا حِسْتُهُ



حَسْبُ وَاقِعٌ عَلَىٰ مَطْمَعِكُمْ

وَمِنْ كَلِمَاتِ اللَّهِ الْحُسْنَى



بِمَنْزِلَةِ الْوَقْفِ عَلَى الْمَطْفَعِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِحَسْبِ الْاٰیٰتِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ
 الَّذِیْ اَرْشَدَنَا طَرَفَ الْاَمَانِ وَعَلٰی الْاِلٰهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ الْاَبْرَارِ
 اِنَّا بَعْدَ مَسْکِنِ مُحَمَّدٍ قُطْبِ الدِّیْنِ مَجْدَاتِ عَالِیَاتِ پیرانی مسلمانوں کے بعد ابلاغ سلام کے
 حسب حدیث النَّعْمُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ کے اتنا س کرتا ہی کہ عرصہ تخمیناً چالیس بیالیس برس کا
 گذرا کہ بعد تشریف لیجانے حضرت سید صاحب مولانا محمد اسماعیل صاحب مولانا
 عبدالحی صاحب کسوف پنجاب کے بعض مفسدین مزار جو کئی خیال میں کچھ انکار عقیدہ ائمہ دین
 ستین علیہم الرحمۃ کا آیا تھا اور تخم عناد کا فقہاء و فقہ کی طرف سے خصوصاً جناب امام صاحب کی
 مانت سے اونکو دلیمن جانتا تھا مگر اونکو مولوی عبدالحق بناری نے مدعی خلاف حضرت سید
 کے بنکر اور اس پر وہ میں داو خوب مذہبی کی دیکر بہت مسلمانوں کو بھگایا اور فساد نو احد
 مذہب کا پھیلا یا تھا سو اس عرصہ میں پورب کے ویندار لوگوں اور مریدین خاص اور خلق شریک
 سید صاحب فتویٰ حرمین شریفین سے طلب کئی جہانچہ چاروں دن مانگی مفتیوں نے آرا کا

ان کی دیگر علمائے مثل شیخ محمد عابد سندھی مصنف طوالم الانوار حاشیہ در مختار عجز
 نے بالاتفاق لکھ دیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں اور اس فتویٰ پر ہوا ہے اپنے
 ثبت فرمایا بعد اسکے اس فتویٰ پر تمام علماء و مدرسین کلکتہ وغیرہ نے خصوصاً خلفا حضرت
 سید احمد صاحب نے مہرین اپنی کہیں اور ایسے لوگوں کی گمراہی پر اتفاق ہوا اسی عرصہ میں مولانا
 محمد وجیہ الدین صاحب مدرس اہل مدرسہ کلکتہ کے اور سرمد علماء پور سے ہیں ایک سال
 موسوم بہ نظام الاسلام تالیف کیا کہ خوب مدلل بہ آیات و جانب ہی میں توفیقاً مکتبہ کراچی
 میں اور استدالات ابنی مذہب حنفی میں و در رفع شکوک مخالفین میں کہ خوبی و سلی دیکھی سے
 معلوم ہوتی ہی اور اوپر تمام علماء کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفا حضرت سید احمد صاحب
 مواہیر ثبت کر ان میں تب لاندہ سب خاصاً بے خاص ہوئے بعضے ساکت ہوئے اور بعضوں نے تہمت پر
 فرمایا اگر شور و فدا کا جو علمان تھا وہ مٹ گیا اور ناپا بود ہوا ابداً اس کے ایک عرصہ کے بعد ایک
 شخص عبداللہ مصفی پور بک و داغ میں ہی خلل پیدا ہوا اور یک مغلطہ میں وہ اسی جرم میں قید ہوا
 اور بہت ذلت و حواراؤسنی اور ہٹائی بیٹی کشنی کے تہ مان سواؤسنے تو بہ کا اظہار کر کے
 بیعت بعضے رحم فرما جو کچھ عانت کے رانی باکر اور کتنی شہر و زمین بھیرا کر دلی میں انگریزوں کا
 فدا لاندہ ہی کا پہلا ناشر شروع کیا بہتوں کو لاندہ سب بنا یا اور کتنوں کو شبہ میں ڈال کر تباہ کیا
 میں جناب مولانا محمد اسحاق صاحب جوم اور مولانا محبوب العلی صاحب جوم اور مولانا عبد الخالق
 صاحب جوم دلی میں موجود تھے اور یہ صاحب ایسے لوگوں سے بہت ہی ناراض رہتی تھی اور ان کی
 کلمات سن کر جو بہ مبارک حضرت مولانا تھیں صاحب کے رخ ہو جاتا تھا اور فرماتے تھے کہ یہ

لوگ ضلال ہیں اور مولوی محبوب علی صاحب ایسے لوگوں میں فرقہ کا ملقوبہ فرماتے تھے اور
 قطع قبیح ان لوگوں کا بوجہ حسن کرتے تھے اور کوئی لاندہب انکی سامنی دم نہ مار سکتا تھا
 اور مولانا عبد الخالق صاحب بھی انکار دیکھتے اور بوجہ حسن فرماتی تھے اور خوب انکی گت کرتے تھے
 اور فرماتی تھی کہ یہ لوگ جوڑی رافضی ہیں چنانچہ اس وقت کی لوگوں کو خوب معلوم ہے اور جو جو
 کہ سمجھ کچھ کہتے تھے وہ یہی نہایت رنج اور ہٹاتے تھے منجھ انکی سید نذیر حسین صاحب نے
 یہی دفع اس وقت میں بہت سعی کے کہ مولوی حقی اور عبد المجید پوری سے یہاں بہت
 ٹھکرو کر کے ان کو ساکت کیا بلکہ انکی جوابات شکوہ میں لیکر سالہ لکھا اور اس میں تعریفیں
 صاحب کے اور حقی نے مذہب حقی کے اور جواب مخالفین کے اور مر جو حقی نے مذہب حقی کے
 بیان کی اور رواہ احادیث پر جو خلاف احادیث متمسک مذہب حقی کی ہیں حرج و دفع بوجہ
 فرما کر انکو ضعیف بنا یا اور بار بار اپنی زبان مبارک سے ان لاندہبوں کو راضیونکناہانی کہا
 لیکن سید عبد اللہ صفی پوری اور انکی اتباع میں مانا آخر لاچار ہو کر سب نے صلاح و مشورہ سے کہ ان میں
 خاص سید نذیر حسین صاحب اور مولانا خواجہ ضیاء الدین صاحب ہی شریک تھے سن ایک ہزار
 دو سو چودہ ہجری میں ایک سہ ماہی مولانا محمد اسحق صاحب نے اس وقت حضرت شامی الغزنی
 رحمۃ اللہ علیہ کے رو برو پیش کیا اور انہوں نے اس کے جواب میں تقلید امامین کو واجب بخیر اور
 اسکی ضلال ارقام فرمایا پھر اس فتویٰ پر دیگر علماء شہر نے بھی کچھ کچھ عبارتیں لکھی
 مہرین کین و نام ان علماء کی یہ ہیں مولانا مفتی محمد صدر الدین صاحب مفتی اکرام الدین
 صاحب مفتی رحمت علی صاحب مولانا عبد الخالق صاحب استاد سید نذیر حسین صاحب

مولوی محمد حلیت لار صاحب مولانا مولوی صاحب مولوی سید محمد صاحب
 شاہ احمد سعید صاحب شہین شاہ غلام العلی صاحب جوم و مولانا محمد علی صاحب
 خلیفہ سید احمد صاحب اور مولوی حیدر علی صاحب مولوی محبوب العلی جعفری تلمیذ خاص
 مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے بھروسے فتویٰ کا ترجمہ مولوی محبوب العلی صاحب نے اس
 کیا کہ ہر جواب ہو کہ ایک باب منعقد کیا ہے ترجمہ لکھا ہے خلاصہ کیا اور اس کو ایک رسالہ بنا کر
 فتح الاسلام رکھا ہے اس رسالہ کو مولوی خواجہ صنیاء الدین نے کلکتہ کو واسطہ دیا جس نے کہ اس کا
 عبدالصاحب کے ہدایت آخون باری کے ارسال کیا حاجی صاحب نے وہ فتویٰ عربی میں بھیج دیا
 جنکا پہلے ذکر ہو چکا ہے اس رسالہ میں منظم کر کے چھاپا اور اس رسالہ کا نام تنبیہ الضالین رکھا
 اور وہ رسالہ بیان دہلی میں آیا اور کئی بار چھاپا خدا کی فضل سے مذہب مذہبوں کا ناؤ ڈاؤ اور اگر
 بعض اسی طریقہ ہی پر لکھنے لکھنے اور تفسیر میں اپنا کام لکھتے رہے اس میں کچھ خطہ
 کئی بار ایسے لوگ سزا یافتہ ہوئے بعضے تائب ہوئے بعضے نکال گئے بھروسے مالک کے دفع میں سید نذیر حسین
 صاحب بکارت دل ہمارا ساتھ رہے حتیٰ کہ تنویر العینین کے مضامین کے رد میں جسکو لوگ منسوب مولانا
 اسماعیل کی طرف کرتے ہیں مدلل لکیر سالہ زبان عربی میں لکھا اور سورہ فاتحہ کہ نہ پڑھیں اور بھیجوا امام
 بھی ایک رسالہ لکھا اور اخطا امین اور عدم دفع میں وغیرہ میں بھی خوب خوب عبارتیں اور آیتیں
 لکھیں اور لکھا کہ عدم دفع میں نماز میں احق ہی اور دفع منسوخ اور مذہب حنفی کی بہت سی تعزیریں
 لکھیں چنانچہ وہ اب تک سیراکنے سے کہ اس موجود میں اور چونکہ سید صاحب اس فیسری نہایت
 محبت کے ہی ہے ہر جہہ کو میری ان آتی اس بارے میں کہ اور تو کچھ جاننے نہیں بلکہ وہ استاد ہی

کہ فلانا مسئلہ حنفیہ کا خلاف قرآن یا حدیث کی ہی دیکھو تو ہم کیسا قرآن و حدیث سے ثابت
 کرتے ہیں اور ایک صاحب نے پوچھا کہ تقلید ایک نام کی کیا وجہ ہے سید صاحب نے کہا کہ اگر
 کیا بلکہ فرض ہے جو تہائی سر کا مسح کو ہی نکر لگایا تو وضو حنفی کا مسح نہ ہو گا پھر بعد ایک
 کے بعض لوگوں کو شیطان نے ورعانا کہ وہی سو سے بھر پیدا ہوئی اور تقلید مذہب خاص کو بدعت
 و منکرات و شرک بتانی لگے بلکہ ایک فتویٰ ٹونک کے نام سے منکرات کے چھوٹا پاؤ سو فتویٰ میں
 میرزا فتح الملک و یحییٰ زندہ تہی اونکی ایسا سے سو کو بشیر الدین حسینی کہ لکھا ہے
 کے مان منسکات تہی جو تقلید امام معین میں فتویٰ لکھا اور اوپر تمام علماء شہر کی موافقت
 ہو میں چرچا لاندہ ہی کا نہ رہا چکی چکی اپنا جرگہ باندہ تہی رہی بعد غدر کے لاندہ ہونے یہ سب راہ
 اختیار کیا کہ سید زید حسین صاحب کے پاس حلقہ باندہ باندہ کر بیٹھا شروع کیا کیا مسجد میں کھڑوونکی
 سکا نہ اور جب فی بات لاندہ ہی کی موہنے سے نکالین با عمل کریں تو حوالہ سید صاحب کا دین ہم لوگ
 اونکو چٹلاوین کہ تم جھوٹی ہو وہ ایسے ہرگز نہیں ہیں اور جو کوئی صاحب سید صاحب سے اونکا
 مقولہ کہی کہ وہ اکچا حوالہ دیتی ہیں تو سید صاحب سے فرماوین کہ وہ جاہل ہیں اونکا کیا اعتبار
 آخر نوبت یا بیجا رسید کہ اماموں پر اور اونکی اتباع پر کہہ لگے تہی تہی ہونے اور اتحد و اجازت
 گئے صدق لگے پھرانی تو خفیوں نے وہی فتویٰ سو کو بشیر الدین صاحب کا کافلا اور جن جنکی ہرین
 اوپر بسبب تہی ہونے و یحییٰ مروجہ کی ہونے تہی کر ان میں چنانچہ سید زید حسین صاحب نے یہ عبارت
 لکھی کہ ہر کی کہ جو کوئی مذہب خاص کی پیروی کو بدعت و منکرات کہی وہ معدودہ گراہی چنانچہ فتویٰ
 چھپ گیا پرا لاندہ ہونے نہ مانا اور لاندہ ہی میں زیادہ مہر ہو اور شہرت برخواست سہ صاحب

اور مختصات میر کیونہ دیکھتے ہی طرح حلال نہیں اور سکو کہ جو معیار کو دیکھ کر غرہ ہو وہ جب تک رسالہ نہ آ رہی مولفہ مولوی محمد شاہ کو نہ دیکھی پر تہوار عرصہ ہو کہ اس عاجز نے واسطے فرید حفاظت محام و خواص کے ایک ہفتا علماء ہصار دیار سہند و آستان میں کہ جو ان کا لیا اور مواہیر ان کے اوپر کر ان میں بھرا بس پیرس جو اسے ہجرت میں کہ جو نواب محمد محمود علی صاحب والی قصبہ چیتاری واسطے حج کے بیت اللہ شریف میں محد قافلہ حاضر ہوئی اور یہ فقیر بھی اونکی ہمراہ تھا اس فقیر نے وہی استقامت ساتھ تہوڑے فرق کے سبب بد عبارت اور دلائل اور نقول علماء اور صدقاً عبارت کے حرین شریفین کے مفتیوں اور علماء کے اگی خود پیش کر کے جواب حاصل کیا اور اون کے مواہیر اسکو فرین کیا تا جو کوئی اسکو بغور دیکھے راہ مستقیم سے نہ ڈگی اور ترجمہ اسکا اردو کر داکر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اسکا تحفہ العرب والعمق رکھا اور اس فقیر نے بارہا حرین شریفین میں تخارہ سنو نہ کیا اور باسماح تمام دعا کی کہ یا الہی اگر یہی راہ جدید حق ہی تو ہو کہ وہی سبکی طرف ہدایت ہو والا ان سب کو راہ قدیم کی طرف ہدایت ہو لیکن جب سخارہ کیا یہی قلب پر الہام ہو کہ لا کہوں کر وڑوں چھی لوگ کیونکر خلاف حق ہو سکتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہی **يَتَّبِعُوا السُّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شُدِّي فِي النَّارِ** رواہ ابن ماجہ یعنی پیروی کرو جماعت کثیر کی **ف** مراد اس ہے کہ جسیر اکثر مسلمان ہوں کا قال الملاح علی القاری بن ماشہ جو کوئی الگ ہو جماعت سے الگ کر دوزخ میں ڈالے جاویگا اور فرمایا ان **اللَّهِ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي** اَوْ قَالَ **مَتَّ مُحَمَّدٌ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَدَّ شُدِّي فِي النَّارِ** رواہ الترمذی

میر کیونہ دیکھتے ہی طرح حلال نہیں اور سکو کہ جو معیار کو دیکھ کر غرہ ہو وہ جب تک رسالہ نہ آ رہی مولفہ مولوی محمد شاہ کو نہ دیکھی پر تہوار عرصہ ہو کہ اس عاجز نے واسطے فرید حفاظت محام و خواص کے ایک ہفتا علماء ہصار دیار سہند و آستان میں کہ جو ان کا لیا اور مواہیر ان کے اوپر کر ان میں بھرا بس پیرس جو اسے ہجرت میں کہ جو نواب محمد محمود علی صاحب والی قصبہ چیتاری واسطے حج کے بیت اللہ شریف میں محد قافلہ حاضر ہوئی اور یہ فقیر بھی اونکی ہمراہ تھا اس فقیر نے وہی استقامت ساتھ تہوڑے فرق کے سبب بد عبارت اور دلائل اور نقول علماء اور صدقاً عبارت کے حرین شریفین کے مفتیوں اور علماء کے اگی خود پیش کر کے جواب حاصل کیا اور اون کے مواہیر اسکو فرین کیا تا جو کوئی اسکو بغور دیکھے راہ مستقیم سے نہ ڈگی اور ترجمہ اسکا اردو کر داکر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اسکا تحفہ العرب والعمق رکھا اور اس فقیر نے بارہا حرین شریفین میں تخارہ سنو نہ کیا اور باسماح تمام دعا کی کہ یا الہی اگر یہی راہ جدید حق ہی تو ہو کہ وہی سبکی طرف ہدایت ہو والا ان سب کو راہ قدیم کی طرف ہدایت ہو لیکن جب سخارہ کیا یہی قلب پر الہام ہو کہ لا کہوں کر وڑوں چھی لوگ کیونکر خلاف حق ہو سکتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہی **يَتَّبِعُوا السُّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شُدِّي فِي النَّارِ** رواہ ابن ماجہ یعنی پیروی کرو جماعت کثیر کی **ف** مراد اس ہے کہ جسیر اکثر مسلمان ہوں کا قال الملاح علی القاری بن ماشہ جو کوئی الگ ہو جماعت سے الگ کر دوزخ میں ڈالے جاویگا اور فرمایا ان **اللَّهِ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي** اَوْ قَالَ **مَتَّ مُحَمَّدٌ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَنْ شَدَّ شُدِّي فِي النَّارِ** رواہ الترمذی

بہت اہم ترین جمع کرنا ہے میرے امت کو یا فرمایا امت محمد کو مگر اہی برآمد کا ہاتھ
 جماعت پر ہے جو کوئی الگ ہو جماعت سے الگ کر کے الگ الگ دوزخ میں نفل کی بہت بڑی
 ف ہاتھ آمد کا جماعت پر یعنی محافظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالیٰ کی ہی جماعت پر
 یہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائی ہے کہ جس پر امت حضرت کی متفق ہوتی ہے
 حق ہی ہوتی ہے غلط اور فرمایا اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذْ نَسَّانِ كَذَّبَ الْعَنَقَبِ الْعَنَقَبِ
 يَا حُذُ الشَّاذَاةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَايَاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ
 بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَاوَاةِ اَلْمَلِيْنِي تَحْتِيق شَيْطَان بہتر ہے آدمی کا مانند بہتر ہے بکری کے
 کہ لبتا ہے بکری بہا گئے والیکور یوٹر میں سے اور اس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو یوٹر
 اور اس بکری کو کہ کنارے پر ہو یوٹر سے اور بچو تم درون پہاڑ کیسے اور لازم ہی
 تمہر جماعت روایت کی بہت احمد نے **ف** مراد یہ ہے کہ جیسے بھیر یا اکیلی بکری پر
 بہت دلیر ہوتا ہے ایسے ہی شیطان اس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علامہ سی
 الگ ہو کر نیا مذہب نکالتا ہے اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنی شاہ راہ اسلام چور کر
 گرا ہونگی کہا بیٹھتے ہیں بلکہ فرمایا مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَقَدْ خَلَعَ
 رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ رَوَاةُ اَحْمَدَ وَالْبُودَاوُدِ یعنی جو شخص کہ جدا ہوا
 جماعت سے بالشت بہر یعنی ایک ساعت بس تحقیق نکالاو گئے ہے یعنی ذمہ اسلام کا
 گزرنے اپنی سے روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد فی یعنی اب اس درجہ کو پہنچا کہ شاید
 اسلام اور نبد احکام اس کے سے باہر آدمی بگہ دورا ہمہ کی مثال حضرت فی مثال

مناقق کی فرمائی ہی اس حدیث میں جو صحیح مسلم میں موجود ہے: **مَثَلُ**
الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ السَّاءِ الْعَائِثَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْدِي إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى
هَذِهِ مَرَّةً یعنی مناقق کی مثال دوس بکر کی ہے جو ماری مارے بہرتی ہو
 دو ریڑوں میں کہی اس ریڑ میں اور کبھی دوس ریڑ میں یعنی وہ کبھی نہ اس کا
 تہ او دہر کاٹھ اور عرب کے علماء پر جو بعضے احمق لوگ طعن کرتے ہیں بڑی خطا بہت ہے
 کہ وہ خیر البقل کے رہنی والی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس جگہ کے
 حق میں فرمایا کہ تحقیق ایمان سمت آویگا طرف مدینہ کے جیسی کہ سمت ہی سانب طرف
 بل ابی کی روایت یہ بخاری مسلم نے آور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق
 دین البتہ سمت آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور منعلقات اونیکسی جیسی کہ سمت
 آتا ہے سانب طرف بل ابی کی اور البتہ جگہ بکر گکا دین حجاز میں جس کو جگہ بکر گتی ہے
 بکری پہاڑی جوٹی پھا بڑ پر روایت کی یہ بکر گتی ہشکوہ **ف** یعنی معنی بہ ہن کہ
 دین آخر زمانہ میں نزویکا ظاہر ہو فتون کی بھر آویگا طرف حجاز کی جیسی کہ شرع ہوا
 اول دس ہرقات چہ جامی علماء کہ وہ بڑے مخلص اور بیغرض میں رخ چہ نسبت خاک
 با عالم پاک: سچاں سدیک تو وہ وقت ہمیں دیکھا کہ جناب مولانا محمد اسحاق
 صاحب علیہ الرحمۃ کا کہ وقت پرانی حدیث کی جہاں تعارض ہوا حدیث میں در روایت
 فقہی میں اوس وقت حدیث تمسک خفیہ کے بیان فرما کر دفع تعارض کا کردیا کہ ہمیں
 والی کو تسکین ہوگی اور سو ظنی نسبت مذہب کو نہونی باہی بلکہ حقیقت مذہب

اپنے دلمین خوب جسم گئی یا یہ وقت دیکھا کہ معاملہ ہی عکس ہو گیا کہ جو روایت
 فقہی ظاہر میں مخالف حدیث کی معلوم ہوئی تو وہ توجیہ و تاویل جو شارحین مقبول
 آئی لکھہ گئے ہیں قبول نہ کر کے اور فقہاء کو مخالف حدیث کا ٹھکر کر پڑھنی والی کو خلیان
 میں ڈال کر اور اپنی اجتہاد کو دخل دیکر شاکر کو منکر فقہ اور فقہاء بنا کر تقلید مذہب سے
 نفرت دلا کر اپنے تقلید کے جال میں بہسا کر لاندہب بنا یا مثل مشہور ہے بڑی ہو کو
 بلاؤ کہ کھیر میں نون و املی حال انکہ غیر مجتہد کو اپنی رائی سی فتویٰ دینا درست نہیں
 جیسا کہ علمائے اکثر اصول اور فروع میں تصریح فرمائی ہے افسوس صد افسوس
 ان لوگوں سے کہ مذہب مجتہدین خیر القرون کا چھوڑ کر تابع داری غیر مجتہد
 ناہم اس زمانہ فساد انگیزی کرتے ہیں اور زبان طعن کی اکا بردین پر دن رات
 جاری رکھتی ہیں **بیت** چون خدا خواہد کہ پردہ کس درو
 میشل بدر طغنه باکان برود اللہم اھدنا الصراط المستقیم وارنا
 الحق حقا وارنا الباطل باطلا وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ
 محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تَمَّ بِإِخْرَارٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي له الأسماء الحسنى والصلوة على من له المعراج

سب سے پہلے اللہ کے اسموں میں سے اہم اور سب سے اعلیٰ نام نیک ہیں اور محمد و سید سے اس شخص پر کہ اسے اسکی واسطی معراج

الأعلى وعلى آله وأصحابه بنجوم الورد وأحبابه والصدارة أئمة الهدى

پرست ہیں اور اولاد اولی کی اور اولی کی کہ ستارہ معراج پر ہیں اور انکی دستوں اور انکی ہونگوں پر امام ہدایت کی ہیں

ما فوق لكم دمام فيضكم يا علماء الحرمين الشريفين أهل الحجاز

کیا جو اہل تمہارا ہمیشہ کی مدد میں فیض تمہارا اسی علم رکھ اور مدد نیک کی

الذی هم ملکاء الذی کم ما قال سیدنا ومولانا رسول اللہ صلوات

کہ وہ پناہ دین کی ہیں جین کہ فرمایا سردار ابو زنونلی ہمارے رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم إن الدين يبرز إلى الحجاز كما تبرز الحية

اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ دین سمیٹا دیکھا طرف حجاز کے جیسا کہ سمٹ کر جانے سے سانپ

إلى محرمها وليعقلن الدين من الحجاز معقل الأروية من رأس

طرف سو باخ اپنی کی اور اللہ جگہ بگڑے دین حجاز میں مانند جگہ بگڑنے بگڑی ہوا کے

الجبل رواه الترمذی فیما قال عمروان التقلید غیر جائز لقوله

بہار کی جوئی بر نفس کی یہ ترمذی نے اسے بیان کیا ہے کہ بیشک تقلید کرنے کیلئے جائز نہیں ہے وہی فرماتے

تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر

المدتہ کی اسی لوگو کو ایمان ملائی ہو تا بعد کر والد کی اور اللہ کے رسول کی اور اپنی صاحبان اس کے

منکر فارتنا عنہم فی شیء فردوا الی اللہ والرسول الایۃ فلذا قال

ہیں اگر جب کوئی کسی چیز میں توجہ کر دے طرف خدا اور رسول کی اخیر آیت تک پس سب سے کہا

ابن حزم فی کتابہ المحلی باب التقلید لا یجوز لحدیث یقلد احد

ابن حزم نے اپنی کتاب محل میں بہ باب تقلید کا ہی نہیں جائز ہی کیلئے لئی یہ کہ تقلید کر ہی کیلئے

لا حیاً ولا میتاً وعلیٰ کل احد من الاجتہاد بحسب طاقته انتہی

نہ کسی زندہ کی اور کسی مرنے والی اور اللہ کے ہر ایک پر اجتہاد کرنا بحسب طاقت اپنی کی تلمہ ہو کلام پر

وقال ابو حنیفہ واحمد بن حنبل لا تقلدنی ولا مالکاً ولا غیرہ

اور کہا ابو حنیفہ اور احمد بن حنبل نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ امام مالک کی اور نہ اور کسی کے

خذوا الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب السنۃ انتہی بلہو

لے تو احکام کو جہاں سے لیا او ہونے کہ وہ کتاب اور سنت ہی تمام ہو کلام دونوں کے بلکہ تقلید

شیرک كما قال الله تعالیٰ اخذوا احبارہم و رہبائہم از بابا

شرک ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ کہ بگڑ ہی یہود و نصاریٰ نے اپنے عالموں اور درویشوں کو رب

من دون اللہ كما جاء تفسیرہ فی حدیث عدی بن ابی الحاتم

یہاں ہی اللہ کے جیسے کہ آئی ہے تفسیر اسکے بیچ حدیث عدی بن ابی حاتم کے

تقلید جائز نہیں ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ وَنَسُوا

کہ انہوں نے کہا کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سنائیے آپ سے پڑھتی تھے سورہ

بَرَاءَةٌ اتَّخَذُوا أَحْبَابَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ

برات میں کہہ کر یہود و نصاریٰ اپنی عالموں اور درویشوں کو رب سوا ہی اللہ کے فرمایا آپ نے

أَمَّا أَنْتُمْ فَلَا تَعْبُدُوهُمْ وَلَكِنَّكُمْ إِذَا حَلَلْتُمْ شَيْئًا اسْتَحْلَوْهُ وَإِذَا

آگاہ ہو تھیں وہ نہیں پوجتے ہیں انکو و لکن یہ جو سوکت کہ حلال کرنے کی کچھ چیز کو حلال جاتی ہیں انکو

حَرَمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَمُوا وَأَهْلَ التَّيْمَةِ أَتَاهُمْ عَمْرٍو

جس کو حرام کرتی ہیں ان کو ہر چیز کو حرام بنا دے اور وہ اور رایت کیا ہو سکتی ہے نام ہو اکلام عسرو کا

فَقَالَ زَيْدَانُ التَّقْلِيدُ جَائِزٌ بِالْكِتَابِ السُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ وَالْفِيئَةِ

یہ کہ زیدانی کہ بلاشبہ تقلید جائز ہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اور فیئ سے

فَأَمَّا الْكِتَابُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَاسْأَلُوا أَهْلَ الدِّينِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ای ہر کتاب میں فرمایا اللہ تعالیٰ جس پوچھو تم عالموں سے اگر نہیں جانتے ہو تم

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى السَّابِقُونَ أَوْلَىٰ وَلَوْ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبقت کرنے والی اول لوگ جو ہیں مہاجرین اور انصار سے

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ أُمَّةٌ

اور وہ لوگ کہ پیروی کی از انکی اچھی طرح راضی ہو اللہ ان سے اور ان سے وہ اللہ ان سے راضی ہو

السُّنَّةُ فَأَخْرَجَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنت میں رایت کی گئی ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي فَقَالَ قَضَيْ بَكْتَابِ اللَّهِ قَالَ

ایسا معاذا کو طرف یمن کی پس فرمایا کہ کیونکر حکم کر لگا تو میں کہا معاذا نے حکم کرو لگا میں بوجہ کتاب اللہ فرمایا

فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فِيسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ إِنْ لَمْ يَجِدْ

پس اگر نہ پاؤ تو حج کتاب اللہ کے کہا معاذا نے پس حکم کرو لگا بوجہ سنت رسول خدا کی لڑا یا اپنے پس اگر نہ پاؤ تو

فِيسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَجْتَهَدُ بِرَأْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ

حج سنت رسول خدا کے کہا معاذا اجتہاد کرو لگا اپنی عقل سے فرمایا اپنے کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ تو فریج

رَسُولِ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَذَلِكَ

سیدھے پور رسول خدا کو نقل کے یہ ترمذی وغیرہ نے اہل حدیث سے پس یہ

الْحَدِيثُ صَرِيحٌ فِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ مَعَاذَ

حدیث صریح ہے اس میں کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا معاذا بن جبل کو

بَنِ جَبَلٍ مُتَّبِعٍ أَهْلِ الْيَمَنِ وَأَيَّاهُمْ اتَّبَاعَهُ وَأَمَّا الْأَجْمَاعُ فَقَالَ السُّيُوطِيُّ

متبعین یمن والونکا اور یمن والوں کو تابع اور معاذا کا ایسے اجماع پس کہا سٹیونے

فِي جَزَائِلِ الْمَوَاهِبِ وَبَعْضُ شُرَكَاحِ كِتَابِ الْأُصُولِ قَالَ الْقُرَافِيُّ

حج کتاب جزائل الموابیج اور بعض شارحین اصول کی کتابوں نے کہا قرافی نے

فَدَانِعْقَدُ الْأَجْمَاعِ عَلَى أَنَّ مَنَاسِمَ فَلَهُ أَنْ يُقَدَّرَ مِنَ الْعِلْمِ مِنْ شَأْنِ

کہ تحقیق منعقد ہو ای اجماع اس پر کہ تحقیق تو سلم پس لازم ہے اوس کو یہ کہ تقلید کری مابین کے

مَنْ غَيْرِ حِجْرٍ ثَنِي وَقَالَ عَبْدُ السَّلَامِ فِي شَرْحِ مَنْ أَحْوَهُمْ

غیر حیرثی اور کہا عبد السلام نے حج شرح من جوہر کے

وَقَدْ نَعَقَدُ لِاجْتِمَاعِ عَلِيٍّ مِنْ قَلْدِ فِي الْفُرُوعِ وَمَسَائِلِ اجْتِهَادِ

اور تحقیق منعقد ہوا ہے اجتماع اس پر جو کوئی تقلید کرے فروع میں اور مسائل اجتہاد میں

وَلِحَدِيثِ مَنْ هُوَ رَوَى عَنْ مُحَمَّدٍ ^{بِالتَّكْلِيفِ} وَأَمَّا الْقِيَّاسُ فَلَا تَقْلِيدَ عَمْدَةً أُمَّةً

ابن حجر کے ان علماء میں سے تو فارغ ہو جائیگا عمدہ تقلید کے کسی ہر قیاس میں تحقیق تقلید عمدہ اماموں

لِلْحَدِيثِ كَالْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ مِثْلًا فِي تَضَمُّنِهَا لِحَادِيثِ جَائِزٍ بِالِاجْتِمَاعِ

حدیث کی مانند بخاری اور مسلم کے مثلاً صحیح کہنے حدیثوں کے جائزہ بالا جماع

كَذَلِكَ تَقْلِيدَ عَمْدَةً أُمَّةٍ الدِّينِ كَأَبِي حَنِيفَةَ أَوْ مَالِكٍ أَوْ الشَّافِعِيَّ

بس ایسی ہی تقلید عمدہ اماموں دین کی مانند ابو حنیفہ مالک یا شافعی

أَوْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي الْمَسَائِلِ كَانَ جَائِزًا بِالِاجْتِمَاعِ لِاتِّحَادِ الْعِلَّةِ

یا احمد بن حنبل کی بیخ میں ہوگی جائز بالا جماع واسطے اتحاد علت کی

فَالْجَوَابُ عَنِ الْإِبْرَاهِيمِ أَنَّ الْخِطَابَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ

بس جواب آیت سے یہ ہے کہ تحقیق خطاب بیخ قول اللہ تعالیٰ کے فان تنازعتم فی شئ

فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ الْكَاهِلِ لْتَنَازِعَ فَكَانَ الْمَعْنَى هَكَذَا يَا أَيُّهَا

فردوہ الی اللہ و الرسول کے واسطے اہل تنازع کی ہے بس ہوگی معنی یہ ہے وہ

الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ

لوگو کہ ایمان لائی ہوں ایمان بردار کرو اللہ اور فرمان بردار کرو رسول اللہ اور اپنے صاحب الامر کی یعنی نبی حکام ہوں

تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ مِنْكُمْ لِأَحْكَامِ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ أَمْ إِلَى الْكُتُبِ

جہاں دن تم بیخ کس چیز کے احکام میں سے بس رجوع کرو تم طرف اللہ اور رسول کی یعنی طرف کتاب اللہ

وَسُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ أَجْمَعَةٍ أَهْلَ الْعِلْمِ وَالْإِسْلَامِ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِ

اور سنت رسول اللہ کے اگر ہوتے ہیں علم سے اور طرف عالم کتاب اللہ اور سنت رسول

لِللَّهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ أَجْرٌ كَثِيرٌ غَيْرَ أَهْلِ الْعَمَلِ لِيُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَيُؤْتِيَ مَا يَشَاءُ اللَّهُ وَ

اور علی اللہ علیہ وسلم کی اگر ہوتے ہیں علم میں سے واسطی شکل پر مجموعی کی پھر زمانہ ہماری کے خدا اللہ اور

رَسُولُهُ فَوَجِبَ تَقْدِيرُ الْكَلِمَاتِ قَلْنَا فَدَلَّتْ لآيَةٍ عَلَى جَوَابِ التَّقْلِيدِ

رسول اور سنیکی پس واجب ہوئی تقدیر کلام کی جیسا کہ کہا ہے پس دلالت کیا ایسے اور پھر وہاں پر تعلق

وَالْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ لَا مَا يَزِيهِ الصَّامِتُ مِنَ الْخَطَابِ

اور جواب قول امامون بزرگ کی سے یہ کہ یہ خطاب ہے

لِمَنْ صَارَ مُجْتَهِدًا كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْإِمَامُ عَبْدُ الْعَزِيزِ الشَّعْرَانِيُّ فِي الْمَطْرُوقِ

واسطی اس شخص کے کہ ہو گیا ہی مجتہد جیسکہ بنا گیا ہی اکو امام عبدالعزیز شاعرانی نے بیج کتاب میں

الصُّغْرَى حَيْثُ قَالَ بَلَّغْنَاكَ شَخْصًا اسْتَشَارَهُ خُوصًا لِلَّهِ تَعَالَى عِنْدَ تَقْلِيدِهِ

صغری کے کہ کہا ہوا ہو کہ بلاشبہ ایک شخص نے مشورہ لیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حج تقلید میں

أَحَدًا مِنْ عُلَمَاءِ عَصْرِهِ فَقَالَ لَا تَقْلُدْ رِيفًا وَلَا مَالِكًا وَلَا النَّخَعِ وَلَا

کسی کی ملامتی عصر ایسی ہی ہیں کہا ابو حنیفہ نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ مالک کی اور نہ نخعی کی اور نہ

الْأَوْزَاعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ خُذْ أَحْكَامَ مَنْ جِئْتَ مِنْهَا خُذْ وَأَمْرَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

اوزاعی کی اور نہ اوزون کی لے تو حکام کو جہاں سے لیا اور ہوں نے جیسے کتاب اور سنت

قُلْتُ هُوَ مَحْمُولٌ عَلَى مَنْ لَهُ رَأْيٌ وَقَوْلُهُ عِلْمٌ اسْتِنْبَاطُ الْأَحْكَامِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کہتا ہوں میں کہ یہ معمول اور ہوا اس شخص کے لے اس کی مگر ہوا اور لے لے حکام کی کتاب اور سنت

وَلَا أَفْقَدُ صَاحِبَ الْعِلْمِ بِإِنِّ التَّقْلِيدَ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ كُلِّ ضَعِيفٍ قَاصِرِ النَّظَرِ

والا بس تحقیق میں بیان کیا طانی سب سے کہ بلاشبہ تقلید واجب ہے اور ہر ضعیف اور قاصر نظر کے تمام ہر کلام

أَنْتُمْ وَذَلِكَ لِأَنَّ الْجَهْدَ تَقْلِيدَهُ لِغَيْرِهِ حَرَامٌ بِالْإِجْمَاعِ كَمَا تَقَرَّرَ فِي كِتَابِ

شعراں کا اور یہ اس لئے ہی کہ مجتہد کو تقلید کرنے اپنی غیر کی حرام ہے بالا جماع جیسا کہ مقرر ہے

الْأَصُولِ وَلِلْعَرَبِ عَنِ قَوْلِ بْنِ حَرَمٍ إِنَّهُ لَا جَهْدَ لَكُمْ

اصول کی اور جواب قول ابن حرم کے ہے جیسا کہ نہیں ہے اعتبار اور اس کی کلام

فِي ذَلِكَ لَوْ نَهَى عَنْ أَهْلِ الظُّوْهِرِ كَمَنْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِدَلِيلِ كُنْزِ

اس مقدمہ میں دو سطر اس کے ظاہر میں سے نہ اہل سنت اور جماعت میں سے ساتھ دلیل اس کی کہ کوئی کلام

الْقِيَاسِ حَيْثُ قَالَ فِي كِتَابِهِ الْمَجْلِيُّ بِأَبْطَالِ الْقَوْلِ بِالرَّأْيِ الْقِيَاسِيِّ لِحُجْلِ

جیسا کہ کہا اپنی کتاب میں بہت سے بطلان کے لئے قول کے ساتھ اس اور قیاس میں

الْقَوْلِ بِالْقِيَاسِ فِي الدِّينِ وَلَا بِالرَّأْيِ لَهُ أَمْرٌ لِلَّهِ تَعَالَى بِالرُّدِّ عِنْدَ التَّنَازُعِ

کہا ساتھ قیاس میں بیچ دین اور نہ ساتھ عقل کے اس لئے کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے رجوع کرنا وقت جب تک کہ

لِتَرَابِهِ وَرَسُولُهُ فَتَمَرُّ بِالْقِيَاسِ فِي تَعْلِيلِ وَرَأْيٍ فَقَدْ خَالَفَ أَمْرَ اللَّهِ تَعَالَى

تو اب تک کہ ہر طرف ہوں خدا کی ہر چیز میں کہ رجوع کی ہر قیاس میں بغیر عقل کے جس میں حکم خدا کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُولُوا لِلَّهِ حَمْدًا مِمَّا قَضَىٰ وَرَبِّنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا

کہ شرط ہی ہے اور قول اللہ تعالیٰ کا میں ہر چیز میں کہ رجوع کی ہر قیاس میں بغیر عقل کے جس میں حکم خدا کا

دِينَكُمْ وَقَوْلَهُ تَعَالَى تَنبِيْهُنَا لِكُلِّ شَيْءٍ أَطَّالَ الْقِيَاسُ وَالرَّأْيُ شَيْءٌ وَافْتِخَاحٌ

در تہا را اور قول اللہ تعالیٰ کا کہ قرآن میں تہا را ہر چیز کا بطلان کرنا ہی قیاس اور رائی کو تمام ہر کلام میں حکم خدا کا

الْمَرْكُزُ نَصْرًا قَدْ مَرَّ بِشَرِيحِ مُسْلِمٍ لَمْ يَظْهَرْ حَيْثُ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو عَرَبٍ

نورانی بیچ فصلوں مقدر شرح مسلم کی کہ بلاشبہ یہ کتاب ہے جسے کہ کہا توڑی کہا اور

بْنُ الصَّبْحِ وَهَذَا الْأَمْرُ فِي تَعْلِيقَاتِ الْبُخَارِيِّ بِالْفَائِظِ جَزْمٌ وَمَعْنَى

بن صبح اور اس طرح حکم بیچ تعلیقات بخاری کی ساتھ الفایظ یقین کے اور نہیں ہو جاوے

أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْزَمُ الظَّاهِرِيُّ حَيْثُ جَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ الْإِقْطَاعَ فَأَدْحَاوُ الرَّحْمَةِ

ابو محمد بن حزم ظاہری جبکہ پھر ایسا ہی ہو انقطاع مفرحت میں

وَأَسْتَرْخِ إِلَى ذَلِكَ فِي تَقْرِيرِ مَذْهَبِ الْفَرَّاسِيِّ فِي أَبَاحَةِ الْمَلَاهِي وَزَعَمَ

اور رحمت بکرمی ہی بن حزم کی طرف سے بیچ مقرر کرنی مذہب سے بیچ مباح کرنے باجوئی اور گمان کیا

أَنَّهُ لَمْ يَصِدِّقْ فِي تَحْرِيمِهِ لِحَدِيثِ مُجِيبًا عَنْ حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ وَأَبِي مَرْثَدَةَ عَنِ رَسُولِ

کہ حق نہیں سمجھا بیچ حرام کرنی باجون کوئی حد اس عالم کہ جو دیا ہی تھا ابی ماری ہی انک کہ یہی مری رسول

لِللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحَرَامَ وَالْحَرَامَ

مذہب اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ نے تمہاری امت میں کتنے ایک لوگ کہ حلال جانیں کہیں اور شراب اور

الْمَعَارِفِ فَرَضَ اللَّهُ وَأَنَّ أَحْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مَنقُطَعٌ أَيْ لِدَاخِ الْمَحْفُوقِ

اور باجون کو بس کہا بن حزم ہی کہ یہ حدیث اگر چہ روایتوں کو بخاری نے منقطع ہوا ہے اور اللہ تو دیکھا اور

قَوْلِ دَاوُدَ الظَّاهِرِيُّ كَمَا صَحَّ بِهِ إِذَا مَا أُمُّ النَّبِيِّ فِي شَرِّهِ مُسْلِمٌ فِي

قول داؤد ظاہری کا جیسے کہ قہر کے ہی امام نورانی نے بیچ مسلم بیچ باب

تَحْرِيمِ اسْتِهَالِ الْبَسْمِ وَالْفِطْرَةِ مَرْكَبًا بِالْبِاسِ وَالرَّيْبِ كَمَا قَالَ

تحريم استعمال بسمون سونے اور جانندی کے کتاب لباس اور ریت ہی جبکہ کہا

استحلال کی تحقیق

قال أصحابنا القائلون لا يجمع على تحريم الاكل والشرب وسائر الاستعمال

کہ کہا صحابہ ہمارے کہ معتقد ہوا اجماع اور حرام کرنے کہانی اور شہید کے اور تمام استعمال کے

وقالوا الذهب والفضة لا ما حلت عن ذلك والظاهر في قول الشافعي في القدر

نہج باسنوئج اور چاندی کے گروہ کہہ کر کہ نقل کیا ہوں داؤد طاہر سے اور قول قدیم شافعی کسی

فما مردودان بالنصوص والاجماع وهذا يحتاج اليه على قول من يعتد بقول

سودہ دونوں مرد کی کے ہیں ساتھ نصوص اور اجماع کی اور اس کی طرف حاجت ہے اور قول دوسرے

داؤد في الاجماع والخلاف الا ما تحققوا يقولون لا يعتد به الا خلافا لبقية

کہ مٹا کر رہا ہی ہاتھ قرآن اور اجماع یعنی رضامین رہے نہیں محققین کہتے ہیں کہ تمام کیا جاوے گا قول دوسری کا مطلق اس کے

وهو حديث من المجهول الذي يعتد به انه كلام النووي الشافعي

اور وہ ایک شرطوں مجتہد کسی ہے کہ عماد کیا جاوی اور سہر تمام ہوا کلام نووی شافعی کا

والجواب عن الآية الثانية انه ليس معناه ما هو

اور جواب دوسری آیت کا یہ ہے کہ نہیں ہوتی اس کی جو کہ یہ سہرا شروع ہو

معناه انهم يتبعون في تحليل ما حرم الله تعالى وتحريم ما حله

معنا اس کے یہ ہیں کہ وہ بروی کرتے ہیں عام اور وہ شہوت کے یہ سمجھا کرنے اور جو کئی حرام کی اور حلال اور حرم حرام کی

تعالى قال في تفسيره الجلالين الخذوا احباركم علماء اليهود وخذوا

عباد النصارى اربابا من ذور اللب حيث اشبعوهم في تحليل ما حرم وحرّم

ربہوا اللہ کی جگہ بروی باؤ گئی یہ جھلال کرنی اور حرم کے کہ حرام کی اللہ اور یہ حرام کی

مباحل

لا يعتد به الا خلافا لبقية

سہرا شروع ہو

مَا أَحَلَّ النَّبِيُّ فَقَالَ فِي التَّفْسِيرِ الْمَيْشَاوِي وَنُقِلَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ كَانَتْ

اور حین کے حال کی حد نام ہو کلام جلالہ کا اور کہا ہے تفسیر میں اس کے اور نقل کیا گیا ہے عبد بن حاتم سے کہ وہ نے

نُصِرَ نَبِيًّا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَرَأَ سُورَةَ بَرَاءَتٍ فَلَمَّا

نصرانی میں پہنچے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ آپ پڑھ رہے تھے سورہ براءت میں

وَصَلَ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ عِدَّتُ إِنْ أَسْنَا نَعْبُدُهُمْ فَقَالَ لَيْسَ مُحَمَّدٌ

پہنچے حضرت طرف اس بیت کی کہا حدیثی کہ بلاشبہ ہم نہیں پوجتے علماء اور فرعون کو پڑھ رہے تھے یا حضرت کی کیا خبر

مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَتَحْلُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَقُلْتُ كَيْفِي فَقَالَ تِلْكَ عِبَادَتُهُمْ إِنِّي

اور خبر کہ کہ حال کیا اللہ اور نہیں مانتی اور چیز کو کہ حرام کی اللہ میں کہا یعنی ہاں میں فرمایا حضرت نے کہ یہی عبادت الٰہی

وَالْأُمَّةُ الْأَرْبَعَةُ لَيْسُوا مِنْ هَذَا الْقَبِيلِ فَمَا كَانُوا مُصَدِّقِي هَذِهِ الْآيَةِ

اور چاروں نام نہیں ہیں اس قبیل کے پس ہوی وہ صدق اس بیت کے

لَا نَتَّبِعُ كَلَامَ زَيْدٍ فَقَالَ عُمَرُ وَقُلْتُ لِمَ جَوَّازَةٌ فَالْخِصَارَةُ فِي الْمُجْتَهِدِينَ بِالطَّلَعِ

تمام ہوا کلام زید کا بہر کہا عمرو پس اگر مانا جاو جواز تقلید کا پس مختصر ہونا تقلید کا یہ مجتہدوں کی بقول

لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَقَدْ سَيَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ يَكْفُرُونَ لِجَمَاعٍ عَلَى

اور اسکی دیکھا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ سیرنا قرآن اسکی ذکر کی میں یا کوئی نہایت مان والا اور اسکی ہر جمع اور

ذَلِكَ قَالَ الْقُرَافِيُّ وَقَدْ لَعَنَ قَدْلًا لِجَمَاعٍ عَلَى مَنْ أَسْلَمَ فَلَمَّا أَنْ يَقْدُ مِنْ شِبْهِ

اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا جماع اسپر کہ جو سلام لاد میں اسکی اوکی جائز ہے یہ تقلید کے

مَنْ أَعْبَدَ مِنْ غَيْرِ مُحَمَّدٍ إِنِّي وَالْقَوْمُ عَلَى التَّرْجَمَةِ الْعَرَبِيَّةِ بِحَسَبِ اللُّغَةِ

علمائے غیر مانتے تمام ہوا کلام قرافی کا ہیں واقف ہوا اور ترجمہ عربی کے فقط باعتبار لغت کے

بجائز خطا تقلید کی مجتہدین کا کلام

كَافٍ وَمَغْرُفٌ فَضْلًا أَنْ يَكُونَ عَلِيمًا أَنْتَهَى كَلَامَهُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ

کافی ہے اور بے پروا کرنا الہیہ حاجت سکی نہیں کہ ہو عالم تمام ہو کلام عمرو کا بس کہا زید نے کہ بے شہ

الْخِصَارُ فِي الْجُتْهِدِ وَأَجِبًا لِاجْتِمَاعِ لِأَنَّ الْمَفْتِيَّ لَيْسَ بِالْمُجْتَهِدِ

مختصر ہونا فقید کا مجتہد دن میں وہی ہی بالاجماع اسلئے کہ فتویٰ ہی وہ الامین ہوتا مگر مجتہد

بِأَوَّلِ جَمَاعٍ قَالَ الطَّحْطَاوِيُّ فِي شَرْحِ الدِّمَشْقِيِّ وَالشَّامِيِّ فِي رِجَالِ الْمُخْتَارِ

بالاجماع کہا طحطاوی نے شرح شامی کے اور شامی نے شرح رد مختار

شَرْحِ الدِّمَشْقِيِّ وَصَاحِبِ الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَالرَّسَائِلِ الزَّيْنَبِيَّةِ قَالَ

شرح دیمشق کے اور صاحب بحر نے شرح بحر الرائق کے اور رسائل زینبہ کے کہا

الشَّيْخَانُ الصَّامِرِيُّ فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ قَدْ اسْتَقْرَأَ رَأْيَ الْأَصُولِيِّينَ عَلَى أَنَّ الْمَفْتِيَّ

شیح ابن ہام نے شرح مستقر القدر کے تحقیق پوری ہی رائی اصولیوں کی سمجھ کہ مفتی فقط

هُوَ الْمُجْتَهِدُ وَلَا غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ مِنْ حِفْظِ اقْوَالِ الْمُجْتَهِدِ فَلَيْسَ مَفْتِيًّا قَالُوا لَيْسَ عَلَيْهِ

مجتہد ہے اور ای بر غیر مجتہد دن لوگوں میں کہ یاد رکھی ہیں قول مجتہد کی میں نہیں ہی مفتی ہیں اجنبی اور

إِذَا سُئِلَ زَيْدٌ كَقَوْلِ الْمُجْتَهِدِ عَلَى وَجْهِ الْحَاكِمِ يُقَرِّبُ شَيْءًا قَالَ شَيْخُ

کہ جب پوچھا جاو اس مسئلہ پر کہ ذکر کری قول مجتہد کا اور زید حکایت کی تمام ہو کلام ابن ہام کا اور کہا شیخ

الْإِسْلَامِ الْعَنِيُّ فِي شَرْحِ الْكَنْزِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ قَالَ الْبَزْزُورِيُّ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ

الاسلام مجتہد نے شیخ کنز کے شرح کتاب قضاء کے کہا بزوری نے کہا اجماع کیا ہی علماء

وَالْفَقْهَاءُ عَلَى أَنَّ الْمَفْتِيَّ وَجِبَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْأَجْتِهَادِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ

اور فقہانی سمجھ کہ مفتی کو واجب ہے کہ ہو اہل اجتہاد سے اور اگر ہو

اهل

أَهْلُ الْاجْتِهَادِ فَلَا يَجْعَلُ لَهُ أَنْ يَفْتِيَ لِأَطْرَاقِ الْحِكَايَةِ إِنْتِهَاءً وَقَالَ

اہل اجتہاد سے ہیں نہیں درست ہے اور سکو بہر کہ فتویٰ دگر طریق حکایت کے نام ہو گا

فِي الْقَدَاةِ الطَّهْرِيَّةِ وَكَتَابِ الْقَضَا جَمَعَ الْفُقَهَاءُ عَلَيَّ الْمَفْتِيَّ وَجَبَّ

بِحَقِّ فَتَاوِي طهر سید کی بیچ کتابی جتنا کی کہ اجماع کیا ہی فقہانے اسپر کہ مفتی واجب ہے

يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ فَلَا يَجْعَلُ لَهُ

ہو اہل اجتہاد سے ہیں اگر نہ ہوں اہل اجتہاد سے ہیں نہیں درست ہے اور سکو بہر کہ

يَفْتِيَ لِأَطْرَاقِ الْحِكَايَةِ يَوْلِيَانِي وَقَالَ لَا مَامَ إِلَّا سَتَوَاتِي فِي آخِرِ سَنَائِهِ

فتویٰ دی گری طریق حکایت کی تمام ہو اکلیم طهر سید کا اور کہا امام ستوائی نے بیچ آخر شرح

مِنْهَا جَاءَ الْأَصْلُ لِلْقَاضِي الْبَيْهَقِيِّ وَرَأَيْتُ تَفَقُّهُ عَلَى الْعَامِلِ يُجَوِّدُهُ

منہج الاصول کے کہ کتاب قاضی بیهقادی ہی کہ علمائے اتفاق کیا ہی اسپر کہ عامی کو نہیں جائز ہی

أَنْ يَسْتَفِيَّ مِنْ غَلَبِ عَاطِفِهِ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ وَالْوَرَعُ أَنْتَهَى

بہر کہ فتویٰ پوری گراویں شخص کہ فائدہ اور بن اور سیکے کہ تحقیق وہ اہل اجتہاد اور ورع سے تمام

وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ هَيْمَانَ فِي آخِرِ تَرْجُمَتِهِ بِرَأْيِ الْأَصُولِ سَأَلَهُ الْأَتْفَاقُ عَاجِلٌ

اور کہا شیخ ابن ہیمان نے بیچ آخر ترجمہ اصول کے مسئلہ کہ اتفاق سے طاکا اور بیچ وقت ہو

أَلَا سَتَفْتِيَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْاجْتِهَادِ وَالْعَدَالَةِ وَعَلَى امْتِنَاعِهِ

فتویٰ دگر طریق حکایت کہ جانتا ہی کہ وہ اہل اجتہاد اور عدالت سے اور اتفاق اور بیچ کرنے

أَنَّ ظَرْفَ أَحْمَدَ مَاتَ وَقَالَ لَا مَامَ التَّوَدُّعُ فِي كِتَابِ الْقَضَا

اگر گمان کری کہ تودیع نہ کو تمام ہو اکلیم طهر سید اور کہا امام تودعی نے بیچ شرح مسلمی بیچ کتاب قضیہ کے

وہاں سے امام تودعی نے

کتاب

تَعْلَمُوا أَنَّ جَمْعَ الْمَسْلُوبِ عَلَىٰ أَذَىٰ كَالْحَدِيثِ فَحُكْمُ الْعَالَمِ لِلْحَاكِمِ

کہہا علم۔ جمع کیا ہی مسلوب ہے اور سیر کہ یہ حدیث صحیح حق عالم اہل حکم کے ہے

فَإِنْ صَادَ فَكَأَجْرٍ أَوْ جُرًا بِجَهَادِهِ وَأَجْرٌ بِصِدْقِهِ وَإِنْ أَخْطَأَ

اصطلاحاً

ہیں کہ جو بجا مطلق تو وہ اسکی دو گواہین ایک گواہی سبب جہاد اور سبب صدقہ کی اور ایک گواہی سبب غلطی کی

فَلَهُ أَجْرٌ بِجَهَادِهِ قَالَ الْوَقَائِمُ مَرَّيْنِ بَاهِلِ الْحَاكِمِ فَلَا يَجِلُّ لَهُ الْحُكْمُ

تو اسکی ایک گواہی سبب جہاد اور سبب صدقہ کہا اٹھا ای بر شخص کہ نہ ہوا اہل حکم کا ہیں نہیں درست اور حکم کرنا

وَإِنْ حُكِمَ فَلَا أَجْرَ لَهُ بَلْ هُوَ أَثِمٌ وَلَا يَنْفِذُ حُكْمَهُ فَهُوَ عَاصٍ

ہیں کہ حکم کری ہیں میں لو اب وہ سبب بلکہ وہ گناہ اور نہیں جار ہوگا حکم اسکا پس وہ گناہگار صحیح

جَمِيعِ أَحْكَامِهِ سِوَا وَاقِفِ الصُّلْحِ وَالْوَعْدِ مَرْدُودَةٌ كُلُّهَا وَلَا يَعْدُلُ

تمام حکموں میں سبکی برابری کہ موافق ہو صواب کو یا نہ ہو اور وہ حکام رد کئے جائیں گے سب سے اور نہیں مقرر ہوگا

فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِذَا تَمَّتْ فَحَصْلٌ مِنَ الْجَمَاعِ أَنَّ الْمَنَّةَ هُوَ الْجُتْهُدُ

جنگ کسی چیز کی دن میں تمام ہو احکام تو اسکا پس حاصل ہوا اہل سے کہ بلا شبہ منقہ مجتہد ہی ہے

لَا غَيْرَ فَمَا غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ فَلَا يَجِلُّ لَهُ إِذَا حُكِمَ وَأَيْقُنُوا بِالطَّرِيقِ

نہ غیر اسکا ہیں ہی بر غیر مجتہد ہیں نہیں درست اور سبب یہ کہ حکم کری یا فتویٰ دی مگر بطریق

الْحِكَايَةِ وَالْإِكْرَامِ عَاصِبًا فِي جَمِيعِ أَحْكَامِهِ وَلَا يَعْدُلُ فِي

نقل کے ورنہ التبت ہوگا گناہ صحیح جمع احکام اپنے کے اور نہیں معذور ہوگا صحیح

شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَاجْزَأْ مِنَ الْإِثْمِ أَنْ مَعَهَا مَا فَسَّرَ بِهِ

کسے چیز کے ہیں جہاں آیت کا بہ ہے کہ سمجھاؤنگے وہ ہیں جو تفسیر کے

المفسرون

المفسرون في تفاسيرهم مثلاً قال في تفسير الجلالين ولقد هيرنا

مفسرون کے بیچ تفیروں اپنی کی مثلاً کہا ہے تفیسر جلالین کے اور البتہ تحقیق آسان کہا ہے

القرآن للذكر سهلنا له الحفظ وهيناه للتذكر انتهى وقال

قرآن کو واسطے ذکر کے یعنی سہل کیا ہے اور اس کو واسطے حفظ کی یا مہیا کیا ہے اور اس کو واسطے تفسیر کے آسان کرنا کہ نام ہوا کلام

في تفسير معال التنزيل ولقد يسرنا القرآن للذكر ليتذکر ويعتبر

بیچ تفسیر معال التنزیل کی اور البتہ تحقیق آسان کیا ہے نہ فرما کہ واسطے ذکر کے یعنی تاکہ نصیحت قبول کرے اور عبرت پکری

وقال سعيد بن جبير يسرنا له الحفظ والقراءة انتهى فكان المعنى هكذا

اور کہا سعید بن جبیر نے کہ آسان کیا ہے اس کو واسطے حفظ اور پڑھنے کی تمام ہوا کلام معال التنزیل کا جس کے معنی اس طرح

ولقد يسرنا القرآن للذكر والوعظ فحال من مذكر وهو ظاهر القرآن

البتہ تحقیق آسان کیا ہے قرآن کو واسطے ذکر کے اور نصیحت کے پس یا کوئی ہی نصیحت قبول کرے نوالا اور یہ ظاہر قرآن کا

وهو المراد بذلك الآيات الاخرى قال الله تعالى وهو الذي بعث في

اور یہ ہے مراد ہی بابت کرنے اور آیتوں کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ای ہی کہ ابجا

الأميين رسولاً منهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب

ان پر ہونے رسول ان میں سے ہی بڑھتا ہی اور ہر ایک آیتیں خدا کی اور ان کی ترائی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب

والحكمة وقال الله تعالى ولقد من الله على المؤمنين إذ بعث فيهم رسولاً

اور سنت اور فرمایا اللہ تعالیٰ البتہ تحقیق حجت رکھتا ہی اہل اہل رسولوں کے بجا ان میں رسول

من الفسره يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وقال الله

جاوڑے کی ہی بڑھتا ہی اور ان کی ترائی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب سنت اور فرمایا

حاصل ہے اور کلام
ساز ہے

تَعْلَا لِيُكَلِّمَهُ لِسَانَهُ لِيَتَعَلَّمَ لِسَانَهُ حَمْدَهُ وَنُورَانَهُ فَادْفَعْنَاهُ مَا نَفَعْنَا مِنْهُ

بیشتر نہ شکر اور کلمہ
اور
بہتر

تساوی نے نہ ہلا تو ساتھ قرآن مجید کی جگہ پڑھی قرآن مجید اور ہر جگہ کرنا قرآن کا ہر پڑھنا اور کلمہ جو ہر وقت کہہ کر

عَلَيْنَا بَيَانَهُ فَهَذِهِ آيَاتُ آلِهِ عَلَيْهِ تَفْسِيرُ الْقُرْآنِ وَبَيَانُ مَعْنَاهِ

ہم پر بیان کرنا اور اس میں یہ آیتیں لال کر کے ہیں اس پر کہ تفسیر قرآن اور بیان معنی اس کے کا

فَالْأَحْكَامُ مِنَ دُجُوهِ التَّرْجِيحِ وَتَحْصِيلِ الْعُمُومِ وَمَرَادُ الْجَمَلِ وَبَيَانُ مَحَلِّ

ہج احکام کے وجوہ ترجیح سی اور خاص کرنے عموم سے اور مراد محل سے اور بیان محل

الْمَطْلُوقِ وَالْمَنْسُوخِ وَالْمُطَبَّقِ وَالتَّوْفِيقِ بَيْنَ الْآيَاتِ وَالْأَحَادِيثِ وَمَعْنَى ذَلِكَ

مطلق سے اور منسوخ اور تطبیق اور توفیق سے درمیان آیتوں اور حدیثوں کے اور غیر اویسی کے

مِمَّا فِي الْكِتَابِ عِنْدَ اسْتِخْرَاجِ الْأَحْكَامِ وَاجْتِنَابِ كَمَالِ الْعِلْمِ لِأَنَّهُ إِذَا

اوس چیز سے کہ کتابوں میں وقت گزرنے احکاموں کے محتاج ہیں طرف کمال علم کے اس لئے کہ جب

اجْتَنَبَ أَهْلُ اللِّسَانِ وَهُمْ الْعَرَبُ وَالْأَصْحَابُ بَعْدَ التَّلَاوُفِ عَلَيْهِمُ إِلَى التَّعْلِيمِ

مختلج ہوئی زبان الی کہ وہ عرب و در اصحاب ہیں بعد پڑھنے کے اور نہ طرف تعلیم کی

فَعَبَّرُوا بِأُولَى الْجَوَابِ عَنِ الْجَمْعِ أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَهْلُ

بہتر ان کی طرز اولی جواب چونکہ اور جواب جمع کا ہے کہ مراد علماء اہل

الاجتهاد بدلیل ما ذکرہ من الاجماع انتهى لام زيد فقال عمرو

اجتہاد میں ساتھ دلیل اور مضمون کہ ذکر کرنے گئی اجماع سے تمام ہو اعلام زید کا پس کہا عمرو نے

فَلَوْ سَبَّ الْخُصَّارَةَ فِي الْمُجْهَدِينَ فَأَخْصَرَهُ فِي الْمَذَاهِبِ أَرْبَعَةً بَاطِلٌ

پس اگر نا جاؤ مفسر ہونا تقلید کا ہی مجتہدوں کو تو مفسر ہونا تقلید کا ہی مجتہدوں کے باطل ہے

لغوا

لِقَوْلِهِمْ تَعَالَى فَاَسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَكِنْ اِذْ اجْتَمَعَ

و اہلی قول اللہ تعالیٰ کے ہیں پوچھو تم عالم سے اگر نہیں جانتے ہو تم اور باطل ہے جو اسے پوچھا اجماع کے

عَلَىٰ ذٰلِكَ قَالَ الْقُرْآنِيُّ وَقَدْ اِنْعَقَدَ لِاجْمَاعِ عَلِيٍّ مِنْ اَسْلَمَ فَلَهُ اَنْ يُقْلَدَ

اور اس کی کہا قرآنی کی اور جو نہیں منعقد ہوا اجماع اہل علی کہ جو مسلمان ہو ہیں اسے اس کی جائز ہے یہ کہ تفسیر کرے

مِنْ شَأْنِ مَرِّ الْعِلْمِ مِنْ غَيْرِ حِجْرِ اَنْتَهَىٰ كَلِمَةً عَمْرٍ و وَقَالَ زَيْدُ النُّصَيْرِ

جسے چاہے علماء میں ہی بغیر مانع کے تمام ہوا اعلام عمرو کا اور کہا زید نے کہ بلاشبہ مختصر ہو گیا

فِي الْمَذَاهِبِ الْارْبَعَةِ لِاجْلِ اِنْتِظَامِ الدِّينِ نَائِبًا بِاجْمَاعِ اَهْلِ السُّنَّةِ

بچ چاروں مذہب کے واسطے انتظام دین کی نائیت ہی ساتھ اجماع اہل سنت

وَلِجَمَاعَةِ قَالَ لِعَلَّامَةِ ابْنِ حَجْرٍ الْمَلِكِيُّ فِي مَشْرِحِ الْمَبِينِ شَرْحِ الْارْبَعِينَ

اور جامع کے کہا علامہ ابن حجر کے نے شرح مبین شرح اربعین کے

لِلْاِمَامِ النُّوَوِيِّ فِي مَشْرِحِ الْحَدِيثِ الثَّامِنِ وَالْعَشْرِينَ وَهَذَا فِي حَوَالِ الْمُقْلَدِ

کہ امام نووی کی شرح حدیث ثامن و عشرین کے اور یہ شرح حق مقصد

الصَّرْفِ فِي تِلْكَ الْاَزْمَنَةِ الْقَرِيبَةِ مِنْ زَمَنِ الصَّوَابَةِ وَاَمَّا زَمَانُنَا

صرف کی ہے شرح اوس زمانے کے کہ قریب تھا زمانہ صحابہ سے اور اب ہر صحیح زمانہ ہمارے

فَقَالَ بَعْضُ اُمَّتِنَا لَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْاِمَّةِ الْارْبَعَةِ الشَّافِعِيِّ

ہیں کہا بعض امانوں ہمارے کہ نہیں جائز ہے تفسیر غیر ائمہ اربعہ کے کہ وہ شافعی اور

مَالِكٍ وَاَبِي حَنِيفَةَ وَاَحْمَدَ بِنَاصِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لِانَّهُ هُوَ كَلِمَةُ

مالک اور ابی حنیفہ اور احمد بن حنبل میں رضامند ہوا اللہ کی اور پورا اس کے کہ بلاشبہ یہ لوگ

وہی ہے جو اسے پوچھا اجماع کے

عَرَفَتْ قَوَاعِدَ مَذَاهِبِهِمْ وَاسْتَفْرَتِ لِحُكْمِهِمْ وَخَدِمَتْ تَابِعُوهُمْ

پہچانت گئے قواعد مذہب انکی کے اور مقرر ہو گئے احکام انکے اور خدمت کی اتباع انکے کے

وَحَرَّوْهَا فَرَعَا فَرَعًا وَحُكْمًا حُكْمًا فَلَا يُوجَدُ حُكْمٌ إِلَّا وَهُوَ مُنْصَوِّبٌ

اور لکھ ادھونوں وہ فرع فرع اور حکم حکم جدا جدا پس نہیں پایا جاتا ہی کوئی حکم مگر کہ وہ معلوم ہے

لَهُمْ أَجْمَالًا أَوْ تَفْصِيلًا بِنِجَالٍ غَيْرِهِمْ فَإِنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تَخْرُجْ مِمَّا تَدْرُكُهُ

اونسے اجالا یا تفصیلا بخلاف غیر انکی کے پس تحقیق مذہب اور دن کہ نہیں لکھ گئے بلکہ فرعی فرعی

كَذَلِكَ فَكُلٌّ يَعْرِفُ لَهَا قَوَاعِدَ يُسْتَخْرَجُ أَحْكَامُهَا فَلَمْ يَخْرُجْ تَقْلِيدُهُمْ

اوپر سے پس نہیں چھپانی جاتے ہیں واصلی واصلی قاعدی کہ لگائے جاویں اونسے احکام پس جائز ہوئی تقلید انکے

فَمَا حَفِظْنَا عَنْهُمْ لِأَنَّهُ قَدْ بَيَّنَّ مَشْرُوطًا بِشَرْطٍ أُخْرَى وَكَلَّمُوا هَا إِلَى

بیچ اوس چیز کے کہ نقل کے کنی اونسے اسلئے کہ وہ نقل کہی ہے وہی شرط کی گئی ساتھ اور شرطوں کی کہ سونبیا ہی اوانکو شرط

فِيهَا مِنْ قَوَاعِدِهِمْ فَقُلْتُ التَّفَقُّهُ بِمَا لِيَحْفَظُوا عَنْهُمْ مِنْ قِيَدِ أَوْ شَرْطٍ

بچھنے اوانکی قواعداونکے سے کہ ہوا اعتماد ساتھ اوسچیز کے کہ منقول ہی اوان قسم قیدی یا بشرط

فَلَمْ يَخْرُجْ التَّقْلِيدُ مِنْهُنَّ وَقَالَ لَا سِتْوَاءَ فِي الْخُرُوجِ مِنْهُنَّ إِلَّا

پس نہ جائز ہوئی تقلید اوسوقت تمام ہو کلام ابن حجر کا اور کہا استوائی فی بیچ آخر شرح منہاج الاصول کے

لِلْقَاضِي الْبِضَاوِيِّ قَالَ مَا لَكُمْ مَبِينٍ فِي الْبُرْهَانِ أَجْمَعَ الْمُحَقِّقُونَ

کہ جو قاضی بیضاوی ہی کہ کہا امام اعظم نے بیچ برہان کے کہ جمع ہوئی ابن عسقلانی

عَلَى الْعَوَامِّ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَعْمَلُوا بِمَذَاهِبِ الصَّحَابَةِ بَلْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَّبِعُوا

اسپر کہ عوام کو انہیں لایق ہے یہ کہ عمل کریں مذہب صحابہ پر بلکہ لازم ہی اونسے یہ کہ ہرگز کریں

مَذْهَبِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ سَبَقُوا فَانظُرُوا أَوْ تَوَلَّوْا الْأَبْوَابَ وَذَكَرُوا الْأَصْنَاحَ

مذہب ان ائمہ کی کہ جنہوں نے اصول فقہ کی پہل نظر کی اور فقہ کی باب اور ذکر کیے اور اصناف

الْمَسَائِلِ وَأَوْضُوحِ الْأَنْظُرِ وَهَذَا بِأَلْسَانِ مَنْ وَبَيَّنَّوْهَا وَجَمَعُوهَا

مسائل کے اور واضح کیں راہیں نظر کی اور ستری نکالی سے اور بیان کیا اور لگو اور جمع کیا اور لگو

وَذَكَرَ بِالْبَصَائِرِ أَيْضًا حَاصِلَهُ أَنَّهُ يَتَعَيَّنُ تَقْلِيدُ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَدُونَ

اور ذکر کیا ابن صلاح نے بھی کہ حاصل اس کا یہ ہے کہ بلاشبہ مقرر ہوئی تفسیر جباروں اماموں کے نہ

غَيْرِهِمْ لَإِنَّ مَذَاهِبَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ قَدْ انْتَشَرَتْ وَعِلْمُ تَقْلِيدِ مَطْلَقًا

اور لوگ اس کے کہ مذہب جباروں اماموں کے بلاشبہ ہیں رہے ہیں اور جا گیا تفسیر نامطلق انہی کا

وَتَخْصِيصُ عَامِيهَا وَشُرُوطُ فُرُوعِهَا بِخِلَافِ مَذَاهِبِ غَيْرِهِمْ إِنَّهُ وَقَالَ

اور خاص کرنا عام اونہی کا اور شرطین فروع اونہی کے بخلاف مذہب اوروں کی تمام ہوا کلام استوائی کا اور کہا

السَّيِّدُ أَبُو الْهَيْثَمِ فِي خُرَيْرِ الْأَصُولِ تَكْمِلَةٌ نَقْلًا لِمَا وَجَدَ الْمُحَقِّقُونَ

شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر اصول کے یہ تفسیر ہی نقل کیا امام نے جمع ہوا محققین کا

عَلَى مَنَعِ الْعَوَامِّ مِنْ تَقْلِيدِ أَعْيَانِ الصَّوَابِ عَلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِهِمُ الَّذِينَ

ابن ہمام

اور منع کرنے عوام لوگوں کے تفسیر صحابہ کی سے بلکہ لازم ہے عوام پر تفسیر کرنی اونہی کے بعد صحابہ

سَبَقُوا وَوَضَعُوا دُونَهُ وَعَلَى هَذَا مَا ذَكَرَ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِينَ مَنَعَ تَقْلِيدِ

اصول فقہ کی ہیں اور وضع کی مسائل اور جمع کی اور بنا برسی کی ہی جو کچھ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع ہوا تفسیر کا

غَيْرِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ لِانْتِزَاعِ مَذَاهِبِهِمْ وَتَقْلِيدِ مَسَائِلِهِمْ وَ

سوا جباروں اماموں کے واسطی انتزاع مذہب انہی کے اور تفسیر ہونے مسائل اونہی کے اور

وَلَمْ يَخْتَصِرْ عُمُومَهَا أَوْ كَمَا يَدَّ مِثْلَهُ فِي غَيْرِهِمْ لِأَنَّ لِنَفْسِ أَصْلِ تَبَايَعِ

اور خاص کرنا عموم سائل کا اور جانا گیا مثل اسکا بیچ غیر انکی کے ایک واسطے ہو چکنے اتباع اولیٰ کی

وَهُوَ الظَّاهِرُ أَنَّهُ وَقَالَ صَدْرُ الْجَرِّ الرَّائِبِ فِي لَأَسْبَاهٍ فِي الْفِرِّ الْأَوَّلِ فِي

اور یہ صحیح ہی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا صاحب بحر الرائق نے بیچ اسباہ کی بیچ فن اول کے پہلے قاعدہ

الْقَاعِدَةُ الْأُولَى الْأَجْتِهَادُ لَا يَنْقُضُ بِلَا جِهَادٍ وَمَا خَالَفَ لِأُمَّةٍ الْأَوَّلَى

میں اجتہاد نہیں ٹوٹتا ہے ساتھ جہاد کے اور جو کہ مخالف چاروں اماموں کے

فَهُوَ مُخَالَفٌ لِلْأَجْمَاعِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ خِلَافٌ غَيْرُهُمْ فَقَدْ صَرَّحَ فِي التَّحْرِيرِ

بیس وہ مخالف ہی اجماع کی اگرچہ ہونچا اسکے خلاف غیر اولیٰ کا پس تحقیق صحیح کی گئی ہی ہاں ہم تحریر

أَنَّ الْأَجْمَاعَ قَدْ انْقَدَ عَلَى عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبِ مُخَالَفٍ لِأُمَّةٍ الْأَوَّلَى

اور یہ صحیح

کہ بلاشبہ اجماع تحقیق منقذ ہوا اور نہ عمل کر نیکی اس مذہب پر کہ مخالف چاروں اماموں تمام ہوا

وَقَالَ الْقَاضِي فِي التَّفْسِيرِ لِلظُّهْرِيِّ تَحْتِ قَوْلِهِ تَعَالَى أَرَبًا بَا مَرْدُودٍ وَاللَّهُ

اور کہا قاضی ثناء اللہ نے بیچ تفسیر ظہری کی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی اربا بابا من دون اللہ

فَإِنَّ أَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَدْ ائْتَرَقَتْ بَعْدَ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ أَوْ الْأَرْبَعَةِ

پس تحقیق اہل سنت اور جماعت تحقیق متفرق ہوئی بعد تینوں قرون یا چاروں

عَلَى أَرْبَعَةِ مَذَاهِبٍ وَمَا يَبْقَى فِي الْفُرُوعِ سِوَى هَذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ

اور چاروں مذہبوں کے اور نہیں باقی رہا بیچ فروع کی سوا ان چار مذہبوں کے

فَقَدْ انْقَدَ لِأَجْمَاعِ الْمَرْكَبِ عَلَى بَطْلَانِ قَوْلِ يَخَالَفُ كُلَّهُمْ وَقَدْ قَالَ

بیس تحقیق منقذ ہوا اجماع مرکب ویر باطل ہونی اس قول کے کہ مخالف ہو چاروں کے اور تحقیق فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی ضلالة و قال اللہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوتی ہے امت میری گمراہی پر اور تحقیق فرمایا اللہ تعالیٰ

ویشیع غیر سبیل المؤمنین تولہ ما تولی وفضلہ جہدہ وساء مصیبتہ

تقیان

اور جو کوئی پیروی کرے غیر راہِ مسنونہ کی پیروی میں ہم اور کو اور سچے طرف کہ ہر اور ذمہ کی سبکی اور جو ہم میں سے ہر

انتہی و قال الطحاوی فی شرح اللہ المختار فی کتاب اللہ قال بعض

تمام ہوا کلام تمام حاکم اور کلام صحابی ہی شرح درختار کے صحیح کتاب فہم کے کہ کہا بعض

المفسرین هذه الطائفة الناجية المسماة بأهل السنة والجماعة

مفسرین نے کہ یہ جماعت نجات پانے والی ہے جو کہ کتب میں اہل سنت و جماعت

قد اجتمعت اليوم في المذاهب الأربعة هم الحنفيون والمالكيون والشافعيون

تحقیق جمع ہوئے ہی آج کے دن چاروں مذہبوں کے کہ وہ حنفی اور مالکی اور شافعی

والحنبلين ومكان خارجا من هذه المذاهب الأربعة وذلك

اور حنبلیہ میں اور جو کوئی کہ ہو خارج ان چاروں مذہبوں سے بیچ اس زلسلے

الزمان فهو من أهل البدع والنار أنتي لكن المهدي عليه السلام

پس وہ اہل بدعت اور روزِ قیامت ہے تمام ہوا کلام صحابی کا لیکن مہدی علیہ السلام

مستند عن ذلك لأنه افضل ومذهبه احسن المذاهب بالنص

اس سے مستند ہیں کیونکہ وہ افضل ہیں اور اور کلام مذہب سب سے بہتر ہے احسن باعتبار انصاف کے

والجواب عن الآية ان جميع افراد اهل المذاهب غير مراد بالاجماع

پس آیت کا جواب یہ ہے کہ اہل ذکر کے تمام افراد بالاجماع نہیں ہیں

فَلَا يُمْرَّةٌ بِعِلَّةٍ تَكْمِيلِ الدِّينِ كَانَ الْأَمْرُ بِالسُّؤَالِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا

پس یہ ساتھ علت تکمیل دین کے معلل ہے اس لئے کہ سوال کا حکم صرف اس ہی اسطی تھا

لِذَلِكَ فَلَا يُمْرَّةٌ بِعِلَّةٍ التَّكْمِيلِ فَجَاءَتْ آيَةٌ عَلَى هَذَا

سو آیت ساتھ علت تکمیل دین کی معلل ہوئی اب نہ ان جارون امام پر

الْأُمَّةُ الْأَرْبَعَةُ فِي زَمَانِنَا لِأَنَّ تَكْمِيلَ الدِّينِ فِي زَمَانِنَا وَهُوَ

ہمارے زمانہ میں جموں ہے اس لئے کہ دین کی تکمیل اس زمانہ میں اور ان میں ہے

لَا فِي غَيْرِهِمْ كَمَا رَوَى الْجَوَابُ عَنِ الرَّاجِعِ أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْعُلَمَاءِ

غیر میں نہیں چنانچہ گذر چکا اور اجماع کا جواب یہ ہے کہ علامت سے مراد یہ ہے

هُوَ الْأُمَّةُ الْأَرْبَعَةُ بِدَلِيلِ مَا ذَكَرْنَا فِي كَلَامِ زَيْدٍ فَقَالَ عَمْرُو

جارون امام ہیں اسکے دلیل وہ ہی ہی جو ذکر ہو چکا زید کی تقریر تمام ہوئی پس عمرو نے کہا

لَوْ سَأَلْتُ الْخِصَارَ فِي الْمَذَاهِبِ لَتَبِعَهُ فَتَعَيَّنَ الْمَذْهَبُ الْوَلَجِدِ عَمْرُو

اور اگر اسکا انحصار جارون میں یہ تسلیم کیا جاوی تو ایک مذہب کی تعیین واجب نہیں ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَا تَقْفَادِ

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی پس پوچھ لو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے اور اسطی کہ اسپر

الْإِجْمَاعِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ لِقُرْفَانِي قَدْ لَانَعْقَادِ إِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ عَارِئِ

اجماع ہورائے قرافی کہتای بیشک صحابہ کا اسپر اجماع ہے کہ جو شخص

اسْتَفْتَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ أَبَاهُمَا وَمَعَاذِ الرَّجُلِ

پوچھو اور عمر سے فتویٰ لیوی تو اوکو یہی اختیار ہی کہ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل وغیرہ کو

بیشک جو یہ تعیین مذہب ہوا احد

ويعمل

وَعَمَلُ قَوْلِهِمْ مِنْ غَيْرِ تَكْلِيفٍ اَشْيَا ذَكَرَ السِّيَرُ فِي جَزَائِلِ الْمَوْجِبِ قَدْ ذَكَرَ

اور اولیٰ میں ہے عمل کے ذکر کا کسی نہیں کیا نام ہوا اس کی سیوں نے جزیل الموجب میں ذکر کیا ہے

فِي كِتَابِ الْأَصُولِ كَالْمَقْبَلِ إِذَا التَّرْمِذِيُّ مَذْهَبًا هَلْ وَجَّهَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَعِينُ

کتاب اصول میں یہ مذکور ہے کہ مقلد جیسا کہ مذہب کو اختیار کر لی آیا اور سب سے مذہب پر قائم رہنا جب تک یا

فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَقَالَ لِبَعْضٍ وَهُوَ الْمُخْتَارُ إِذْ لَا وَاجِبَ لِمَا وَجَّهَ اللَّهُ

بہں کوئے کہنا ہی ان وہ اور کوئی کہنا ہی نہیں وہ اور یہہ ہناری اسلئے کہ سوا وہب کے ہوی اللہ کے یہہ اجنبین ہوا

وَلَمْ يَجِبْ عَلَى أَحَدٍ أَنْ يَتَّبِعَهُ أَحَدًا نَهَى كَلَامُ عَمْرٍو فَقَالَ زَيْدَانُ تَعَيَّنَ

اور اللہ تعالیٰ کسی پر یہہ واجب نہیں کیا کہ ایک ہی مذہب تک راہی کلام عمرو کا نام ہوا بیہ یہ کہتے ہی کہ بیشک جباروں

الْمَذْهَبِ أَوْ أَحَدِ الْأُمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَاجِبٌ لِكُلِّ نَتِظَاطِئِدِينِ الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ

اماموں میں ایک مذہب کے تعین کے اسلئے نظام دین قرآن اور حدیث

وَالْأَجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ وَالْعَقْلِ فَأَمَّا الْكِتَابُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَفَهْمُهَا سَلِيمَانٌ فَلَا بَأْسَ

اور اجماع اور قیاس اور عقل کے سب سے جب قرآن تو یہہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی بیہ یہ وہ باسلیمان سمجھا دیتے

تَدُلُّ عَلَىٰ صِدْقِهَا سَلِيمَانٌ دُونَ ذَلِكَ وَدَعَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَا يَهْدِي تَدَلُّ عَلَىٰ

دلائل کرتی ہی کہ سلیمان علیہ السلام صواب ہے اور دوسرا علیہ السلام صواب ہے بیہ یہ آیت دلائل کو ہے

لِلْجَهْلِ لَقَدْ خَطِيءَ وَقَدْ بَعِثَ مَا السُّنَّةُ فَأَخْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهَا

کہ مجتہد ہی کہی خطا ہوتی ہی اور کہی صواب اور کہی حدیث سوا ابو ہریرہ وغیرہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حُكِمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جب حاکم حکم کری اور اجتہاد کری اور صواب پر جاوی

والتقوى
فانما اجرا
والتقوى
فانما اجرا

فانما اجرا واذ احكم فاجتهد لخطا فلما جرح منقوله فالحديث المتفق

تو او کسی دوسرا اور جب حکم کری اور اجتہاد کری اور خطا ہو جائے تو او کو اگر اجرا متفق علیہ ہے تو

علیه نص صریح و ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب ولما اجماع فقال الامام

اس مدعا پر نص صریح ہے کہ مجتہد کسی خطا کرتا ہی اور وہ کبھی صواب اور اجماع ہے کہ امام

النور فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیۃ تحت ذلک الحدیث قال العلماء

ذوی شرح سلم کتاب الاقضیۃ میں اس حدیث کے تحت میں کہتی ہیں علماء کہتے ہیں

اجمع للسلون علم ان ذلک الحدیث شیخ حکم عالم اهل للحکم فان اصدار فله

تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ مجتہد ایسی حکم عالم کے حق میں ہے کہ حکم کا اہل ہو سکتا ہے اور وہ صواب

اجرا و اجرا باجتهاد و اجرا باصابتہ وان اخطا فله اجرا باجتهاد

دوسرا اجرا ایک جرحی اور ایک اجتہاد کا اور ایک اجرا و صواب کا اور اگر خطا کری اور او کو اگر اجرا متفق علیہ ہے

انتهی فذلک اجماع اجماع علی ان المجتهد قد یخطی وقد یصیب و علیہ

تمام ہوا جملہ اہل اجماع ہی کہ مجتہد کسی خطا ہو سکتا ہے اور کبھی صواب ہوتا ہے اور اسے

الائمة الاربعہ کا ذکر قول السدید فی وجوب التقليد و اما

چاروں امام ہیں جنہیں میں نے قول السدید فی وجوب التقليد میں ذکر کیا ہے اور اس پر

القیاس فقال للعلماء المتفازان فی شرح العقائد الثلاث القیاس

قیاس ہے کہ علامہ متفازانے شرح عقائد میں کہتے ہیں تیسرے یہ کہ قیاس

ہو مکتب فان القیاس ثابت بالنص ایضا معنی وقد جعل

ظاہر کر دیا کہ ثابت نہیں کرتا کیونکہ جو سلف قیاس میں ثابت ہوتا ہے وہ دوسری میں بھی ثابت ہوتا ہے اور اس پر

والتقوى
فانما اجرا

ان الحق فيما ثبت بالنظر وحده غير انه يعني ان الحق والصور الاذا كان فيما ثبت

که حق بان جو تصور ثابت ہو تو ایک ہی ہو ہی یا وہ نہیں نام ہوا مراد یہ ہے کہ بی شبہ حق اور اب جو تصور

بالنظر وحده فمقتضى القياس ان يكون الحق والصور فيما ثبت بالقياس ايضا

بہاں ایک ہی قیاس کا یہ ہے کہ حق اور صور ایک ہی ہے ایک ہی ثابت ہو

واجل لا يتخذ العلة وهو ثبوتها بالنظر ولو معنوا المجتهد عند اهل السنة

کیونکہ علت نہ ہے مجتہد اور کاغذ سے ثابت ہونا اگر مجتہد معنوی ہوا مسئلہ کہ مجتہد فریق الہ سنت و جماعت نزدیک

والجماع تمظهر السنة لا مثبت للحاكم هو الله تعالى وحده لا لجماع

منظر ہوتا ہی جیسے سنت مثبت نہیں ہوتا مسئلہ کہ بالاجماع حاکم صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جس میں تحقیق قیاس

فقد ثبت بالقياس المجتهد قد يخطى وقد يصيب اما العقل فقال لعلاء

یہ ثابت ہوا کہ مجتہد کہیں خطا کرے گا ہی اور کہیں صواب اور عقل یہ ہے کہ علامہ

التفاز ان في شرح العقائد فلو كان كل مجتهد مصيبا لزم ان تصاف

تفاز ان شرح عقائد میں کہتی ہیں کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو ایک ہی

الفعل بالحرمة ولا باباحة والصحة والفساد والوجوب وعدم الوجوب

معن حرام ہی ہونا اور مباح ہی ہونا یا صحیح ہے ہونا اور فاسد ہونا یا واجب ہے ہونا اور حرام ہونا

يعني لو كان كل مجتهد مصيبا لزم اجتماع التفتيز في العمل والاعتقاد

مراد یہ ہے کہ ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو عمل اور عقائد میں اجتماع تفتیز کا لازم آتا

وبيانه ان المراد الاجتهاد المجتهدان فقال لهما ان ذلك الفعل حلال

اسکے تفتیز یہ ہے کہ دو مجتہد اگر اجتماع کریں ہر ایک کے

ہوتا نام ہوا

الْحَيْثُ وَمَا كَتَبَهُ مُؤَلِّمُ الْعَلَمَةِ شَأْنُ الْعَمَلِ مُقْتَضٍ كَمَا فِي الشَّرْحِ

اور لکھا ہوا مولانا علامہ شافعی نے میں جہل کا غلط فہمی نام شافعی کے کما

وَمَا سَطَرَةُ الْعَلَمَةِ تَأْتِيكَ لَسَانُكَ فِي أَقْوَامِ الْمَسَالِكِ مُقْتَضٍ مِنْهُمْ

اور لکھا ہوا علامہ ناسک جھنڈہ والی راست ترین رہتے تھے مذہب امام

دَارِ الْحَجْرَةِ الْأَمَامِ مَالِكٍ فَرَأَيْتَهُ هُوَ خَوَّ الصَّيْحُ وَهُوَ مَذْهَبُنَا عَلَى الرَّسْلِ

دار الحجرت امام مالک کے مذہب کا دیکھا سو میں اوسہی کو حق صحیح کہا اور یہ ہے ہمارا مذہب یہ بقول اسی

قَالَ فِي الْغَايَةِ وَيَتَّبِعُونَ الْأَنْ تَقْلِيدًا حِلَّةً لَمْ يَلْزَمُوا إِلَّا رَجْعًا لِعَدَمِ خُطْمَانِ

غایۃ میں کہتا ہے اب جبارون امام میں سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اور کا مذہب محفوظ نہیں

غَيْرَهُمْ وَلِنُكْرٍ لِلتَّقْلِيدِ بِنَادِيٍّ مَرَّكَانِ زَيْجِدٍ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا التَّقْلِيدُ شِرْكٌ

اور شکر تقلید کا دور سے بکارتا ہے اور منکر کا بہ قول کہ تقلید شرک ہے

وَأَسْتَدِلُّ لَهُ عَلَى ذَلِكَ بِالْأَيُّهُ وَالْحَدِيثِ كَلَامٍ مَقْرُونٍ وَقَوْلُ خَيْبِ بْنِ

اور اوسکی سند آیت اور حدیث بکڑنا افتراء اور ناپاک بات ہے سوا اوسکی

مَعْلُومٌ وَزَجْرَةٌ وَرَدَّ عَنْكَ أَنْ تَمُكِّنَ اللَّهُ مِنْهُ وَالْأَفْئُكُ كُلُّ عَقُوبَةٍ كَاللَّهِ

بخ کنی اور زجر اور دفع واجب اگر اللہ کے طاقت ہی اور نہیں تو اوسکی عقوبت خدا کی عاقل ہے

وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ كَتَبَهُ الْحَقِيرُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسْبِ بْنِ مَعْتِقِ بْنِ

اور وہ کما کافی ہے اور اجماع دار اوسکو لکھا خیر محمد بن عبد اللہ بن حسیب بن معتیق بن



بِمَكَّةَ الْمَشْرِفَةِ حَامِدًا مُصَلِّيًا مَسْلَمًا

کہ مشرفہ میں حمد اور مسلمان اور سلام کہتے ہوئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ زَيْدٌ وَعَلَى الْجَوَابِ الْمَوْفُوقِ

شروع اللہ نام ہی جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد و سہلی بجا نہ کی ہی الہی ہو جو علم زیادہ ہے جو اب جو تک سوائے

لِلصَّوْفِ هُوَ اجَابِيهِ عِلْمًا اَلَا سَلَامٌ مَعَنَا لِبَدْلِ الْحَرَامِ مَرَجِ اَلَا نَارِ

پہرے جو علماء اسلام کے مفتیوں نے دیا ہی جو کہ خلفت کا مرتب

مَقْصِدُ الْخَاصِّ وَالْعَامِ اَيُّدُ اللَّهِ بِهِمُ الَّذِي وَهَدَى بِهِدِيهِمُ الْمُسْلِمَانِ

اور خاص اور عام کا مقصد ہی اسد اولی سبب دین کی تائید کر کے اور اولی ہدایت سہی مسلمانوں کو ہدایت

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْمَوْفُوقُ كَتَبَهُ الْمُقَرَّبُ رَاجِحُ الْفَيْضِ الْوَهْبِيُّ السَّيِّدُ

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ موفوق بنی والا ہی اس کو لکھا فقیر دار اور فیض دہی کی امید وار

مُحَمَّدٌ مُحَمَّدٌ الْكَلْبِيُّ الْخَفِيُّ الْمَدِينِيُّ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ

محمد محمد کلبی خفی نے جو مسجد الحرام میں مدرس ہے

لِلْحَمْدِ لِلَّهِ اَللَّهُمَّ هِدَايَةَ لِلصَّوْفِ مَا اجَابَ بِهِ مَفَاوِذَ الْاِسْلَامِ الْمُحَقَّقِ

تمام حمد و سہلی الہی میں سو تک ہدایت بجا تارن جو کہ اسلام مفتیوں اور علماء محققین نے جو تارن

اَلْاَعْلَامُ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي يَجِبُ لِمُصْطَفَى الْبَيْتِ وَالتَّحْقِيقُ الَّذِي يَبْغِي التَّعْوِيلَ

پہرے ہی حق ہی جس کے طرف رجوع کرنا ہو ہے اور وہ تحقیق ہے جس پر ہر دوسرے کرنا چاہی

عَلَيْهِ وَارْهَدِ الرَّسَالَةَ قَدْ اشْتَمَلَتْ عَلَى اَدْلَالِ الْوَحْيَةِ وَاجْرِ الْفَاخِرَةِ

اور بیشک میں سالار میں دلائل واضح اور جہتیں منسب بہ

اصْلَابَاتِهَا اَشْمُوهُمُ الْمُحَقَّقُونَ وَاشْرَقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَوَاكِبُ التَّقْوِيَّةُ سَلْصَوْلًا

اس سے تحقیق کی آفتاب روشن ہو گئی اور اس پر توفیق کے ستارے چمکنے میں تلوار میں

فان لی تہننہ
محمد
تہننہ

غَالِبًا كَمَا صَحَّ بِهِ الْعُلَمَاءُ الْبَاحِلِيُّ فَكَأَشْبَهُهُ شَرَحَ الْوَقَايِدَ وَفِي حَيْثُ

جناب مخبر علامہ علیہ نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں اوقات تک

الْأَوَاقِيتِ حَيْثُ قَالَ قَلْنَا الْمَطْلُوقُ يَنْصُرُ إِلَى الْفَرْدِ الْكَامِلِ غَالِبًا إِنَّهُمْ

بحث میں اسکی تفسیر کی ہی جہاں کہا ہی ہم کہیں گے کہ مطلق غالباً فرد کامل کی طرف بہر تہا ہی تمام

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا يَلَايَةً

اور اسنے کہ اللہ فرماتا ہی اور عمل کرو احسن اور سچ کا جو او ترا نگو تمہاری رب سے پس اس آیت میں

نَصْرٌ فِي وَجْهِ اتِّبَاعِ أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا شَكَّ فِي أَنَّ الْمُتَقَدِّمَ

حکم صحیح ہی در باب جو بہر ذکر کرنے بہتر کے جو او قرآن کی طرف اور آئین شک نہیں ہے کہ مجتہد

أَمَّا هُوَ مَطْرُوقٌ لِلْحُكْمِ لَا مُشْتَبَهٌ إِذَا كَانَ لَا مَرُكَذَاكَ كُنْتَ لِأَحْسَنَ

صرف حکم مطر ہوتا ہی مثبت نہیں ہوتا پس جب یہ مدعا ثابت ہوا تو جو احکام فرد کامل کے

الْمُسْتَضِجَةِ بِقُوَّةِ الْفَرْدِ الْكَامِلِ أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ مِنَ الْأَحْكَامِ الْمُسْتَضِجَةِ

قوت اجتہاد سے ظاہر ہو میں وہ بہت احکام جو غیر کامل کے قوت اجتہاد سے

بِقُوَّةِ غَيْرِهِ فَذَلِكَ لِأَنَّ الْأَيَّةَ مَحْمُولَةً عَلَى الْفَرْدِ الْكَامِلِ فَحَصْرُ

ظاہر ہو میں احسن ہو اب یہ آیت لالت کرتی ہی کہ وہ آیت فرد کامل پر محمول ہے اب ان دلائل

مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ مَرَادَ الْأَيَّةِ الْفَرْدِ الْكَامِلِ لَا النَّاقِصِ فَوَجِبَ عَلَى

مذکورہ سہی حاصل ہوا کہ اس آیت میں فرد کامل مراد ہی ناقص نہیں اب عقلمند

الْمُقَدِّمِ لِاتِّبَاعِ مَذْهَبِ الْفَرْدِ الْكَامِلِ لَا النَّاقِصِ بِنِزَالِ الْكَلِمَاتِ كَمَا فِي

اتباع مذہب مجتہد کامل کا جو سید اس کتاب کی جس میں کہیں شبہ نہیں ہے جو ناقص کی نہیں

وَأَمَّا السُّنَّةُ فَأَخْرَجَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَوْ رَوَتْهُ سُوْعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ

نَهَى اللَّهُ عَمَّا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظْهَا وَوَعَاهَا وَأَدَاهَا فَزَيْتٌ حَامِلٌ فِيهِ

دعا رسول

فرمایا تو تازہ کیجیو پس اس بندہ کو کہ میری بات سنی ہے اور اس کو یاد رکھی اور علمین کے اور اس کو یاد رکھیں
غیر فقیہ و رب حامل فقیہ الرحمن هو فقیہ منہ رواہ احمد و ابوداؤد و

فقیر نہیں جو اور بعض فقیرا و ثمانی قال الرازکی میں جو اس زیادہ فقیہ ہی بہ حدیث احمد اور ابوداؤد اور

مَاجَةٍ وَالذَّائِعُ وَالزُّمِرُ فَكُلُّهُ فِي الشُّكُورِ وَحَسَنَةُ التِّرْمِذِيِّ فَذَلِكَ

ماجر اور دائر اور ترمذی ہی روایت کی ہی شکوہ میں مذکور ہی اور اس کو ترمذی نے حسن کہا ہی ات

لِحَدِيثٍ يَدُلُّ عَلَى اتِّبَاعِ الْإِفْقَةِ أَيِ الْفَرْدِ الْكَامِلِ كَالْأَيَّةِ وَأَمَّا الْقِيَاسُ

حدیث افقہ یعنی فرد کامل کے اتباع بردالت کرتی ہی جیسے آیت التکرتی ہے اور اس پر قیاس

فَلَا نَ الْجُتْهُدِ الرَّاجِحِ عِنْدَ الْمُقْلِدِ بِنَدْوَةِ الدَّلِيلِ الرَّاجِحِ عِنْدَ الْمُجْتَهِدِ كَمَا كَانَ

سو اسنی کہ مجتہد کامل مقلد کے واسطی کہا ہی جیسے مجتہد کی وسط دلیل کامل اب جیسی

اتِّبَاعُ الدَّلِيلِ الرَّاجِحِ وَاجِبٌ أَفْزَلُ اتِّبَاعِ الْجُتْهُدِ الرَّاجِحِ كَانَ وَاجِبًا وَأَمَّا الرَّاجِحُ

اتباع دلیل کامل کا واجب ہی ایسے ہی اتباع مجتہد کامل کا واجب ہے اور ایسے راجح ہے

فَقَالَ إِمَامُ حَنَبَلٍ كَمَا سَأَلَ إِمَامَ الْغَزَالِي فِي أَحْسَنِ الْعُلُومِ فِي حَيْثُ دَكَرَ الْإِمَامَ

کہ امام حنبلہ الاسلام امام غزالی احسن العلوم کی بحث ارکان الامر بالمعروف

بِالتَّعَرُّفِ وَالْقِيَمَةُ عَلَى كُلِّ مَقْلِدٍ اتِّبَاعُ مُقْلِدِهِ فِي كُلِّ تَفْصِيلٍ فَإِنَّ

والہی عن المتکلمین کہتے ہیں بلکہ ہر مقلد بہ اپنے مجتہد کا اتباع ہرگز میں لازم ہے کیونکہ

مخالفہ للقلد مشفق علی کونہ منکر ابیر الحاصلین استع قد تبت

مجتہد سے مخالف ہونا علماء میں بالاتفاق منکر یعنی ناپسند سے تمام ہوا اب ان دلائل

ذکر من الأدلہ من الکتاب والسنة والجماع والقباس والعقل المقلد

جو کتاب اور سنت اور اجماع اور قباس اور عقل ہی کو رہی بیہود ثابت ہوا کہ قلد

وجہ علیہ اتباع مذهب المجتہد الرابع اکامل عندہ واستمرارہ علیہ

اتباع اور استمرار اس مجتہد کی مذہب کا جماد کے نزدیک راجح اور کامل ہوا جب ہے

وعلیہ اتفاق العلماء لهذا الأدلہ المذكورہ قال حجة الإسلام

اور کسب باعتبار ان دلائل مذکورہ کی علماء کا اتفاق ہی حجتہ الاسلام اجماعاً

فی البحر الخیر احیاء العلوم لید هذا جمہر المصنوعین ان المجتہدین

اوسے بحث میں کہتے ہیں کہ علماء میں سے بہر کسی کا مذہب نہیں ہے کہ مجتہد کو غیر کی اجتہاد

لہ ان العمل بموجب اجتہاد غیرہ ولا ایمان اللہ اذ یجوز اذہ القلیل والشخص

عمل کرنا جائز ہے اور نہ کسی کا مذہب ہے کہ جسکو باعتبار اپنی فکر کی تقلید میں ایک شخص

رأه افضل العلماء ان یأخذ بذهب غیرہ انہم فکرام الامار الہما

افضل علماء معلوم ہو چکی وہ اور کے مذہب پر عمل کرے تمام ہوا بس کلام اہام حجتہ الاسلام کے

الإسلام مضر في الأمر فلاول ان المجتہد لا یجوز وحرمة العمل بتوہ

دو مطلب پر نص ہے اول مطلب یہ کہ مجتہد کو بموجب اجتہاد غیر کے عمل کرنا جائز نہیں حرام ہے

اجتہاد غیرہ لان تقلید غیر حرام بالاجماع كما وکتب الأصول والکتاب

لئے اور کو غیر کے تقلید بالاجماع حرام ہے چنانچہ کتب میں ہی اور دوسرے کتابت

اللقائ

ان المقلدا اذا ادعى دأية وفكره الى انه افضل للعلماء فلا يذهب احد الى ان

که مقتدی را می اور فکر بین جب افضلیت کسی عالم کی ثابت ہو چکی تو کسی کا یہ مذہب نہیں

یتخذ بینهما غیره وما له ان المقلدا اذا ادعى انه افضل للعلماء وجعل عليه

کر وہ اور کے مذہب پر عمل کری اسکا انجام یہ ہے کہ غلط جب کسی ایک مجتہد کو افضل العلماء سمجھ لے تو اسکو

استمراره على مذهبه وجوبا كان تركه مكرها محرما فذلك لا ينافي قول

اوس مجتہد کہ مذہب قائم رہنا واجب اوسکا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہی سو یہ مطابقت کے قول کی

الجمهورية المستطوف في كتاب اصول الفقه من اجل جاز ان لا ينافي

جو کتب اصول لکھا ہو اسکا سنائی نہیں ہے کہ مفضل کی جگہ نہیں ہے اسلئے کہ یہ جواز اوس کو جگہ نہیں

الوجوه المذكور فلهذا قال في الاول لا يجوز ولم يقل ذلك في الثاني بل قال ما قال

نہیں ہے اسلئے اول میں لایجوز کہا ہے اور یہ لفظ دو سے ہے لہذا نہیں کہا بلکہ وہ کہا جو کہ

فحصل التطبيق والتوفيق وقال في الثاني في النفاية شرح مختصر الوقایہ

اب تطبیق اور توفیق حاصل ہو گئی اور ہستانی نقایہ مختصر الوقایہ کے شرح میں کہا ہے

واعلم ان مرجع الحق متعدد اذ المعتبر له انبت للعلماء الخیار في الاخذ من كل

اور یہ ہے کہ جس شخص حق کو نغد و قرار دیا ہی جیسے مغز لہ تو اسنے عامی کی ایسی بلکہ اختیار کیا ہے

مذہب یا یہوہ ومن جعل الحق واحدا للعلماء انما الزم للعلماء ما او احدا كما

کہ یہ مذہب ہے انہی ہوں موافق عمل کر لیا کری اور ہی حق کو ایک ہی قرار دیا ہے جسے ہر علماء اور ہی ممالکی

في الكسوف فلا يخدر كل من مذہب مبلغة صدره فاسبقا تاما كما في شرح

جسے کہ کسوف ہر ایک کے لیے ہر ایک مذہب میں ہی سلاح سلاح کی لیا کری تو پورا فاسق ہو گیا ہے

شرح مختصر الوقایہ

الطحاوی فوجب للذهب الصلاة أي عقاد كونه حقا و صوابا كما في

طحاوی میں ہے اب اپنی مذہب میں انتقال یعنی اس مذہب کی حقیت اور صواب عقاد و وجہ چنانچہ

لجوامر و مشائخنا قالوا لمذهبنا صوابا و احتمل الخطأ و مذهب غيرنا

جو امر میں ہے اور ہمارے مشائخ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب بیشک صواب پر خطا کا احتمال ہے اور غیروں کا مذہب

خطا و احتمل الصواب كما في المصنف انتهى هذا منبى على ان المجتهد قد يخطئ

خطا پر صواب کا احتمال ہے چنانچہ مصنف میں ہے تمام ہوا اسکی اصل یہی تھی کہ مجتہد کہے خلا کرتا ہے

وقد يصيب فإذا كان الأمر كذلك كان مذهبنا أفضل المجتهدين صوابا و احتمل

اور کبھی صواب پس جبکہ ہوا امر ایسا تو ہوگا مذہب افضل المجتہدین کا صواب پر محتمل خطا کا

الخطأ وقال الشافعي في شرح الدر المختار في كتاب التعزير تحت قوله

اور شافعی نے شرح در المختار کی کتاب التعزیر میں اس قول اور تحمل آہ کے تحت میں کہا ہے

أرجح المذهب الشافعي غير ذلك في السراجية فان العلماء حاشا

کہ تفریر دیا جاوی چنانچہ سراجیہ میں بیشک علماء اور نکلوا اللہ محفوظ

هم الله تعالى ان يريدوا الا زدرأ مذهب الشافعي وغيره بل يطلقون تلك

رکھا ہے اس سے کہ وہ مذہب شافعی وغیرہ کی خاترت کرتے ہوں بل ایسے ایسی عبارت

العبارة المنع من الانتقال خوفا من التلاعيب مذهب المجتهدين ويدل على

انتقال کی بندش ہے ایسا نہ ہو کہ مجتہدین کا مذہب کبیل اور باز بچھ ہو جاو اور اسکی دلیل ہے

ذلك مما في القنية راجع لبعض كتب المذهب ليس العارفين ان يتحول من

جو قنیہ میں مذہب کے بعض کتابوں کے اشارہ ہی عامی کو یہہ اختیار نہیں ہے

مَذْهَبِ الْمَذْهَبِ يَسْتَوِي فِيهِ الشَّافِعِيُّ وَالْحَنَفِيُّ لِأَنَّ الْعَيْنَ الْعَيْنُ

کہ ایک مذہب ہی دوسرے مذہب میں داخل ہو جاوے اور اس میں شافعی اور حنفی سب برابر ہیں تمام ہوا اور وہی کہ

حَيْثُ طَلَّقُوا تَلَكَ الْعِبَارَاتُ الدَّالَّةُ عَلَى التَّغْيِيرِ بَلْ كُنَّا رَادِيَهُمْ مَحْتَدِرًا

جس جگہ ایسی عبارت بیان کی ہی جو تغیر پر دلالت کرتی ہے اور یہی غرض مختصر

شَاوِ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَلْ طَلَّقُوا تَلَكَ الْعِبَارَاتُ الدَّالَّةُ

شافعی وغیرہ رضی اللہ عنہم کی ہیں ہے بلکہ یہ عبارت جو تغیر پر دلالت کرتی ہیں

عَلَى التَّغْيِيرِ لِلنَّعْمِ مِنْ إِسْتِقَالٍ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ خَوْفًا مِنَ التَّخْلِيفِ

انتقال کی بندش ہے مذہب ہی دوسرے مذہب میں اس خوف سے کہ باز بچے

فَيَسْتَوِي فِيهِ الْحَنَفِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَالْمَالِكِيُّ وَالْحَنَبَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

ہو جاوے اب اس میں حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی رضی اللہ عنہم سب برابر ہیں

كَمَا فِي الْقِنْدِيَةِ نَاقَةَ كَعْنٍ بَعْضُ كَتَبَ لِمَذْهَبِهِ أَنَّهُ لَيْسَ لِلْعَامِي أَنْ يَحْكُمَ

جنانچہ قندیہ میں مذہب کے بعض کتب سے نقل کیا ہی کہ عامی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ایک

مِنْ مَذْهَبِ الْمَذْهَبِ يَسْتَوِي فِيهِ الْحَنَفِيُّ وَالشَّافِعِيُّ قَالَ الْمَلَأَ عُلُوًّا

مذہب کے دوسرے مذہب میں ہو جاوے اور اس میں حنفی اور شافعی دو لو برابر ہیں اور ملا علی قاری

الْقَارِيُّ فِي الرِّسَالَةِ الْمَذْكُورَةِ وَجِبَ عَلَيْهِ حَتَّى أَنْ يَعِينُ مَذْهَبًا مِنْ

رسالہ مذکورہ میں کہتے ہیں کہ مجھے پر خواہ مخواہ یہ دو واجب ہے کہ ان مذاہب میں سے

هَذِهِ الْمَذْهَبَاتُ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ فِي جَمِيعِ الْفُرُوعِ أَوْ مَذْهَبِ مَالِكٍ

کو تو ایک مذہب میں کر لے یا شافعی کا مذہب تمام فروع میں یا مالکی مذہب

أَوْ مَذْهَبِ الْخِصْفَةِ وَغَيْرِهِمْ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَّخِذَ مَذْهَبَ الشَّافِعِيِّ مَا يَهْوَاهُ

یا ابو حنیفہ و غیرہ کا مذہب رکھنا اور اسکو یہ جائز نہیں کہ شافعی مذہب میں سے وہ دیکھ جائے

وَمِنْ مَذْهَبِ غَيْرِهِ مَا يَرْضَاهُ لَئِنَّا لَوَجَدْنَا ذَلِكَ كَلِمَةً فِي الْكِتَابِ وَالْحَدِيثِ وَالْحُجُجِ

جو اسکی ہوس ہو اور اور مذہب میں جو خوش آئیں دیکھتا ہوں سنی کہ اگر ہم جائز رکھیں تو خط ہو جاوے گا اور نظام

الضَّبْطِ حَاصِلُهُ يُرْجَعُ إِلَى نَفْسِ التَّكْلِيفِ لَأَنَّ مَذْهَبَ الشَّافِعِيِّ مَثَلًا إِذَا اقْتَضَى

باتے نزدیک انجام میں تکلیف جاری ہے اسلئے کہ مثلاً شافعی مذہب اگر ایک شے کے

تَحْرِيمِ شَيْءٍ وَمَذْهَبِ غَيْرِهِ إِبْلَاحَهُ ذَلِكَ الشَّيْءِ أَوْ عَلَى الْعَكْسِ فَمِنْ شَأْنِ

حرمت لازم کرے اور دوسرے مذہب اسے سہی شے کی اباحت یا اسکی برعکس ہونہ شخص کرے

مَا كَانَ فِي الْحَلَالِ وَالْإِشْرَاقِ مَا لَمْ يَحْرَمُوا فَلَا يَحْتَقِقُ الْحَلُّ وَالْحُرْمَةُ فِي ذَلِكَ

حلت کا قائل ہو اور اگر عبادی حمت کا قائل ہو پس حلت اور حرمت دونو تحقق نہیں ہوتے اور

إِعْلَامِ التَّكْلِيفِ وَأَبْطَالِ الْفَائِدَةِ وَاسْتِيفَالِ قَاعِدَتِهِ وَذَلِكَ بِأَطْلِئِ

تکلیف سے سہی اور تکلیف کا فائدہ باطل ہو گیا اور اسکا قاعدہ جوڑے اوپر گیا اور یہ باطل

هَذَا دَلِيلٌ عَلَى نِظَامِ الدِّينِ وَقَالَ شَاهُ الْوَلِيِّ اللَّهُ وَعَقْدُ الْجَمْعِ عِنْدَ

یہ دلیل دین کے نظام کی ہے اور شاہ ولی اللہ عقد الجمیع میں لکھتے ہیں اور فقہار کے

الْفَقْهَاءِ أَنَّ لِعَامِي الْمُنْتَسِبِ الْمَذْهَبَ لَهُ يَجُوزُ لَهُ مَخَالَفَتُهُ

نزدیک ہر عوامی کے جو منسوب ہر طرف مذہب کے وہ مخالف ہیں جائز ہے کہ مخالف اس مذہب سے ہو

أَيْهِمْ وَقَالَ شَاهُ الْوَلِيِّ فِي الْأَيْضِ مَا عَلِمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا فِي الْأَوَّلِ

تمام ہوا اور شاہ ولی اللہ تصابیح میں لکھتے ہیں جانے کہ پہلی اور دوسری صدی کی لوگ

والتكليف

وَالثَّانِيَةَ غَيْرِهِمْ حِينَ عَلِيَ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبِ وَاحِدٍ بَعَيْنَهُ وَبَعْدَ ذَلِكَ

کسی ایک معین مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے اور دو سو صدی کے بعد

ظَهَرَ فِيهَا التَّمَذُّبُ بِأَغْيَابِهِمْ وَقُلُوبُهُمْ لِيَعْتَدِلُوا مَذْهَبَ مُحَمَّدٍ وَآلِ بَعِيْنِهِ

اور میں ظاہر ہوا مذہب معین بگڑنا مذہب کے اور وہ شخص کرتے تھے کہ کسی خاص عقیدہ کے گنہگار نہ بنیں

وَكَانَ هَذَا هُوَ الْوَأَجِبُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ لَمْ يَقُلْهُ وَقَالَ الشَّيْخُ عَبْدِ الْوَهَّابِ

تو کہتا ہوں حالانکہ اس زمانہ میں یہ سب واجب تھا تمام ہوا اور شیخ عبد الوہاب

الشُّعْرَانِيُّ فِي الْمَبْذُورِ الصَّغْرِيِّ وَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَبْنِي فِي مَا ذَكَرْنَا مِنَ الزَّمَانِ الْعَامَّةِ

شعرا نی صغیران الصغری میں کہتے ہیں اور جان کہ یہ ہمارے اعلیٰ عالم میں ہے کہ علماء نے

لِلْعَامَّةِ بِالزَّمَانِ مَذْهَبٍ مَعِينٍ لَا نَفْسَ مَا أَلْزَمُوا بِهِ إِلَّا رَجَعَتْ لَهُمْ

عامی کی حق میں لازم کر دی ہے کہ ایک ہی مذہب معین بگڑی رہے اسلیٰ کہ علماء کا یہ عقیدہ ان میں صرف محبت ہے

فَلَوْلَا إِزْهَامُ الْعَامِيِّ بِمَذْهَبٍ مَعِينٍ لَضَلَّ عَنْ طَرِيقِ الْهَدْيِ أَنْتَهُمُ وَقَالَ الشَّعْرَانِيُّ

پس علماء اگر عامی کو ایک معین مذہب لازم نہ کر دیتی تو بیشک طریق ہی سے بھل جاتا تمام ہوا اور شعرا نی

فِي الْمَبْذُورِ الصَّغْرِيِّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مَا مِنْ لَمْ يُصِلْ الشُّعْرَانِيُّ عَنِ الشُّعْرَانِيِّ الْأَوَّلِ

مبذور الصغری میں اور جگہ کہتے ہیں جو کہیں شریعت اولیٰ کا مشہور ہو میرے نہیں آیا

وَجَعَلِيَهُ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبِ وَاحِدٍ كَمَا مَرَّ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوعِ فِي الضَّلَالِ

اور میرے عقیدہ ایک مذہب کے وجہ سے جہاں گزرا اس خوف سے کہ گمراہی میں جا کرے اور

عَلَيْهِ عَمَلُ النَّاسِ الْيَوْمِ أَنْتَهُمُ وَقَالَ الْعَطَّالِيُّ فِي شَرْحِ الدَّرِّ لِلْحَمَّالِيِّ

اب لوگوں کا عمل آج ہی ہے تمام ہوا عطا کوئی درالحمالی نے شرح میں

يَتَأْتِي الدُّمُوحُ قَالَ بَعْضُ الْمَفْسِّرِينَ إِنَّ هَذِهِ الطَّائِفَةُ الدَّاجِرَةُ السَّمَاءُ

کتاب الذبح میں کہتا ہے بعض مفسرین یہ طائفہ ناجیہ جو

بِأَهْلِ السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ قَدْ جُمِعَتْ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الرَّبَعَةِ تَمَّ خَلْقُ الْخَفِيِّ

اہل السنہ وجماعت کہی ہیں ان دنوں جاہلون مذہبون میں مجتمع ہوئی ہیں کہ وہ خفی

وَاللَّائِكِيُونَ وَالشَّافِعِيُونَ وَمَنْ كَلَّمَ الْجَاهِلِيَّ جَامِرٌ هَذِهِ الذَّكَرُ فِي ذَلِكَ

اور مالک اور شافعی اور حنبلی ہیں اور جو شخص اس نامہ میں سے جاہلون مذہب سے کہے ہو

الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْمِدْعَةِ وَالنَّارِ انْتَهَى قَالَ لَمَّا طُغِيَ الْغُرَالُ فِي الْأَحْيَاءِ بِل

نورہ بدعتی اور جہنمی ہے تمام ہوا اور امام غزالی اجاہل میں کہی ہیں بلکہ

عَلَى كُلِّ مَقْلَدٍ اتِّبَاعٌ مُقْلَدٌ فِي كُلِّ تَفْصِيلٍ فَإِنْ خَالَفْتَ الْمَقْلَدَ تَفَقَّ

ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز میں لازم ہے کیونکہ مقلد کا مجتہد ہی مخالف ہونا علماء میں

عَلَى كَوْنِهِ مُنْكَرٌ أَبَدِيٌّ مَبْنِيٌّ تَمَّهَا وَالْجَوَابُ عَنِ الْآيَةِ أَنَّ الْمُرَادَ الْفَرْجَ

منکر ہے تمام ہوا۔ پس اس کا جواب یہ ہے کہ از روی دلائل مسطورہ کے

الْكَامِلِ الْفَائِضِ الْأَجْمَلِ الْمَسْطُورِ وَالْجَوَابُ عَنِ الْجَمَاعِ الصَّحَابَةِ أَنْ قِيَامَهُ

فوق کامل ہرگز نورہ فائض ہرگز نہیں ہے اور اجماع صحابہ کا یہ جواب ہے کہ یہ قیاس

مَعَ الْفَرِيقِ لِأَنَّهُ كَانَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ لِأَجْلِ الضَّرُورَةِ وَلَمْ تَوْجِدْ

مع الفریق ہے اسلئے کہ یہ سبب ضرورت اور وہی زمانہ میں تھا اسلئے زمانہ میں

تَلَا الضَّرُورَةَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ كَمَا صَحَّ بِاللَّامِ عَلَى النَّارِ فِي الرِّسَالَةِ

وہ ضرورت نہیں تھی بلکہ اسلئے اسلئے کہ اسلئے

للمذبح

مَعْنَى الْفَرْضِ بِذَلِكَ هَذِهِ الْعِبَارَةُ مَذْكُورَةٌ وَكَمَا أَصْحَابُ الْوَجْهِ

اس جو بکے معنی فرض کے ہیں اس میں سے کہ یہ عبارت اصول کے

وَالشَّرَافِيَّةُ أَيْضًا وَالْوَجْهِ عِنْدَهُمْ بِمَعْنَى الْفَرْضِ فَمَا لَمْ يَجْعَلِ الْوَجْهَ عَلَى الْفَرْضِ

اور شافعی کے کتاب میں ہی مذکور ہے اور جب کہ لفظ ادنیٰ مان فرض کے معنوں میں ہے پس جب تک کہ جو

لَا يَسْتَقِيمُ الْمَعْنَى بِذَلِكَ الْكَلِمَةِ فِي الْأَصْلِ أَيْضًا كَذَلِكَ حَيْثُ قَالُوا إِنَّ الْأَمْرَ بِالْوَجْهِ

نہ لینے کے معنی ٹھیک نہیں ہو بلکہ ضعیف ہے اصول میں ایسے ہی ہیں اس لئے کہ کہنی میں کلام موجود ہے

مَعْنَاهُ عِنْدَهُمْ أَنْ يُلْفَظَ الْفَرْضُ بِذَلِكَ وَكَيْفَ كَالْفَقِيَّةِ أَيْضًا كَالثَّانِي كَمَا لَا يَخْفَى قَدْ

ہو تا ہی اسکی معنی ضعیفوں کی نزدیک ہے ہیں کہ فرض کے لئی ہے بلا انکی فقہی کتابوں میں پیش مذکور ہے چنانچہ ظاہر ہے

عَلِيمًا ذَكَرَ الْوَجْهَ هُنَا بِمَعْنَى الْفَرْضِ وَتَقْدِيرُ الْكَلَامِ هَكَذَا

پس سبک اس تقریر سے بہت معلوم ہوا کہ یہاں جو فرض کے معنوں میں حساب لگایا کلام یوں ہو گئی کہ مقلد

الْمُقَلِّدِ إِذَا التَّمَّ مَذْهَبًا هَلْ فَرَضَ عَلَيْهِ الْأَسْتِثْنَاءُ أَمْ لَا فَقَالَ الْبَعْضُ

جب کوئی سنا مذہب اختیار کر لے تو آیا اس پر استمرار فرض ہے یا نہیں بہرہ کوئے لینے

وَهُوَ قَالَ بَعْدَ جَوَازِ تَقْلِيدِ الْمَفْضُولِ كَقَوْلِهِ قَالَ الْبَعْضُ وَهُوَ مَنْ قَالَ

جو مفضل کی تقلید کے جواز کا قائل نہیں ہے کتابی مان اور کوئی لینے جو مفضل کی

جَوَازِ تَقْلِيدِ الْمَفْضُولِ إِذَا لَمْ يَفْرَضْ لَهُ إِلَّا مَا افْرَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى

تقلید کے جواز کا قائل ہی کتابی نہیں لینے کہ فرض وہ ہے ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ فرض کر دے

وَأَيُّ فَرْضٍ ذَلِكَ عَلَى أَحَدٍ فَيَكُونُ أَهْلُ السُّنَّةِ مُتَّفَقِينَ عَلَى التَّزَامِ

اور یہ تو اللہ تعالیٰ نے کسی پر فرض نہیں کیا اس میں سنت ایک ہی مذہب کے وجود کا التزام ہے

للمذہب

لِلذَّهَبِ الْوَاحِدِ بِطَرِيقِ الْوَجَابِ الَّذِي كَانَ تَشْرِكُهُ

مشفق ہوئے جسکا ترک کرنا

مَكْرُوهًا تَحْرِيمًا كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ مَا قَالَ الْغَزَالِيُّ بَلْ عَلَى كُلِّ

مکروہ تحریمی ہے چنانچہ اسپر امام غزالی کا یہ قول دلالت کرتا ہے بلکہ ہر

مَقْلِدٍ يَتَّبِعُ مَقْلِدَهُ فِي كُلِّ تَفْصِيلٍ وَإِنْ خَالَفتَهُ مَشْفِقٌ

مقلد کو اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز میں لازم ہے کیونکہ اوسکی مخالفت

عَلَيْكَ وَنَدْبُهُ مِنْكُمْ كَرِيمٌ الْحَصِيلِيُّ أَتَى تَشْرِكُ لَامٍ زَيْدٍ

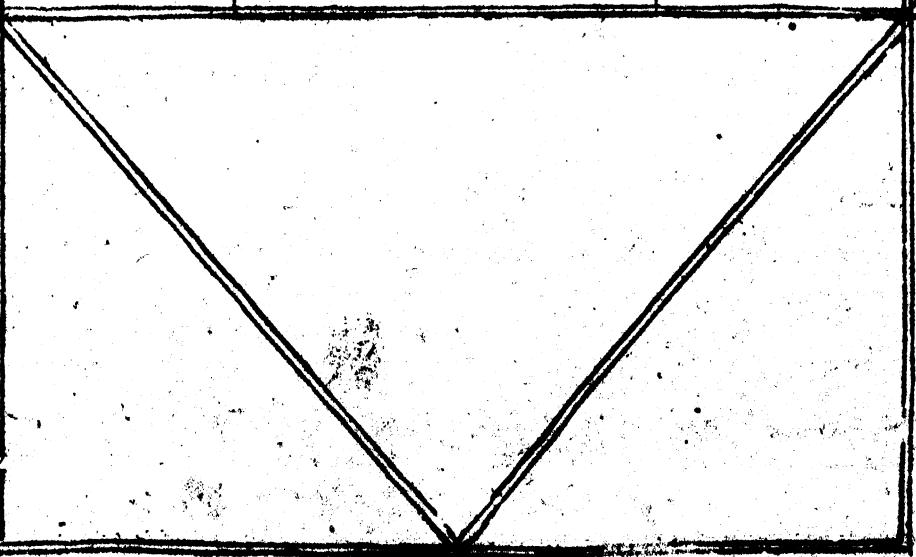
علماء میں بالاتفاق منکر ہی تمام ہوا زید کی کلام تمام ہوئی

أَعْمَرُ وَعَلَى الْخَطَاءِ أَمْرٌ زَيْدٌ عَلَى الْخَطَاءِ بَيْنَا وَجَرَّ أَجْرَهُ اللَّهُ

اب عمرو سے خطا پر یا زید سے خطا پر بیان کرو ثواب تکوین اللہ

تَعَالَى فِي الدَّائِرِ خَيْرًا

تعالیٰ ہر دو جہان میں خیرا خیر ہوئی



مَوَاهِدُ الْعَرَبِ

مَوَاهِدُ عَلَى مَعْلَى الْعِظَامَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين

تمام حمد و اسم اللہ پروردگار عالمین ہے اور آخر کو جو نبی و ابراہیم پر گزار دینا ہی اور نہیں ہے غضب کر ظالموں پر

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اور درود اور سلام نازل ہوو چار سید صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین پر اور اسکی تمام آل اور صحابہ

اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِمَا خَلَقْتَهُ فِيهِ مِنَ الْحَرَامِ كَيْ تَهْدِيَ مِنْ تَشَابُهِ الرِّجْلِ الْمُسْتَقِيمِ

اے مجھ کو دکھا حق بات حسین اخلاق و راہی بیشک تو جسکو جا ہی سید گناہ بر بدایت کرنا ہے

وَبَعْدَ فَقْدِنَا مَلَّتْ هَذِهِ الرِّسَالَةُ وَمَا جَوِي بَيْنَ الْمُتَنَازِعِينَ فِي هَذِهِ

اور اسکی بعد میں نے اس رسالہ کو اور جو اسباب میں در میان مناظرین کی گفتگو ہی خوب تامل کیا

لِلْقَالَةِ فَرَأَيْتَ مَا قَالَهُ زَيْدٌ هُوَ الصَّوَابُ الَّذِي لَا مَجِدَّ عِنْدَهُ

سو میں نے اسکو جو زید کہتا ہے صواب پایا ایسا کہ عقلاہ کی نزدیک اور سے اعراض کرنا

الْبَابُ كِتَابُ كَلِمَاتٍ مِنْ عِلْمِ الشَّرِيعَةِ لِلْحَمْدِ لِلَّهِ

اسے اتفاق کلام علماء شریعت و حدیث کے جو معتبر ہیں

ان من لم يبلغ رتبة الاجتهاد بدينه التقلید از اواصل الی رتبة

اسپر کہ جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل نہیں ہے اور اسکو تقلید سے لازم ہے اور ایک ایسے جو اس بند رتبہ کو

العلیہ کیف وقد قال مولانا العلامة لحافظ الشیخ قاسم الخونی

حاصل کری کیونکہ ہر سب سے حالانکہ فرمایا مولانا علامہ حافظ شیخ قاسم خونی نے

المحقق الكمال في الصغار وكان من اهل القرن التاسع قد طوى بساط

کہ محقق کمال بن ہمام کے شاگرد ہیں اور نویں قرن کے لوگوں سے ہیں کہ مدت دراز سے

الاجتهاد منذ هو جوبل لفقد شرطه فاذا كان هذا في زمن الحافظ

اجتہاد کا فرش لپٹ چکا واسطے کہ جو شرط اجتہاد کے اور جب حافظ مذکور کے عہد میں

المذكور فما بالك بعد الزمان الذي عم فيه الجهل وقيل العرفان ولو جوز

یہ حال ہو بہر حال اس زمانہ میں کیا خیال ہے جس میں جہل راہی اور عرفان کتر ہو گیا ہی اور اگر

لكل عال ان يجتهد لعظم الخطب واتسع الخوف والظلم وطم البلاء

ہر ایک عالم کو جاننے ہو کہ اجتہاد کیا کری تو دشوار بڑھ جاوے اور لغات مذکور ہو جاوے اور ضرر پہل جاوے اور بلا جوڑ

وقال كل برائة وتهوسية وفيد الجامد ذهنا خامدا وعرضه

اور ہر ایک کی بنی راہی اور ہوس کی راہی اور لپٹنے پر بستہ اور ذہن بے نور اور عرض

الفاسد لصدات الاحكام لا تضبط والترافع والنزاع لا ينقطع كما هو

فاسد حکم باری اور احکام ہرگز مضبوط نہیں اور مقدمات یہی اور خصومت تمام ہو جائے اور

الواقع الان في الديار الهندية من بعض الجملة الثمانية عشر

حال ہے ملک ہندوستان میں سب سے بعض لیکن جاہلوں کی ہونہاری جو کہ مثل لوگوں کی ہیں

مِنَ التَّكْلِيفِ وَحَقِّ الْعَمَلِ وَالْأَرْبَعَةَ الْأَعْلَامِ وَإِدْعَاءَهُمْ لِجِهَادِ الَّذِينَ دُونَهُ

کہ چاروں علماء بزرگ کے باب میں کلام کرتے ہیں اور اپنے ہی جہاد کا دعویٰ کرتے ہیں جو بدون اس کی

حُرْطُ الْقِتَادِ فَالْأَنْوَاعُ الطَّائِفَةُ الْمُعْرِضُ وَالرُّعُوعُ وَالْمُخَذَّرُ مِنْ بَيْنِهِمْ

کلمے سوتنی ہیں سو اس گروہ کے وسطے تغریب اور چھڑکی اور یہی سزاوار ہے کہ ان کا اتباع ہو

وَيُجِبُ عَلَيْهِ وَلَا إِذَا أُمِرَ بِصَدَاقَةِ اللَّهِ لَوْ كُنَّا لَأَجْرًا تَغْرِيبُهُمُ التَّغْرِيبُ بِالْبَلِيغِ وَلَا

اور اولی الامر یہ خدا تعالیٰ اور ان کا ثواب چند کری انکی بڑی تغریب دینی واجب ہے اور انہیں

حَوْلَ وَقُوَّةِ الْأَيَّامِ الْعَوَالِمِ الْعَظِيمِ وَهُوَ حَسْبُكُمْ الْوَكِيلُ قَالَهُ بِنْتُهُ وَأَمَّا

یہ ہر ناگناہ سے اور نہ قوت عجلت کی مگر اللہ علی عظیم سے اور وہ ہلکا کافی ہے اور اچھا آڈنڈار ذکر کی بہت تقریریں سنیں

بِرَقِيصِ حَادِمِ الشَّرِيعَةِ وَالْمُهَيَّبِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِرَاجِ الْخَنْزِيرِيِّ مَقْتَبِي

اور اس کی لکھنے کی اجازت و خادم شریعت اور سراج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج خنزیری



مَكَّةَ الشَّرِيفَةَ حَلَا كَانِ اللَّهُ لَهَا حَامِدًا مَصْرِيًّا مَسْلَمًا

جوا کہ شرف کا معنی ہی حواد و صلوة اور سلام کرتے ہوئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

تمام حمد اللہ کو جو کیلای اور ورد اور سلام نازل ہو ہمارے سید محمد صلعم پر اور اسکی آل اور صحابہ پر اور انہیں جو اسکی

بِحُجْرَتِهِ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْهُدَايَةَ لِلصُّلُوحِ قَدْ تَأَمَّلْتُ هَذِهِ الرِّسَالَةَ

رہنہ پر میں اسکی آگے میں جس صوابک ہدایت جا ہتا ہوں میں اس سوال کو

دَجْرِيذِ الْمُنَاطِرِ مِنْ الْقَالِ تَمَّ تَأَمَّلْتُ مَا أَجَابَ لِي مَوْأَقِفًا

اور مناظرین کی گفتگو کو خوب تامل کیا یہ میں نے سولا نامعنی اسلام کے جواب کو غور کیا

فَرَأَيْتُمْ جَوَابَهُ هُوَ الْعَمَلُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَالْأَعْلَامِ وَهُوَ الصَّوَابُ الَّذِي يُعْمَلُ

تو اونکی جواب ہی کو علماء اعلیٰ کے نزدیک عمدہ اور صواب پایا جس پر اعتماد ہے

عَلَيْهِ وَيُرْجَعُ عِنْدَ الْأَشْتِبَاهِ إِلَيْهِ فَعَلَى وِلَاةِ الْأُمُورِ ثَبَّتَ اللَّهُ بِهِمْ

اور شبہہ پر تو اوہر مراجعت کی جاو سوسے کے حاکموں پر اللہ اونکی دین کے

قَوْلَ عَدَالَتِهِ وَقَمَعَ بِهِمُ الْمُبْتَدِعَةَ وَالْمُحْدِثِينَ أَنْ يَغْرِبُوا مِنْ حَيْثُ جَاءَ

تو احد قائم رہی اور اونکی سبک بدعتی اور محدلوں کو کچھ کچھ نہیں کری بلکہ ہم کی جو شخص ایسا کرے وہ سبک

الْأُمَّةَ الْأَرْبَعَةَ الْمُجْتَهِدِينَ وَيُعْزِزُ بِهِمَا يَسْتَحَقُّ مِنَ الْعَذَابِ الْمُعْزِينَ

باہر قہم رہی اور سکو تفریق دین اور او سکو کچھ نہیں کریں اور کے لائق ذلت کا عذاب

وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ لِلصَّوَابِ وَاللَّهُ الْمَرْجُوعُ وَاللَّابِثُ وَالصَّلَاةُ وَاللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى

اور اللہ صواب کو توفیق دینی والا اور او سبکی طرف بازگشت اور رہتا اور درود ہوا اللہ کا ہمارا سردار محمد صلعم پر اور اللہ

أَلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِ وَكُتِبَ بِقَلَمِهِ كَثِيرٌ لَدُنَّ رَبِّهِ ثُمَّ خَرَدُمُ

اکی اور اصحاب پر اور سلام بہت تقریر کیا اپنی زبان اور او سکو لکھا اپنی ہاتھ سے کا گنہگار خادم

طَلَبَةُ الْعِلْمِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْمَشْرُوبَةُ الْعَفْرَانِ أَحْمَدُ بْنُ زَيْنِي دَحْلَانَ

طلباء علم نے مسجد حرام میں جو اپنے رب سے امید مغفرت کتابی احمد بن زینی دحلان

مَفْتَى الشَّافِعِيَّةِ مَمْلُوكَةُ الْحَمِيمِ تَعْفَرُ لِلَّهِ وَلِوَالِدَيْهِ وَأُسْتَاذِهِ وَجُودُهُ

سنتے شافعیہ مذہب کے مکہ شریف میں اللہ بخشگی لاسکو اور سبکی والدین کو اور استاد کو اور جہا بیون

احمد دحلان

وَعَجَبُهُ الْمُسْلِمِينَ آمِينَ

اور مسلمان دوستوں کو آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحمت والا ہے

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآل منزهة

تمام اللہ کے ہی جو پروردگار عالمین کی ہے اور درود اور سلام اور کلمہ رسول پر جو محمد امین اور ان کے آل

وصحبه هداة الذين وبعد فلما طاعتت هذه الرسالة من اولها الى آخرها

اور اصحاح جو دین کے ماوی ہیں اسکی بعد تیسرے تیرہ سالہ تمام اول سے آخر تک

طلقا طقا ووجد الحكم الذي اشتمت عليه حقا حقا وموافقا للقران

تھوڑا تھوڑا بڑا اور سچ وہ حکم جو اس میں مذکور ہے حق حق اور قرآن اور کلمہ موافق

الاذھر والحدیث الا بصر والاجماع الا ظھر والقیاس لا شہر لا مقرر مثبت

اور حدیث نورانی اور اجماع باک اور قیاس مشہور کے مطابق پایا کیونکہ تقریر میں یہ حکم

في التقدير وعمر ثابت في الخبر وجمع عليه عند الثار يروى ولا يحوم حوله

مقرر مثبت ہے اور لکھے ہوئی جگہ میں لکھا ہوا ثابت اور زبردست علماء کا متفق علیہ اور اس کے گرد نہ

شك وشبهة ولا ظن وتخمين وربة قلبه يصحبه ان الفقير يرا اقدم العلماء

شک اور شبہ ہو سکتا ہی اور نہ ظن اور تخمین اور بدگمانی تو میں مکمل صحت کا قائل ہوں میں فقیر علماء کی خاک پا

المسكين الجاني احمد العجبر الدغستاني من ملة الملة سنة السلمانية و

سکین گنہگار احمد مجاہد دغستانی کی سیمانی مدرس کا مدرس

احمد بن زيد زعماء واعف لنا ولوالنا واجمل لمنين من اولنا ولوالنا اخير (الرحماني احمد)

اور ہرگز کوئی مجھ کو علم زیادہ نہ اور کوئی مجھ سے اور ہمارے والدین کی اور تمام مومنان کی اور پیغمبر کو

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فقد اطلقت

اور اس وقت تک نہیں ہوا ہے

تمام حمد و اسٹی اللہ جو ایک ہے اور رود سلام اول ہوں پر جس کے بعد نبی نہیں ہے پھر اسکے بعد کہ میں

علم هذه الرسالة وتاملت جواب مفتي الاسلام فوجدت حقا لا ريب فيه ولا شك

اس رسالہ کو دیکھا اور مفتی اسلام کے جواب میں تامل کیا سو میں اس کو حق پایا اور میں کہہ رہا ہوں

يعتر بهما ديار اهل الرئاسد فامعلا اهل الزبغ والفساد فعلى ولاة الامم

نیکوئی کی لٹی ہوئی ہے اور کجے اور فساد والوں کی بیخ کن ہے سو شرعی حاکمون پر

صاعف الله لنا ولهم لا جوا ن يغزروا من الحجج الذين وحج علي باع

ہمارا اور انکا اجر و خند کر کے ہمہ لازم ہے کہ جو دین کے اندر اتحاد جملہ امید الکرے اور انکے

الائمة الاربعة المحمديين التي لا تجعلنا ممن اتبع هواه وسلك مسلكه

چھتدین کے اتباع سے باہر ہو جاؤ اور سو سزا دیوں ای ہوا اورین شریعت کو جو اپنی ہوا پر چلے

الشيطان فاعوا لكتبه حسين بن ابراهيم مفتي المالكية بسم الله الرحمن الرحيم

اور شیطان کا راہ چلا پھر شیطان اور سو پکایا یہ حسین بن ابراہیم مالکی نے مفتی نے مکہ شریف میں کہا

مصليا مسلما حامدا حسين

صلوة اور سلام کرتے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين رب زدني علما اطلقت على

شریح اللہ نام ہی جو نہایت ہر بار ہم والا تمام حمد و پروردگار عالمین ہے اسی کو علم زیادہ دین

هذه النسخة اللطيفة وابت ما افتريه من كتابي كامل ربي الامم الاعظم

اس مختصر لطیفہ پر مطلع اور میں فتویٰ مولانا امام اعظم ابو حنیفہ کے علم بردار کا

الرَّحِيْفَةُ وَمَا لَتَبَهُ مُؤَلَّاكُ الْعَلَامَةِ شَأْنٌ وَالْعَمِي مُقْتَمِدٌ هَذَا مَا فِي الشَّرْحِ

اور لکھا ہوا مولانا علامہ شافعی نے مرضی جہل کا مفتی مذہب امام شافعی کے کا

وَمَا سَطْرَةُ الْعَلَامَةِ تَحْتَ النَّاسِكِ لَسَاكُ لَسَاكُ فِي أَقْوَامِ الْمَسَالِكِ مُقْتَمِدٌ هَذَا مَا فِي

اور لکھا ہوا علامہ ناسک جلیلہ والی راست ترین رہتہ مفتی مذہب امام

دَارِ الْهَجْرَةِ لَا مَا فِي مَالِكٍ فَرَاتِيَهُ هُوَ حَقُّ الصَّبِيحِ وَهُوَ مَذْهَبُ عَلِيِّ الرَّسُولِ

دار الہجرت امام مالک کے مذہب کا دیکھا سوچیں اوسہی کو حق صبح پایا اور یہ ہے ہمارا مذہب ہاں بقول راج

قَالَ فِي الْغَايَةِ وَيَتَعَيَّنُ الْآنَ تَقْلِيدًا حَرَلًا مِمَّا الْأَرْبَعُ لِعَدَمِ حِفْظِهَا

غایتہ میں کہتا ہے اب جبارون امام میں سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اور کا مذہب محفوظ نہیں

غَيْرِهِمْ وَلِلنَّكَرِ لِلتَّقْلِيدِ بِنَادِي مَرْمَكَانَ زَيْجِي قَوْلُهُ يَا نَكَرُ التَّقْلِيدِ شَرُّكَ

اور نکر تقلید کا دور سے بکارتا ہے اور نکر کا یہ قول کہ تقلید شرک ہے

وَاسْتِدْلَالُهُ عَلَى ذَلِكَ بِالْآيَةِ وَالْحَدِيثِ كَلَامٌ مَقْتَرٌ وَقَوْلُ خَبِيثٍ فَيْحِبُ

اور اوسکی سند آیت اور حدیث پکڑنا افسرے اور ناپاک بات ہے سواوسکی

قَوْلُهُ وَزَجْرُهُ وَرَدُّ عَدَا أَمَّا أَنْ تَمَكَّنَ اللَّهُ مِنْكَ وَالْأَمْرُ كُلُّ عَقْوَبَتِهِ إِلَى اللَّهِ

بیخ کنی اور زجر اور دفع واجب اگر اللہ کے طاقت دی اور نہیں تو اوسکی عقوبت خدا کی حوالہ ہے

وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ كِتَابُ الْحَقِيرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلَةَ

اور وہ ہمارا کافی ہے اور اچھا ذمہ دار اوسکو لکھا حقیقہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حنبلیہ

بِمَكَّةَ الْمَشْرِفَةِ حَامِدًا مُصَلِّيًا مَسْلَمًا



مکہ مشرفہ میں محمد اور سوا اور سلام کہتے ہوئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ ذِكْرُهُ وَعِلْمُ الْجَوَابِ الْمَوْفُوقُ

شرح اللغات نام ہی جو نہایت مہربان رحم والا تمام حدود علمی پکا نکتہ ہی الہی ہو کہ علم زیادہ سے جواب ہو کہ جوابی

لِلصَّوْفِ هُوَ أَجَابِيهِ عُلَمَاءُ الْإِسْلَامِ مَفَاتِيحُ لِبَلَدِ الْحَرَمِ مَرْجِعُ الْأَنْبَاءِ

یہاں جو علماء اسلام کہے مفتیوں نے دیا ہی جو کہ خلفت کا مرجع

مَقْصِدُ الْخَاصِّ وَالْعَامِ أَيْدِ اللَّهِ بِمُؤَدِّهِمْ هُدًى لِّلْمُسْلِمِينَ

اور خاص اور عام کا مقصد ہی ایدوں کی سبب دین کی تائید کرے اور ان کی ہدایت سنی مسلمانوں کو ہدایت

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى الْمَوْفُوقُ كَتَبَهُ الْمُقَرَّبُ رَاجِعُ الْفَيْضِ الْوَهْبِيِّ السَّيِّدُ

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ توفیق دینی والا ہی اس کو لکھا تقصیر اور فیض وہابی کی امید وار

محمد محمد البکری الخفای المدنی بکرم اللہ وجہہ الکریم عَفُو عَنِّي وَمِنْ

محمد محمد بکری خفای نے جو بکرم اللہ محمد امین مدرس ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَهْدِيَّةِ لِلصَّوْفِ مَا أَجَابَ بِهِ مَفَاتِيحُ الْإِسْلَامِ الْمُحَقَّقُونَ

تمام حدود اللہ ہی الہی میں سو کہ ہدایت جہاں ہے جو کہ اسلام مفتیوں اور علماء محققین نے جواب

الْأَعْلَامِ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي يَجِبُ الْبَصِيرَةَ إِلَيْهِ وَالتَّحْقِيقَ الَّذِي يَتَّبِعُ التَّعْوِيلَ

یہ ہی حق ہی جس کے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق ہے جس پر ہر دوسرے کرنا چاہی

عَلَيْهِ وَإِنَّ هَذِهِ الرَّسَالَةَ قَدْ اشْتَمَلَتْ عَلَى دَلَالَةِ الْوَحْدَةِ وَالْحُجَّةِ الْفَاضِحَةِ

اور بیشک اس رسالہ میں دلائل واضح اور جھٹلنے والے ہیں

اصْنَاءُ تَبَيَّنَتْ بِهَا شُمُوسُ الْحَقِيقَةِ وَاشْرَقَتْ عَلَيْهَا أَلْوَابُ التَّحْقِيقِ سَلَتْ صَوَابُ

اس سے تحقیق کی آفتاب روشن ہو گئی اور اس پر توفیق کے ستارے چمکتے ہیں تلوار میں

فان لی تہتمند
محمد
سید احمد

ابح القطیعة علی عقائد المحدثین ومرت شہبہا شیاطین المبطلین فی حزی

قطعیہ دلائل کی تحدید کی عقاید پر نکتے کبھی ہوئی ہیں اور اسکی روشنی نے بسطل شیطانوں کو بیکار دیا ہے

اللہ مولفہا عز المسلمین خیر اذہ قلہا جیادہم قلہا بد النعم ونصر الذین

اسکے مولف کو اللہ صاحب مسلمانوں کی طرف سے جزا بخیر دے گا کیونکہ اسنی مسلمانوں کو دلون میں نعمت اور نصرت میں کہ

بما احکمہ من محکم هذا التالیف الذی علی تزییف مقالة الخصم حکم و سأل

ماریہ نادی بن سس کہ اس تالیف کو محکم دلائل سے ایسا مضبوط کیا ہے کہی خاصہ کی قول کی تضعیف پر حاکم سے اور اللہ سے سوال

اللہ تعالیٰ ان یعیننا من الزیغ والضلال وان یسیرنا بطریق الایمۃ

کہ ہم کو گمراہی سے باز رکھے اور ہم کو ائمہ اہل کمال کی راہ چلا دے

اهل الکمال واللہ الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب کتبه الراجع عفواریہ

اور ان توفیق دینی والا ہی صواب اور اسکی طرف بازگشت اور پھر نہا ہی اسکو امیدوار بخشش

ذوالجلال عبدالرحمن بن عثمان جمال المدینس بالمسجد الحرام غفرلہ ولہ و

ذوالجلال عبدالرحمن بن عثمان جمال مدینس

لوالدیہ واحسن الیہما ولیہ

اور اسکی والدین کی مغفرت کری اور انکا اور اوکا بھلا کری

الحمد لله الذی شرح صدورنا بالاسلام وطرح عنا ابلہ استغفار

تمام حمد و ثنا اسکی جسے پکار سینگے اسلام سے نورانی گئے اور جسے استغفار کرنے سے

اعتناء الا نائم والصلوة والسلام علی سیدنا محمد والمظل بالعموم وعلی

گناہوں کی کو دور کر دی اور سلام ہے ہر مسیور پر جکا نام محمد بن حنیر کا سایہ ہوا اذر او کی

عبدالرحمن بن عثمان جمال

جو مسجد حرام میں مدرسین لکھا اللہ اسکی اور

اللہ

إِلَهُ وَاصْبِرْ إِلَيْهِ الْكِرَامَ مَا بَعْدَ فَقَدْ أَطْلَمْتَ عَلَى هَذِهِ الرِّسَالَةِ وَمَا جَابِلُهُ

اور ان اصحاب پر بہر بعد اسکی نینک میں اس سال پر اور بلکہ سرام یعنی مکہ کے مہینوں کے جوائت سے مطلع ہوا

مَفَاتِيحِ لِبَلَدِ الْحَرَمِ وَفَوْقَتْ عَلَى الْفِظِ الْجَزَلِ وَالْقَوْلِ الْفُضِيلِ وَسَرِحَتْ

سو میں اسکی عمدہ عبارت اور قول فیضیل سے واقف ہوا اور اپنی انہوں سے

طَرَفِي فِي رَوْضَةٍ سَقَاهَا وَابِلٌ لَا دِيْلَاطِلُ السَّحَابِ فَوَجَدْتَهُ الصُّوْبَا

اوس باغ میں میری جو ادب کی بارش سے سیرا ہوا ہے ابر کی شبنم سے نہیں سوا کو زمین ایسا صواب یا

الَّذِي يَجِبُ الرَّجُوعُ إِلَيْهِ وَالتَّحْقِيقُ الَّذِي يَنْبَغِ التَّعَوُّلُ عَلَيْهِ إِذَا انْضَمَّ

جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق باقی جس پر ہر دو سہم تراوا ہے جب مواظب ہوں

الصُّوْبَا فَلَإِنَّ دَعَا فَنَاكَ كَمَا ذَمَّتْ الصُّوْبَا وَوَجَدْتَهُ عَلَى الْحَقَائِقِ بَرْدًا

ہو چکے تو اسکو مت چھوڑ کیونکہ توجہ صواب کو چلیگا اوسکی خشکی دانتوں پر باروی گا

كَبْرُ الْمَلِكِ حِينَ صَفَا وَطَابَ ۚ وَلَيْسَ بِحَاكِمٍ مِمَّنْ يَبَالِي ۚ الْخَطَاةَ وَالْحُكْمَ

جیسے خشکی پانی کی جھان اور پاکیزہ ہوتا، اور وہ حاکم نہیں ہے جو اسی بڑا نہ کری آیا حکومت میں خطا کی

أَوْ صَابًا ۚ فَحَسْبُ اللَّهِ خَيْرَ الْجَمِيعِ شُكْرُ مَنْهُمُ السَّعْيِ وَالصَّبْرُ وَالْيَدْرُومُ

یا صواب کیا ہے سو اللہ کو سب کے طرف سے جزا خیر ہی اوس ہی اور صبر و سعی پر شکر کری اور اوسکی

الَّذِينَ وَهَدَى اللَّهُ سُبُلَهُمْ لِقَاءِ أَلْفَيَا سَيِّدٍ مِّنْ لَّدُنْكَ يَا مَلِكُ الْمَلِكِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

سبب سے ہدایت نامہ اور مسلمانوں کو بہ چکر کرے کہو خلق میں سے بڑی حاجت مند مالک الملک عبد الرحمن

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ اللَّهُ عَشْرَةَ وَعَشْرِينَ زَلَّةً وَوَالِدًا

یا خداوند مہربان سے کہ میں نے کہا کہ اللہ کی تشریح صاف کری اور اسکی اسکا اور اسکا

وَمَشَاهِدًا وَالْمُسْلِمِينَ ۚ (عبد الرحمن بن حامد)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الصُّوَرِ بِحَسْبِ هَذَا الْعَصْرِ تَقْلِيدِ

اے صواب کی ہدایت اس زمانہ میں تقلید

وَأَحَدٌ مِنَ الْأُمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فِي فُرُوعِ الدِّينِ لِأَنَّهُ لَا يُوجَدُ مِنْهَا فِي أَهْلِهَا إِلَّا الْجَهْدُ

کے ایک کی چاروں ائمہ میں سے فروع دین میں واجب ہے اسلی کہ ایسا شخص جو مطلق اجتہاد کا اہل

الْمَطْلُوقِ وَالْجَبَالِ السَّيْطِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ لَمَّا ادَّعَى الْجَهْدَ لِلْمَطْلُوقِ نَارِعَهُ أَهْلُ

نہیں پایا جاتا کیونکہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مطلق اجتہاد کا دعوہ کیا تو اس میں عداوت کو گونج اڑی

عَصْرًا وَقَالُوا لِمَ كُنْتَ فَجَّهًا لِاجْتِهَادٍ مُطْلَقًا فَخَرَجَ لَنَا آيَةٌ فِي حَرَمِ مَا كَانَ

اور اوسے کہا اگر تو مطلق مجتہد ہے تو ہمارے لئے کسے علم میں ایک آیت نکال دی جیسے

الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَخْرِجُ فِتْعَةً لَمْ يَخْرِجْ مَعَهُ طَوْلِيغًا وَعَلَيْهَا قَامَ

امام شافعی رضی اللہ عنہ نکال دیا کرتے تھے سوا اسنے باوجود قدرت کامل اور بلندی مرتبہ

وَنَشْرَ شَرِيعَةٍ وَقَالَ ابْنُ مَشْعُورٍ مَا هُوَ كَهَمِّ فَإِذَا نَارَعُوا حَافِظَ عَصْرِهِ فُزَّكَ

بیت و عمل کیا اور کہا ہم کو اس سے زیادہ ضرور لگ ہی میں جب ان کو گونجی عہد کا حافظ اجنبی اور

فَمَا بَالُكَ بِهَذَا الْجَوْلِ الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى

تذرا کہ ہوتا ہے جھکنا اس حال گروہ میں کیا خیال ہے جو کہ کتاب اور حدیث نبوی صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثِهِمْ وَهُمْ أَوْلِيَاكَ لَيْسَ بِهِمْ ذَا لِحْزَمٍ وَمِنْ خَلْقِ

اللہ علیہ وسلم اور حدیثہم و ہم اولیاءک لیس بہم ذالِحزم ومن خلق

وَعَلَيْهِمْ غَضِبَ الْخَلْقُ وَهُمْ كَلَابُ أَهْلِ النَّارِ فِي الصَّحِيحِ الْمَشْتَرِكِ وَالْحَقُّ

اور انہیں غصہ اور ہر لوگ دوزخی تھے میں صحیح حدیث صحیح مختار میں آیا ہے اور نہ طاعت

تقلید میں

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ إِذَا عَلِمْتَ ذَلِكَ تَعَلَّمْ أَنَّ مَا جَاءَكَ مِنْهُ هُوَ كَلِمَةٌ

پہر ناکٹا ہونی نہ طاقت عباد کی مگر اللہ بزرگ ہی جب تو یہ سمجھ جائے کہ جو بیان علماء کا ہے

الْعَمَلُ مِنْ تَأْسِيدِهِ فِي هَذِهِ الرَّسَالَةِ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي يَجِبُ الْمَصِيرَ إِلَيْهِ وَالصَّوَابَ

یعنی تا یہ مضمون رسالہ کی وہ ایسا ہی حق ہی کہ اس کی طرف پہر نا واجب ہے اور ایسا سوا

الَّذِي لَا يُعُولُ فِي الشُّكْرِ إِلَّا عَلَيْهِ وَعَلَى وَكَلِمَةَ الْأُمُورِ صَنِ اللَّهُ تَعَالَى وَالنَّوَابِغُ

کہ شکلات میں بجز اس کے کہیں بہر سا نہیں اور ممکن شرح کو خدا اور ہمارا ثواب دو بند کرے

لَهُمُ الصَّوَابُ وَالْأَجْرُ لَنْ يَقْعُومَ مِنْ خَالَفَ فِي هَذِهِ الرَّسَالَةِ الْمُؤَيَّدَةَ بِنُورِ

لازم ہے کہ جڑہ اول کہا رُو الین جو شخص اس رسالہ کی کہ نور برمان سے مؤید ہے

الْبُرْهَانِ الْمُؤَيَّدَةِ بِقَوَاعِجِ الْحُجُجِ وَالتَّبَيُّانِ فَإِنْ يُضْطَرُّ وَأَهْلُ الْمَلْحَدِينَ

اور نطق دلائل اور بیان سے مقوی ہے مخالفت کرے اور اس گروہ محمدین کو

الْمُخَارِجِينَ عَنِ الْجَادَةِ إِلَى الْأَعْوَجِ الْمُبِينِ أَنْ يَمْنَعُوا أَنْ يَتَعَوَّضُوا بِمَخَالَفَتِهِمَا

جوراء ستقیم سے نکل کر ظاہر کی میں بڑے تین لاجہا کر دی اور او کو روک دین کہ بر خلاف

فِي هَذِهِ الرَّسَالَةِ أَوْ يَنْطَفِئُوا بِكَلِمَةٍ مَرَكٍ لِأَهْلِ الزُّبَيْحِ وَالصَّلَاةِ حَتَّى

اس رسالہ کے کہ بارین یا اہل زبیح اور ضلال کے سے بات نہ سے لکھ لیں بیان تک

يَدْخُلُوا فِي عَمْرٍوعَمَّا عَلَيْهِ جَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ انْصَحَ الْحَقُّوَانُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

راہ جمیع مسلمانوں کی اخبار کریں اور بیشک حق ظاہر اور روشن ہو چکا ہے اور حمد ہے اللہ رب

الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

العالمین کے اور رود اللہ کی جاوے سردار محمد خاتم الانبیاء اور مرسلین پر اور حمد ہے اللہ رب

العالمين وسبحان ربك رب العرش العظيم و سلام على المرسلين والحمد لله

اور صحیحی اللہ

اصحاب کے اور باکی کر سنا نبی رب عزت والی کے اون و صفا زید سے جو بیان کرتی ہیں اور سلام ہو جو مسلمان

رب العالمين قاله بقره و رسمه بقره اسير الزلازل و المساكين احمد بن محمد

العالمين کے بہت تقریر زبانی اور تحریری مبتلا فقرت اور گناہ احمد بن محمد

السيد عبد الرحمن النجراوي (احمد النجراوي) بسم الله الرحمن الرحيم

عبد الرحمن النجراوی کی ہے

سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا حمدك يا من وفقتنا لاتباع

توبہ باکی کرتے ہیں تاکہ کچھ علم نہیں سوا اوس کے جو تو نے مجھ کو دیا مجھ کو حمد ہے ای وہ وہ کہ ہو اللہ مجتہدین کی

تجهود الامة وشكرالك بان جعلتنا من الفرقة الناجية من هذه الامة

اتباع کی توفیق دی اور تیرا شکر ہے کہ ہو اس امت کی فرقہ ناجیہ میں داخل کیا

وصلوة وسلاما على من ارسلته رحمة للعالمين وعلى اهل بيته

اور درود اور سلام اوس پر جس کو تو نے بھیجتے رحمت عالم کے پہنچا اور اوس کی آل اور اصحاب پر

الامة الذين آمنوا بعد فقد تأملت هذه الرسالة معما اشملت عليه من

جو دین کے امام ہیں بعد اوس کے میں نے اس رسالہ کو معہ جواب سوال کے

السؤال والجواب وماذا اريد عن وزيد من المحاوراة والخطاب ووقف

جو اس میں ہے خوب غور سے دیکھا اور جو کہ عمر و اوزید میں محاورہ اور خطاب واقع ہوا اور جو جو

على اجاب بل هو بينا العلماء الكرام وائمة الدين و السلام بئذ الله

جواب ہمارے مولا اور دین اسلام کے بزرگ اماموں کہ شریف نے دی ہیں

الحَرَامِ فَوَجَدْتَهُ الْحَقَّ الَّذِي لَا يَعُولُ إِلَّا عَلَيْهِ وَالصَّحِيحَ الَّذِي لَا يَحِيدُ

حکوم کے سو میں نے وہی ایسا حق پایا کہ اوس پر بہرہ رسا اور ایسے صحیح ہیں کہ اوس سے

عَنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ فَمِنْ عِنْدِ الْجَمْعِ عَلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَهْلِيَّةٌ لِاجْتِهَادِ

اور طرف نجات نہیں ہے۔ سو جمہور کے نزدیک یہی جواب واجب ہے کہ جبکہ اجتہاد

الْمَطْلُوقِ تَقْلِيدٌ وَاحِدٌ مِنَ الْأَرْبَعَةِ فِي الْأَحْكَامِ الْفُرْعِيَّةِ يُخْرَجُ مِنْ عَهْدَةِ

مطلق کی لیاقت نہیں ہے اوسکو احکام فرعی بن جاردون میں سے کسی ایک کی تقلید

التَّكْلِيفِ بِتَقْلِيدِ أَيُّهِمْ شَاءَ فَأَضْلَاكُنَّ أَوْ مَفْضُولِكُنَّ أَوْ كَانِ مِثْلًا

کے ایک کی تقلید میں کسے کے ذرا بھی بری جاتا ہے غالب ہو یا مغلوب زندہ ہو یا مردہ

بِتَقَاءِ قَوْلِهِ لَا زَالَةَ الْمَذَاهِبُ تَمُوتُ بِمَوْتِ أَصْحَابِهَا كَمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ

اُسے مردہ کا قول بانی رہتا ہی کیونکہ مذہب ال کے مرنے سے مذہب نہیں مر جاتا چنانچہ امام شافعی فرماتا ہیں

وَالْأَصْلُ فِي هَذَا قَوْلُهُ تَعَالَى فَاسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَأَوْجِبُ

اور سزا کے یہ آیت ہی پس جو چہ لو یاد رکھنی والی سے اگر تم نہیں جانتی البتہ

السُّؤَالِ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْلَمْ فِذَلِكَ التَّقْلِيدُ لِلْعَلَمِ ثُمَّ لَا بَدَّ مِنْ كَوْنِهِ بِعَقْدِ ذَلِكَ

ان جان کیوں سلی جو چہ لینا اور یہی عالم کی تقلید ہے بہر ضرورتی کہ وہ شخص اس

الْمَذْهَبِ أَرَحَّ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ مَسَاوِيًا لَهُ وَإِنْ كَانَ فِي تَفْسِيرِ الْأَمْرِ مَرَجُوحٌ أَوْ قَدْ انْعَقَدَ

مذہب کو اور بہتر غالب یا کہ برابر جانتا ہو اگر جہود میں وہ مغلوب ہو اور اگر ایک

الْإِجْمَاعِ عَلَى مَنْ قَدَّ فِي الْمَرْوَعِ وَمَسَائِلُ الْاجْتِهَادِ وَاحِدٌ مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ

اجماع منعقد ہو چکا ہی کہ جو شخص فرغ اور اجتہاد کی مسائل میں جاردون میں سے کسی ایک کی

بَعْدَ تَحْقِيقِ مَذْهَبِهِ تَبَوُّؤُ الشَّرْطِ وَالتَّقِيَّةَ الْمَوَاجِزِ بِرِيٍّ مِنْ عَهْدِ الْكَلِيفِ

مذہب کے ضبط مذہب سے برعایت شروط اور استقامت موانع تقلید اختیار کری تو وہ آئین تقلید میں

فِي مَا قَدْ فِيهِ وَالْاجْتِهَادَ الْمَطْلُوقَ قَدْ انْقَطَعَ مِنْ جِوَالِثِ الْغَرَائِبِ وَادْعَى الْجَلَالَ

اور اجتہاد مطلق تین سو برس سے منقطع ہو چکا ہے اور جلال الدین

السِّيُقُوفِيَّ بَقَاءَهُ إِلَى اخِرِ الزَّمَانِ مُسْتَدْرِكًا لِمَا بَيَّعَتْهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ كُلِّ

سیوقونی دعوی کیا تھا کہ اجتہاد آخر زمانے تک باقی رہے گا اس حدیث سے استدلال کر کے اللہ کا ہر صیغہ

مِائَةِ سَنَةٍ مِنْ بَعْدِ دُخُولِ الْأُمَّةِ أَمْرٌ مِنْهَا وَمُنْعٌ أَوْ اسْتِدْلَالٌ بِأَنَّ الْمُرَادَ

سکر ہر ایسا شخص پیدا کرتا ہی کہ اس کے امور دینی کو نسبی کر دیتا ہی اور اس استدلال کو منع کیا

بِمَنْ يَجِدُ أَمْرًا لِلَّذِينَ يَمُرُّ الشَّرَائِعَ وَالْأَحْكَامَ الْمُتَّجِدَةَ الْمَطْلُوقَةَ وَقَدْ

کہ مجتہدین ہی مراد وہ شخص ہے کہ شرائع اور احکام کو قائم کر دی مجتہب مطلق مراد نہیں ہے

لِاخْتِصَارِ التَّقْلِيدِ وَالْإِنْعَادِ تَلَدًا فِي زَمَانِهِمْ وَتَفْهِيمًا وَتَهْدِيَةً بِخِلَافِ

اور تقلید جبار اماموں میں مختصر ہو چکی ہی اس لیے کہ ان کا مذہب مددوں و شرح اور مہذب سے بخلاف

مِذَاهِبِهِمْ وَرَدَّ عَمَّا غَيْرِ هَذَا فَوْضَالٌ مُضِلٌّ قَدْ اسْتَهْوَاهُ الشَّيْطَانُ

اور وہ کج مذاہب کے اور جو شخص انکی سواد عمو کری تو وہ خود گمراہ اور گمراہ کرنیوالا ہی او کو شیطان نے ہوا

وَبَاءَ بِالْحَرَمِ وَالْخُسْرَانِ نَسَأَلُ اللَّهَ لَعَانَ يَثْبُتُنَا عَلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ وَأَرْبَعِينَ

اور محرومی اور ٹوٹا لیکر مٹا ہم اللہ کا سی سوال کرتے ہیں کہ مجتہدین تو ہم پر ثابت رہی اور

الضَّرْطِ لِلتَّقِيَّةِ إِنَّهُ وَوَأَذَلَّ الْقَادِرُ عَلَيْهِ وَلَا مَرْنَهُ وَالْيَهُ وَحَسْبُنَا اللَّهُ

سید ہمارا ستہ مددیت کرے شکیں ہ اسکا والی ہی اور سب سے فادری اور امر کی طرف سے اور اس سے ہی طرف

مذہب سے

تین مضائقہ

مذہب سے

وَبِعَمَلِ الْوَكِيلِ وَالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلِّ اللَّهُمَّ عَلَى سَيِّدِ

اور اہل وکیل اور ہین مدد اور قوت مگر سائتہ اللہ بلند بزرگی کے درود ہی خدا اور پر سید

الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَىٰ كُلِّ صَاحِبٍ مِنْهُمْ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا قَالَهُ

المرسلین اور خاتم النبیین کے اور اوپر کل آل اور اصحاب اونکے کے اور سلام بھیج کہا اسکو

بِلِسَانِهِ وَكُتِبَ بِبَنَانِهِ أَسِيدُ دُنْيَا فُقِيرٌ رَحْمَةً رَبِّهِ مُصْطَفَىٰ بِنَجْمِ الْعَرَفِيِّ

اپنی زبان سے اور لکھا اپنی قلم سے گنہگار فقیر رحمت پروردگار مصطفیٰ بن محمد العرفی

أَحْمَدُ الْمَدِينِيُّ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَأَمَّا مِنْ جِزْرِ الْعَفْوَ وَنُصْرًا

مدرس مکہ شریف نے بخشے اللہ گناہ اس کے اور دے ہو وی دیا وغیرین

رَبِّ دُرِّي عَلِيًّا حَمْدُكَ يَا مَنْ وَفَّقْتَنَا وَهَدَيْتَنَا لِلصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ

الہی مجھ کو علم زیادہ ہے جو محمد ای ہدایت کے ہو تو فریق ہی اور ہدایت کا راہ بتایا اور درود اور سلام

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَوَجَدَ هَذِهِ الرِّسَالَةَ فِي بَيْتِ

ہمارے سردار محمد پر اور آل اور اصحاب اسکے بعد میں میں اس رسالہ کو نا در تر تحقیق میں پایا

تَحْقِيقًا وَمَا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ مِنْ سَوَالِ عَمْرٍو وَجَوَابِ زَيْدِ الدَّقِيقِ وَأَجَازِ مَفَا

اور اسکے مضامین عمرو اور زید کے سوا بجا بہت دقیق اور جو جواب کہ مکہ کے مفتیوں

الْإِسْلَامِ فِي الْمَبْدِ الْأَحْمَدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجِيبِ الْعَمَلِ وَالرَّجُوعِ إِلَيْهِ فَيَتَعَيَّنُ فِي

اسلام نے دیا ہی وہی معتد ہے سوا ہی بہ عمل واجب ہے اور ادھی طرف رجوع ہی پس

هَذَا الزَّمَانِ تَقْلِيدًا لِحَمْدِ الْأَعْلَامِ فِي مَرْوَعِ الدِّيرِ قَبْلَ تَحْقِيقِ رَبِّ

اس زمانہ میں تقلید کسی ایک کے ان بزرگ اماموں میں سے فروغ دینی میں متعین ہے جیسے اس سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دور دوم

المنزلة اعلام ولا يغتر بها الجاهل للثامه نعم من فرقا به الزمان

جو وقت کا بغیر کسی اور کوئی مسکروہ ناکس جاہلون سے ہو کہ نہ کہا وی اسے کہ یہ گدھی میں کئی گون میں باگ ہے

فیب علی ولاة الامر عن ابيهم ومعه وتبليهم كيلا يتبعهم جهلة اهل

اب حاكون پر انکی نعمت پر اور بیخ کنے اور شکنجہ کرنا واجب تاکہ جہال اہل حق کی

الحق بعد ظهور الصوابك الفلق فنسأل الله تعان ان يوقفنا العین الهدية وينقذنا

جب کہ صواب نند صبح کی روشن ہو چکا انکی تابع ہو جاویں ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ جو صواب ہدای تو فرما

من الواقع في الغواية اللهم اهد هؤلاء العلماء المتصددين في هذه الشبهة

اور کجی میں چلنے سے بچاوی انہی ان علماء کو ہدایت کر کہ جہالت میں کی ترویج کے درجے میں

الصادرة من هؤلاء الملحدين يا رب العالمين وصل على سيدنا محمد وعلى آله

ان محمد لوگون سے صادر ہوا آمین یا رب العالمین اور دو دو ہمار سوار محمد پر اور انکی آل

واصحابنا الكثر في ذلك الفقير الذي عمر بركات الشافعي البقاع على محلته

اور اصحاب پر بہ لکھا ہوا فقیر اسے عمر بركات شافعی بقاعے کا جو

عمر بركات
بقاعے کا جو

في الحرم الملكي الشريف عند غفرله ولوالديه وجميع المسلمين آمين

مکہ شریف کی حرم کا ایک درس ہے اس میں اس قدر گزر کر سے اور اسکو غنیمت اور اسکا باب کہ اور تمام مسلمانوں کو

الحمد لله الذي قومي شريعتي سيد المرسلين بعلم الراسخين لعالمين واسأله

تمام حمد اللہ کو جس نے سید المرسلین کی شریعت کو علماء راسخین اور عالمین سے فرمایا کیا اور

تقم للعائدين الذين نجاه سيد المرسلين صلى الله عليه وعلى آله وصحبه

یہی اس سوال کرتا ہوں کہ دین کی معاذین کی سید المرسلین صلعم کے برکت سے جڑ اور پھار اور وہ بھی انکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللهم

إلى يوم الدين أما بعد فلما تفكرت بالذي جرى بالسؤال والجواب فلهذه

روز قیامت تک بعد اسکے جبکہ میں نے اس رسالہ کے سوال و جواب میں فکر کیا تو بہرہ

از رسالہ تیقنت بان الواجب علی علماء الاسلام ان یذابوا عن شرع سید

یعنی ہوا کہ علماء اسلام پر بہرہ واجب ہے کہ سید الانام سے اسوہ و اگر وہ سلم کی شریعت

الانام شبہوا اهل الزیغ والضلالہ ثم تلمت ما اتوا منی ولقد استن

اہل زیغ اور ضلال کے شبہات کو دور کریں یہ میں نے مفتیوں اور مسجد الحرام کے مدرسین

بالمسجد الحرام علیٰ جماعتهم صوابا یفرحون بہ المسلمون کالبیان وحکم

فتوے تامل سے دیکھے سو میں نے اوسکے جواب باصواب بائی اس حدیث کی موافق مسلمان ناسخ بنیادی

القرآن الذی یرید بہ الحلال والحرام فایدہم اللہ بالنصر والظفر علی کل من یرید

قرآن کے موافق حسین حلال اور حرام ظاہر کر دیا ہے بس اللہ تمکا نصر اور ظفر سے اوس پر

التغییر یحیی عقل یدیر سید البشر یجعل لہ اهل البدع والضلال فی

سید البشر کے دین کو اپنے عقل ناکارہ ہی تغیر دینی جلا ہے اوسکے تائید کری اور اہل بدعت اور ضلال کو

السقر یرحب اللہ علیہ الذین الی یوم الدین فی اعلیٰ علیہم بحاجہ من کان

دو ذمہ میں طے اور علماء دین کو قیامت کے روز اسے علیہم من فراسہ شبہ اوس شخص کو

شاو و شاہ جبریل الامین صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الانبیاء والمرسلین

جسکا جبریل امین خادم ہے درود بھیجے اللہ اور سلام اور سیر اور تمام انبیاء اور مرسلین پر

وعلیٰ کل صحابۃ اجمعین آمین یا رب العالمین قالہ العبد الجار وکتب

اور ہر ایک کے نام اہل اور اصحاب پر آمین یا رب العالمین یہ تقریر بندہ گنہگار کے اور اوس

بِسْمِ الْفَارُوقِ النَّاسِي الْمُنْتَقِي وَالْمَلِكِ الْمَشْرِفِ الْفَارُوقِ حَقِّ الْعِبَادِ الرَّحْمَنِ الْعَفْوِ

بِسْمِ دَسْتِ فَاوِي سَمِي كَثِيرِ النَّاسِ سَمِي خَيْرِ مَوْلَى شَرَفِ مَعْنَى فَاوِي سَمِي نَسَبِ كَيْفَا جَانَا هِي مَعْنَى الْعَبْدِ الْمُسْتَعِينِ وَالْمَعْفُو

مِنْ رَبِّ الْعِبَادِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرَادُ أَصْغَفِ الْمَدْرَسِيِّنَ سِبْطِ اللَّهِ الْكَامِلِينَ

رب العباد کا عبد الرحمن ابن محمد مراد اصغف للمدرسين مکہ شریفین

عبد الرحمن
بن محمد مراد

عَفْوُ اللَّهِ عَنْهُ وَعَزُّو الدِّيَةَ وَجَمِيعِ الْمَسَائِلِ اٰمِيْنَ

درگذر کرے اللہ اور اسکے باپ سے اور تمام مسلمانوں سے آمین

مَا أَحَابَ لِي مِمَّا لَيْسَ الْكَرَامُ مِنْ لِفَاتِي وَالْعُلَمَاءِ الْعُظْمَاءِ الْمُقِيمِينَ بِسْمِ اللَّهِ

جو کہ تمہارے بزرگ صاحبوں مہفتیوں اور بزرگ علما ہوں جو کہ شریفین میں مقیم ہیں جناب ویا ہے

اَسْرَامُ هُوَ كَرِيْمٌ بِالْقَبُولِ (رحمت اللہ علیہ) مَوْهَبٌ عَلَى الْمَدِينَةِ لِلنَّبِيِّ الْمُبْرَكِ

بہتر ہی قبولیت کی لائق ہے ہیرین مدینہ منورہ کے علامہ کے

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى قَدْرِ الْأَمْرِ مَكَارِمِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الدُّعْدَانِ

حمد اللہ کو ہے بقدر طاقت اور درود اور سلام ہمارے سردار محمد جو سردار اولاد عدنان کا ہے

وَبَعْدُ فَأَقُولُ لِلَّهِ الْمُصْتَعَانَ عَلَى أَنْ ذَكَرَهُ زَيْدٌ هُوَ الْقَوْلُ لِسَيِّدِنَا وَالْعَمَلُ بِهِ

اور بعد اسکے میں کہتا ہوں اور اللہ مددگار ہے کہ جو زید نے ذکر کیا ہے قول حکم وہ ہے اور اس پر عمل کرنا

هُوَ الْفِعْلُ الْحَمْدُ لِأَنَّهَا الْحَقُّ الَّذِي لَا رَيْبَ فِيهِ لَوْ جُودَ التَّقْلِيدُ وَحَدِيثُ الْأَعْرَابِ

وہ ہے عمل پسندیدہ ہے اس لئے کہ وہ حق ہی اور سچ ہے کیونکہ تقلید کسی ایک جباروں امام

الْبَحْتِ بِذِي الْأَقْبَامِ وَالْأَوْلَادِ لَهُ وَبَيْنَمَا عَمَّ وَتَبَّتْ عَرَبُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

پسند میں ہی وہ ہے اسلی کہ اوہوں نے دلائل کو سبھا اور جو کہ سید المرسلین سے صحیح اور ثابت ہی بنا رکھا

وَهُنَّ بَاهِيَتَانِ يَلْتَقِيَانِ بِهِنَّ عِبَارَاتُ أُجْرَارِي فَضْلُهُمْ فِي مَضْمُونِهِ وَأَنَّ اجْتِهَادَ قَدْرٍ لَيْسَ

اور افسوس افسوس کہ او سیر عیار بیے یا اول کا فضل میدان میں مقابلہ کیا جاو اور اس کے بعد اجتہاد کا دروازہ

بَابُهُ مِنْ بَعْضِهِمْ وَمَا دَعَى أَنْ لَهُ قَدْرُهُ عَلَى ذَلِكَ وَيَعْمَلُ خِلَافَ الْمَنْصُورِ عَلَيْهِ عَنِ

بند ہو گیا اور جو شخص دعوی کرے کہ میں اس پر قدرت کہتا ہوں اور صاحب مذہب کے قول سے ہرگز

صَاحِبِ الدِّينِ فَلَا جَعْرَةَ بِاجْتِهَادِهِ وَقَوْلُهُ مُرْدُودٌ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ وَأَقْدَمَهُ عَلَى

عمل کرے تو اس کے اجتہاد کا کہہ مہربان نہیں اس کا قول مردود ہے اور سیر عمل نہیں ہے اور کیا ایسا ہو

ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى سَخَاةِ عَقْلِهِ وَاللَّهُ سَخِيحٌ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ وَالْفَقِيرُ الْيَهُودِيُّ عَرِيسَانُ

اس کے یہ دعویٰ کی دلیل ہے اور اللہ سجاوت سے دانا تر ہے اور سکو جب مندور گاہ اللہ

مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى الْيَاسِ مُقَرَّبًا إِلَى الْمَدِينَةِ الْمَنُورَةِ سَرَابِقًا

محمد مصطفیٰ الیاس

محمد مصطفیٰ الیاس نے جو مدینہ منورہ میں پہلے مفتی تھا لکھا ہے

مَا قَالَ زَيْدٌ فَهُوَ حُرٌّ وَالْإِتْبَاعُ بِهِ أَحْرَقُوا الْفَقِيرَ الْأَعْرَبَ بِهِ الْقَدِيرُ

جو کہ زید کہتا ہے یہ حق ہے اور اس کا اتباع سزاوار تر اسکو حاجت مند نفاہ الہی

لِضَيْبِ زَادَةَ السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ جَلَّالِ الدِّينِ الْقَاضِيِ بِالْمَدِينَةِ الْمَنُورَةِ عَلَى سَائِرِ كُنْهَاتِهَا

ضییب زادہ سید محمد جلال الدین نے جو مدینہ منورہ کا قاضی ہی لکھا وہاں کے

أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالْحَيَّةِ غَيْرَ لَهَا

محمد جلال الدین

اقول وانا الفقير

افضل صلوة اور حید ہے میں کہتا ہوں اور میں حاجت مند

وَاللَّهُ تَعَالَى عَبْدُ الْجَبَّارِ مَلِكُ النَّقْشَبَنْدِيِّ بَانَ عَلَمًا نَبَا الْخَنَابِلَةَ نَضْوًا عَلَى مَجْرِبِ

اللہ تعالیٰ کا عبد الجبار نقشبندی کہ ہمارے علمائے حنبلیہ صاف کہہ چکے ہیں

<p>عبد الجبار الذی اقولہ</p>	<p>عبد الجبار الذی اقولہ</p>	<p>تقلید احمدیہ اربعہ فقط واللہ اعلم کہ تقلید کسی ایک کی جاوے اور اس میں اجنبی اور اہل دانا نہ ہے</p>
<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>واذین اللہ تعالیٰ ان مقالہ زید ہو الخ المبین اور ساتھ لکھا ہوں کہ زید کہتا ہے وہی حق ظاہر ہے اور مومنین کا راستہ اور ایسا سوا ہے</p>
<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>یوحی الیہ فی القراءۃ الشقیقہ مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>
<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>السید جعفر ابن السید اسماعیل البرزنجی مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>
<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>وللسید امین مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>
<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>الرو سکونی المدنی مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>
<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>اقل من یخدم العلم بحرم خیر الخ مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>
<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>عفی عنہ مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>
<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>	<p>والمدنی محمد بن مفتی محمد امین جو کہ برکتنا ہوں</p>

درود

سید

السيد ظاهر الوترى خادم طلبة العلم بالسيد الشريف لنبوة الله عليه وسلم
سيد ظاهر وترى خادم طلاب محمد شريف نبوى كا الله اوسكا وال ہے

الفقيه المولى المتوكل عليه عبد الحكيم بن المرحوم عبد السلام برادة خادم
صاحب مندا بنى مولا كا بهر وسكر نوالا او سپر عبد الحكيم

السيد الشريف بطيبيه كا فكا الله له
السعادة عبد الحكيم بن المرحوم عبد السلام خادم

علم شريف كا عيونه بن السدا و كا كا فى ہے
محمد السدا كوى اور درود

والسلام على رسول الله وعلى آله ومن تبع هداة وبعد ما قيل في تقليد الامامة
اور سلام اوسكے رسول پر اور اوسكى آل پر اور جو اوسكى ہدایت كا تابع ہو سكے بعد ايشہ مجتہدين

المجتهدين وحماة الدين هو للعول عليه اذلت من الكتاب السنة كتبه شوية
اور دين كى حمايتون تقليد مين جو گفت گوى ہے وہ ہى متمد عليه ہے اور اوسكى لائل قرآن اور حدیث مين پر مشتمل ہوا ہى

من له بصيرة وما ينكره الا من فسد له السيرة وحاض مع الخ اصين
جسكو بينائى ہوا اور اوسكا انكار فرمى كرتا ہى جكى طبيعت مين فساد ہى اور نكر كر نيو اوكى ساتھ كہستہ ہى

مع غايه قصور في تحقيق جزئيات الدين اعتمادا على اوها م عقله القبيحة
باوجود كہ امور دينى كى جزئيات كى تحقيق مين قاصر رہے عقل فبيح كى دہون پر اعتماد كر تا ہے

وتراى اقوال اهل النقول الصحيحة ووجوه القبيحة وهذا شان منكم
اور ناقصان صحيح اور تيز طبيعتون كے اقوال كو چھوڑتا ہے اور بيہ ہى حال ہى جو انہى

عقله القبيح لا اوها م كالتغزل ومن تبعهم الى يوم القيامة والسلام
عقل فبيح كے دہون كو محكم كرے ايشہ فرقة معتزل اور قبايت مين جو اوسكى تابع ہون پر سلام فرمے

عقل فبيح كے دہون كو محكم كرے ايشہ فرقة معتزل اور قبايت مين جو اوسكى تابع ہون پر سلام فرمے

قاله الفتوى بالله الرحمن عبد الله بن السيد محمد راجح لطف الله في

به قول غير النعمه اميدوار عبد الله بن سيد احمد دارين بن لطف الله اميدوار

الدارين

السيد محمد بن سيد احمد المدرس

مواهير العجم

مواهير علماء الهندستان

بسم الله الرحمن الرحيم

ما قاله الزيد من التزام مذهبه معين فهو صحيح لما عليه العلماء ووقع اتفاق

اهل السنة والجماعة على وجوب التزام مذهبه الواحد والله اعلم بالصواب

واليه المرجع والمآب حرره

محمد يونس محسن محمد قطب محمد عبد رب ضياء الدين خواجه

عند اهل السنة والجماعة حرره

فهو الحق الصريح والذي قاله عمر وهو الزعم الصحيح حرره

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي انزل علينا والصلوة على سيدنا محمد

والا فضل خطابا والسلام على ابو حنيفة الفارق عن الخطاء صوابا

اما بعد فاشتب ريد حق الشريعة ليهتدي به عمرو ومر كان

على طرقة الشيعة والله اعلم وعلمه احكم حرره

ما قاله زيد وهو الصواب كما هو مدلول الكتاب والسنة واهل السنة

والجماعة

محرر

وَأَجْمَعَتْ حِرَّةُ مَا حَرَّرَهُ الْحَبِيبُ صَاحِبُ بِنَاءِ عَلَى الزَّوَارِ

محرر
عَلَى عَفْوِ عِنْدِ

الْمَذْكُورَةِ فِي الْجَوَابِ الرَّاقِصِ طَلَعَ الْحَقُّ حَقَّ الطُّلُوعِ

محرر
الْفَقِيهِ

وَسَطَعَ الصِّدْقُ حَقَّ الشُّطُوعِ وَالْحَقُّ أَحَقُّ بِالِاتِّبَاعِ وَأَوْلَى لِأَنَّ الْحَقَّ

يَعْلَمُونَ وَلَا يَعْلى حِرَّةُ قَدْ نَعَقَدَ الْإِجْمَاعَ بِجَسَلِ الْعَمَلِ
مِنَ الْعُلَمَاءِ الْأَعْلَامِ وَالْفَضَلَاءِ الْكِرَامِ وَالْأَوْلِيَاءِ الْعِظَامِ وَصَلَّى إِلَى أَهْلِ
الْإِسْلَامِ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ وَالْمُحَدِّثِينَ وَالْفُقَهَاءِ الْمُتَّقِينَ وَالْمُجْتَهِدِينَ فِي الدِّينِ
بَلْ نَفَقَتِ الْأُمَّةُ الْمَرْجُومَةُ كَأَنَّهُ فِي جَمِيعِ الْأَوْطَانِ وَالْأَوَطَارِ وَالْأَمَكَنَةِ
وَالْأَمْصَارِ وَالْأَرْمَنِهِ وَالْأَعْصَارِ بَعْدَ تَقَرُّرِ الْمَذَاهِبِ عَلَى هَذَا الْأَرِ
أَنَّ يَتَّبِعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَذْهَبًا مَعِينًا بِالْإِحْسَانِ فَمَا مِنْ أَحَدٍ لَا يَتَّبِعُكَ
بِمَذْهَبٍ بَلْ كُلُّهُ إِلَى إِمَامٍ مُعَيَّنٍ يَنْسِبُ كَمَا يَنْسِبُ الْبَنُ إِلَى الْأَبِ فَمَا خَفِيَ
أَوْ سَافِيَ أَوْ مَالَكَ أَوْ حَبَلِي وَبِأَجْمَلِهِ كَيْفَ يَسُوعُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
أَنَّ يَخَالَفَ إِجْمَاعَ عُلَمَاءِ الدِّينِ وَيَتَّبِعَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَذَرُ مَا أُجْمِعَ
عَلَيْهِ فِي هَذَا الزَّمَنِ وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ جِسَامَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنَ حِرَّةِ الْعَبْدِ
الْمَذْنِبِ **محرر** لِأَنَّكَ فِي أَمْرِ التَّقْلِيدِ قَدْ نَفَقْتَ عَلَيْهِ الْأَرَاءَ
وَتَلَقَّاهُ بِالْقَبُولِ الْعَمَلِ وَالصُّلْحِ الْعَمَلِ وَرَأَى ذَلِكَ سَبِيلًا
لَا يُحَدِّدُهُ مُرْشِدًا وَدَلِيلًا حِرَّةِ الْعَبْدِ الْمُعْتَصِمِ بِاللَّهِ **محرر**
لِسَبِّ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَحْدَهُ وَنُصَلِّيَ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ صَحِيحٌ لَا يَأْتِيهِ بَاطِلٌ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عِلْمُهُ بِالصِّبْغِ

محمد عبد الحق

أَحْمَدُ وَأَصْبَحِي وَأَسْلِمُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ قَالَهُ وَ

أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ اَعْلَمُوا بِأَمْعَلِ الْمُسْلِمِينَ أَيُّكُمْ اللَّهُ تَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ

وَاتَّبِعْ رَسُولَهُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ إِنْ مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ الْحَقُّ الصَّرِيحُ وَعَلَيْهِ

أَهْلُ الْحَقِّيقِ وَالْإِنصَابِ وَمَا قَالَهُ عَمْرٌ فَهُوَ الْقَوْلُ الْقَبِيحُ لَا يَحُومُ حَوْلَهُ إِلَّا

محمد عبد الغنى

مَنْ لَهُ الضَّلَالَةُ وَالْإِعْتِسَافُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْقَهَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْهَادِي بِأَقْرَبِ الطَّرِيقِ إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْعِزَّةِ

الْإِكْرَامِ اَعْلَمُوا بِأَمْعَلِ السَّلَامِ إِنْ مَا قَالَهُ زَيْدٌ فَهُوَ مَقْبُولٌ كَمَا الْعَمَلُ بِالْإِعْلَامِ

وَمَا قَالَهُ عَمْرٌ وَغَيْرُ مُسْلِمٍ عِنْدَ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَحْكَمُ

الهي خورشيد

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا الْحَقِيقِيًّا وَلَا يُعَدُّ لَهُ الْحَمْدُ فِي

الْآخِرَةِ وَالْأُولَى وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ الْعَجَبِيِّ وَإِلَيْهِ الَّذِينَ هُمْ بِحُجُومِ الْهَدْيِ

أَمَّا بَعْدُ فَلَا يَخْفَى عَلَى مَنْ أَوْقَى حُطَامِ الْكُتُبِ وَفِي فِطْنَتِهِ الْقَسْرَعِينَ

الْبَابُ بَأَنَّ الْحَقِّيقَ الَّذِي أَفَادَهُ الْوَاقِفُ عَلَى نَحْوِ الْمَقْعُولِ وَالْمَقْعُولِ الْعَرَبِ

بِعَوَامِلِ الْفُرُوعِ وَالْأَصُولِ اَعْرِزْ زَيْدٌ زَيْدٌ فَيُضَدُّ وَعَمَّ إِحْسَانُهُ لَا يَفْسِدُ

عَبْقَرِيٌّ وَلَطِيفٌ يَهْمِي لَا يَحُومُ حَوْلَهُ إِلَّا مَرْتَابٌ بَلْ جُلَّةَ حَقِّ وَصْفِ رَبِّكَ

كَيْفَ وَهُوَ بَدَلُ الْجَوْلِ فِي تَصْحِيحِهِ وَأَعْمَلُ لِهَيْمَةٍ فِي تَشْبِيهِهِ كَمَا مَارَى

نظيرة إلا السجبل وما بصر عبد يله إلا الأحول جعل لله تعالى
سعيه مشكولاً وناليفه عن عين الأغنياء مقتولاً وأما ما جرحه
فكله عمر أوله عز الطائر عاقل وأخره مملو من الباطل والله أعلم بالصواب
وعنده أم الكتاب حرة العبد المعتصم بالله الصمد أبو البركات ركن الدين

محمد بن عبد العزيز بن علي محمد بن علي الواجب على العاصم تقليد
الفقهاء لئلا يكون عاملاً على الأهواء وتقليداً لواحد منهم أقرب إلى
الضبط والبعد عن الخط والله الهادي للرشاد والموفق للسداد حرة
حامداً وشاكراً ومصلياً ومسيماً بطالبان سبيل محمد بن حسن

صواب وارشاد وراغبان طرقي رشاد وصاد واضح وهويدي
ولاح وبديا بادك قول زيد صواب صحيح وحق صريح هت حرره
محمود حبيب احمد على **مواهب علماء پنجاب**

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك
أنت الوهاب إعلموا يا معشر المسلمين وفقنا الله وإياكم لإقتداء
الائمة المحمديين وحفظنا وإياكم عن أهواء المتبرعين إن ما
قاله زيد أحياه الله إسلام كما أحيا سنة أهل الإسلام من جوار
تقليد المجتهد حرمة الخروج من المذاهب الأربعة ووجوب الأخذ
بمذهب معين من المذاهب الأربعة فهو حق حقيق بالقبول مطاوع

لِلْكِتَابِ وَسُنَّةِ الرَّسُولِ الْمَقْبُولِ مَنْعَقِدًا عَلَيْهِ إِجْمَاعُ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ
كَيْفَ لَا وَعَلَيْهِ أَسَاسُ الدِّينِ وَلَا يَرِغَبُ عَنْهُ إِلَّا مَنْ أَخَذَ إِلَهُهُ هُوَ لَا

أَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عَمَلِهِ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ عَنَابًا

قادر بخش

فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ جِبْرَائِيلَ فَلَا تَذَكَّرُ وَجَزَاءُ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا مَا قَالَ زَيْدٌ فَهُوَ حَقِيقٌ بِالْقَبُولِ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْقُولِ وَالْمَنْقُولِ

وَمَا يُتَكْرَرُ إِلَّا الْجَهْلُ وَتَقْوَدُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ الْفَيْسَا وَهِيَ حَسْبُنَا

وَأَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَاللهُ وَأَصْحَابُهُ

عبد الرحمن ملتاني

كتبه

مَا قَالَ زَيْدٌ فَهُوَ الْمَقْبُولُ وَالْمَعْمُولُ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ

وَالْجَمَاعَةِ وَمَا قَالَ عَمْرٌ فَهُوَ مُخَالَفٌ لِلْمَعْقُولِ وَالْمَنْقُولِ كَتَبَهُ خَادِمُ

غلام نبی مٹائی

العلماء

قادر بخش مٹائی

فتح محمد سلیمان پورٹ اردو ملتان

محمد الله على

تَوْفِيْقِهِ وَنَسَأَلَهُ هِدَايَةَ طَرِيقِهِ وَبُضِي عَلَى حَبِيْبِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ أَمَا بَعْدُ فَقَوْلُ زَيْدٍ مُطَابِقٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

وَالْإِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ فَهُوَ حَقِيقٌ بِأَنْ يَسْمَعَ سَمْعَ الْقَبُولِ فَهُوَ مَدِينًا وَهِيَ

ملاخذ بخش مٹائی عفی عنہ

مَشَاخِرًا رِضْوَانِ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ كَتَبَهُ شَهِدْتُ

وَخَتَمْتُ عَلَى أَعْلَمَاءِ الدِّينِ الَّذِينَ زَيْنُوا هَذِهِ الرِّسَالَةَ بِعَلَامَاتِ

اللَّهِ وَمَا هَذِهِ كَلِمَةٌ مَعْرُوفَةٌ أَمَّا زَيْدٌ فَهُوَ كَلِمَةٌ مَعْرُوفَةٌ أَمَّا زَيْدٌ فَهُوَ كَلِمَةٌ مَعْرُوفَةٌ

مَدْعِي زَيْدٌ نَابِتٌ حَرَّرَهُ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ حَرَّرَهُ أَحْمَدُ بْنُ

مَا قَالَ زَيْدٌ هُوَ الْوَالِدُ اسْتَقَرَّ عَلَيْهِ قَوَاعِدُ الْإِسْلَامِ وَتَقَرَّرَ عَلَيْهِ أَرْوَاحُ الْعُلَمَاءِ

الْأَنْامِ وَالَّذِي أَدَّعَاهُ عَمْرٌ وَمَتَمَسَّكَ بِالْكَرِيمَةِ فَهَذَا مَوْلِدٌ مِنْ قَلْبِهِ نَجْوَى

فِي الْأَصُولِ وَكَثْرَةٌ نَجْوَى عَنْ الْحَقِّ الْمَعْقُولِ وَلِنَعْمَ مَا قَالَ بَعْضُ الظُّرَفَاءِ

مِنْ الْعُلَمَاءِ قُرْآنٌ مُجِيدٌ مَالٌ سَخِيٌّ اسْتَنْبَحَ غَيْبِي وَرَكِي بَانَ تَمَسَّكَ تَوَانِدَكَ

وَهَذَا وَاللَّهُ الْعَاصِمُ حَرَّرَهُ **السُّلْطَانُ مُحَمَّدُ بْنُ** مَا قَالَ زَيْدٌ مِنَ الْإِتْبَاعِ وَتَقْلِيدِ

مَدَاهِلِ الْأَرْبَعَةِ وَجَدْنَاهُ حَقًّا مَطَابِقًا لِلْعُقُولِ وَاللُّغُولِ وَمَوْافِقًا

لِلْفُرُوعِ وَالْأَصُولِ وَمَا قَالَ عَمْرٌ مَحَالٌ لِنَا الْجَمَاعِ نَجَانَا اللَّهُ تَعَالَى مِنْ هَذَا

الْإِعْتِقَادِ كَتَبَهُ أَحَقَرُ عِبَادِ اللَّهِ **السُّعَيْبُ بْنُ** **مُحَمَّدُ بْنُ** بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا أَدَّعَاهُ زَيْدٌ فَهُوَ نَابِتٌ بَيِّنَاتٍ فَطَعِيَةٍ وَأَحَادِيثٍ مَشْهُورَةٍ وَاجْمَعِ

أُمَّةٍ وَقِيَّاسِ صَحِيحٍ وَهُوَ مَعْمُولٌ فِي الْأَمْصَارِ وَالْكَنَافِ الْعَالِمِ وَأَطْرَافِهِ فَضِيلٌ

مُجْمَعٌ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَوْلًا وَفِعْلًا طَاهِرًا بَيِّنًا وَمَا قَالَ عَمْرٌ

فَتَسْوِيلَاتٌ نَفْسَانِيَّةٌ وَتَحْيِيلَاتٌ فَلَسْفِيَّةٌ سَبِيهَا نَفْصَانٌ فِي عِلْمِ الْفِقْهِ

مِنْ الْأَصُولِ وَالْفُرُوعِ وَإِعْرَاضٍ عَنِ الطَّرِيقَةِ الْحَقَّةِ حَرَّرَهُ **مُحَمَّدُ**

لَأَشَاطِرُ إِنَّ الْوَاحِبَ عَلَى الْعَامِي تَقْلِيدًا حَذَلًا لِمَا أَرَبَعًا مَرَّمَهُ اللَّهُ

تَعَالَى وَالْتِرَامِ اتِّبَاعِ الْوَاحِدِ مِنْهُمْ أَقْرَبُ إِلَى ضَبْطِ الْأَحْوَالِ وَأَبْعَدُ مِنْ

نَشْتِ الْبِيَالِ وَاللَّهُ هُوَ الْمَوْفِقُ لِلْسُّلْطَانِ حَرَّرَهُ **مُحَمَّدُ بْنُ** مَا أَدَّعَاهُ

من تقليد المعين وغيره فهو حق لتوارث الأئمة إلى هذا الآن على تقليد
الأئمة الأربعة وتقليد المعين لهذا لم يختلطوا المذاهب

تفسير الدين

مأقال زيد

مأقال زيد

مأقال زيد

مأقال زيد

فتح محمد عني

فثابت وحق ومأقال عمرو وهو عمرو زائد خادم العلماء

افتاء العلماء من اهل السنة والجماعة على ما حرره زيد في المتن وهو صحيح

ومصح حرره بعد الحمد لله العلي العظيم والصلوة على رسول الله

النبوي الكريم وعلى آله وصحبه الذين فازوا بفوز العظماء

مأقال زيد وهو الحق الصريح ومأقاله عمرو وهو الباطل القبيح حرره

مأقال زيد

مأقاله زيد فهو حق جزاء الله تعالى مني وعزساير المسلمين لان

العوام في هذا الزمان سقيم لا حظ لهم من العلم قد بلغوا في الجهالة

حتى رغبوا عن تقليد الأئمة إلى حنيفة رجمه الله تعالى ويسمونها الفسهم

موجدين فذلك المحيى قد اثبت التقليد من الكتب المعتمدة فجاء الحق

امام الدين الاموي

امام سجاد شامي

امام سجاد شامي

امام سجاد شامي

امام سجاد شامي

حامدا ومصليا لقد اصاب زيد واجاد وسلك سبيل الرشاد

وكلامه موافق للسنة والكتاب واجمع اولوالالباب جز الله الملك الوهاب

ومخالف ضال ومضل بلا ريب حرره حامدا ومصليا

ومسلياً ما قاله زيد الرشيد فهو مطعون بكلام الملك الكرم المحيى

وموافقاً لحديث النبي العظيم محمد وما قاله عمرو فوق سبيل إلى الطغيان

ويستدل إلى البهتان نعوذ بالله منه والشيطان بمبايعته الأمام الشجاع حرره ميرزا محمد

بصاحب در المختار ودر المختار وشيخ ابن همام ودر تحريلاصول وشيخ ابن صاحب الكل ودر مختارصول وغيرهم كفتة

ان الرجوع بعد العمل ممنوع بالانفاق وصاحب بحر النور رسائل زينية كفته فوجب علم مقلد

الرجيفة العمل ولا يجوز له العمل بقول غيره كما نقل الشيخ فاسهم في تصحيحه عن جميع

الأصوليين انه لا يصح الرجوع عن التقليد بعد العمل بالانفاق حرره حسن شاه طابوا

بايد دانست كفتة معينات بالاجماع ومخالف في ضلال مبتدع است حرره شهاب الدين طابوا

ما حرره المحيب المحيب في تقليد الامام الواحد الا في الاربعة فهو مطابق

بالكتاب والسنة وموافقاً لقول السلف ومن كان مدعيًا بخلافه يحكم عليه

ان يرجع عنه بالتوبة كتبه حافظ محمد حسن الحمد لله علما قره العلماء الجها

وحرره الفضلاء الكبار من وجوب تقليد احد الائمة الاربعة فما اعتقده

الشيعة من وجوب التقليد فهو حلال ينقص عليه ولا يزيد كفتة هذا السلف

حجه وبرهاناً في تصويب قول زيد فمن لم يعمل بها فهو متبع شيطان حرره

وكان عبر وصل واضل عن سبيل الله ان الذين يصلون عن السبيل فلهم

عذاب شديد حرره حافظ محمد حسن مواير سماي ولايت

ما قال زيد في هذه الرسالة فهو مقبول عندنا اهل السنة والجماعة

حرره مراد مست محمد ما قاله زيد فهو المأمور به عندنا اهل السنة

والجماعة حرره غلام حسن ما حكم زيد في هذه الرسالة هو المقبول وعليه
 المعمول عندنا أهل السنة والجماعة حرره **عبد الغنى** ما قاله زيد
 فهو مقبول لنا ومعمول لنا وافتيته به وافضيت عليه حرره **عبد الحميد**
 ما قال زيد في هذه الرسالة فهو صواب وموافق بالكتاب والسنة واجمع
 الأمة والقياس الصحيح وما قال عمر فهو خطأ وزائد مغل وأدع حرره
 ما قال زيد فهو معمول لي ولجميع قضاة زماننا وليواقي أهل السنة والجماعة
 فاقتضيت عليه وامضيت به وكتبت على حاشية هذا الكتاب وختمت عليه

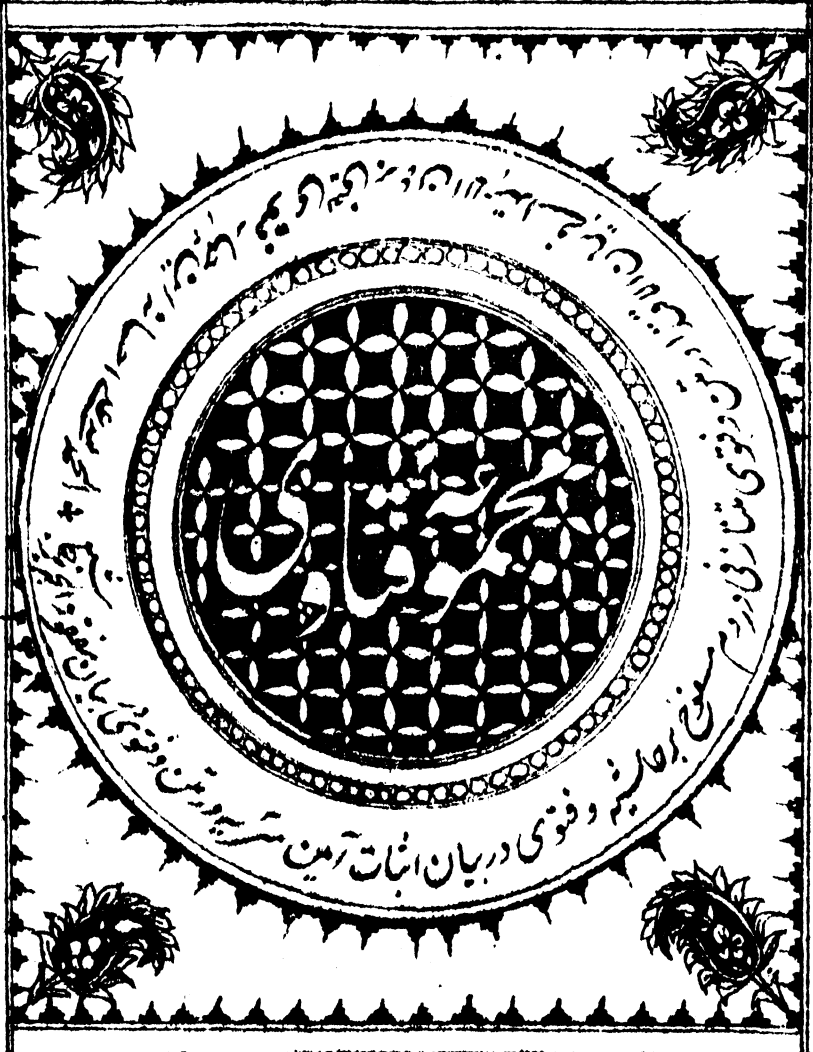
قاضي القضاة
 قاضي القضاة
 قاضي القضاة

العبد راجح الى الاطهار ان هذا الكتاب مقبول حرره سعد الدين خادم مشهور بن محمد اكرم

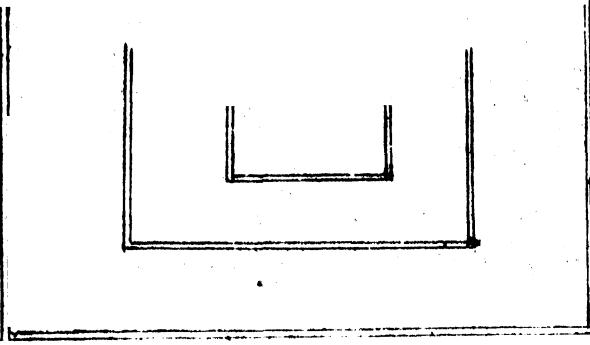
زيد بفرق شمش بران	عبد الحميد غلام شاه جيلان	قضاة بكل قلم كمين	بكل قضاة كمين قد
حكم شد ارضا حاج مجيد	افوض امرى الى الله	كلام محمد من شرح نبى	مفتى شرح نبى مير محمد عمر
كاتب محمد شرح محمد سعيد	راجح العبد الى رحمة السلام	دوران سعد الدين قاضى القضاة محمد الرحمن	قضى القضاة محمد الرحمن

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد المرسلين
 قد وقع الفراغ من تحرير هذه الرسالة الشريفة في شهر الثعبان
 سنة خمسة وثمانين بعد الف ومانتين من هجرة سيدنا النبيين

مَنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَضِلْ وَمَنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَهْدِهِ
وَمَا يَهْدِي اللَّهُ فِتْنَةً لِمَنْ يَشَاءُ



مطبع در تهران
مکتب عالی
تاسیس شده در سال ۱۳۰۲



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين في الصلوة على سوله سيدنا مرسلين و على اصحابنا
 الابرار و مجتهدى دينيه الاحيار اما بعد پس کیا فرماتی ہیں علماء اہل
 سنت و جماعت اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ جو لا مذہب مشہور میں اپنا نام
 فرقہ محمدیہ رکھ کر اپنی زعم میں عامل بالحدیث جانتی ہیں اور معتقد مذہب خاص کو
 بدعتی اور شرک قرار دیکر کسی مذہب کی مذہب اربعہ سے تقلید نہیں کرتے
 جو چاہتی ہیں عمل کرتی ہیں آپ ہی آپ اجتہاد کرتی ہیں مسائل مختلفہ میں کہی
 اسپر اور کہی اوسپر عمل کرتی ہیں او کی معمولات فرعونہ میں ایسی صورت
 سرزد ہوتی ہی کہ وہ عمل امہ اربعہ کی نزدیک فاسد یا مکروہ ہی اور کہی ایسا
 امر معمول او کا مذہب حنفی میں یا مالکی میں یا شافعی میں یا حنبلی میں باطل یا
 مکروہ ہوتا ہے آیا چھپی ان لوگوں مذکورین کی نماز درست ہی یا نہیں
 ہے بینوا تو حبر و اہل

بسم الله الرحمن الرحيم
 سوال چوتھی فرمائید
 علامہ حنفیہ کرم اللہ وجہہ
 تغاے اندرین مسئلہ
 منسلک ذیل انچومردان
 مذہب حضرت امام مالک
 بدعت کثا و نہ سنز
 ہی خوانند عمل ایشان

اس مسئلہ میں
 علماء اہل سنت
 فرماتے ہیں
 کہ یہ لوگ
 بدعتی اور شرک
 ہیں اور ان کی
 نماز درست نہیں
 ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
 سوال چوتھی فرمائید
 علامہ حنفیہ کرم اللہ وجہہ
 تغاے اندرین مسئلہ
 منسلک ذیل انچومردان
 مذہب حضرت امام مالک
 بدعت کثا و نہ سنز
 ہی خوانند عمل ایشان

تلف بخود
 بن جو قال عن ابن
 رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم دفعینہ
 علیک مخالفہ عن
 رواہ ابوبکر بن
 نعیم بن ابی شیبہ
 و یحییٰ بن یحییٰ
 کہ ابوبکر بن
 زید بن علی بن
 عنہ روایت کرده
 ۴

صاف معلوم ہوا کہ غازیہ نہایت احتیاط چاہئے کیونکہ وہ اہم اولیٰ سبب
 اور دین کا ہی پس ضرور ہوا کہ غازیہ نہایت احتیاط ہو باین طور کہ سچی
 اس ہی کہ فاسد یا مکروہ ہو وی ائمہ اربعہ کی نزدیک کیونکہ حق اور صواب
 شخصی مذاہب اربعہ میں کہا قال القاضی ثناء اللہ فی تفسیر المظاہرہ تحت آیت
 اربابا من جن اللہ فان اهل السنة والجماعة قد افرقت بعد القرون
 الثلاثة والاربعہ علی اربعہ مذاہب لم یبق فی القرون سوا هذه
 المذاہب الاربعہ ففلا نعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول مخالف کلام
 وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و
 قال اللہ تعالیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولى و لا یصلیہم
 و ساءت مصیبا انہی کہا قاضی ثناء اللہ عن فی تفسیر مظہری من سنت آیت
 اربابا من جن اللہ کی کہ تحقیق ابن سنت و جماعہ فرقہ فرقہ ہو گئی ہیں بعد
 مقرر ہوئی مذاہب اربعہ کی اوپر چار مذاہب کی اور نہیں باقی رہا کوئی مذہب
 مسائل فروع میں سوای ان مذاہب اربعہ کی پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب
 اوپر بطلان اس قول کی کہ مخالف ہوا ائمہ اربعہ کی کیونکہ فرمایا رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم فی کہ نہ جمع ہو ویگی امت میری اوپر ضلالت کے اور فرمایا خدا
 تعالیٰ فی جو شخص تابع داری کری سوای راہ مؤمنین کی پھرین گی ہم اسکو
 جس طرف پھرای اور واصل کریں گی ہم اسکو جہنم میں کہ بہت بری باز گشتا ہے
 تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا پس بعد معلوم کرنے اس تہید کے جو اجماع ال
 اولیٰ ہی یہی کہ غازیہ ان لوگوں کی درست نہیں نزدیک پر سنت

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعینہ علیک مخالفہ عن رواہ ابوبکر بن نعیم بن ابی شیبہ و یحییٰ بن یحییٰ کہ ابوبکر بن زید بن علی بن عنہ روایت کرده

تلف بخود بن جو قال عن ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعینہ علیک مخالفہ عن رواہ ابوبکر بن نعیم بن ابی شیبہ و یحییٰ بن یحییٰ کہ ابوبکر بن زید بن علی بن عنہ روایت کرده

مجلس ابن ابی عمیر / الروزی / ابو حنیفہ / ابو یوسف / ابو سعید / ابو حنیفہ / ابو سعید / ابو حنیفہ / ابو سعید

مجلس ابن ابی عمیر / الروزی / ابو حنیفہ / ابو یوسف / ابو سعید / ابو حنیفہ / ابو سعید / ابو حنیفہ / ابو سعید

مجلس ابن ابی عمیر / الروزی / ابو حنیفہ / ابو یوسف / ابو سعید / ابو حنیفہ / ابو سعید / ابو حنیفہ / ابو سعید

شافعی المذنب فی فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی مین بیچ شرح حدیث ابی اسید
کی کہ ہماری زمانہ میں کیا بعض ائمہ ہماری بی کہ نہیں جائز تقلید کرنی سوای ائمہ
اربعہ کی یعنی امام شافعی اور امام مالک و امام ابو حنیفہ اور احمد حنبل کی اسوہ
کہ یہ ائمہ اربعہ معروف اور معلوم ہو گئی قواعد مذہب اونکی کی اور قرار پائی
میں احکام اونکی اور تحقیق تابع ہو گئی میں لوگ اونکی اور صاف اور مستقی کردنی
علمانی مسائل اونکی تفصیل و ارفع فرع اور حکم حکم الگ الگ اور بہت نادر ہے
پایا جانا کسی حکم کا کہ وہ مخصوص اونکا نہ ہو اجمال یا تفصیلاً بخلاف غیر ان ائمہ اربعہ
کہ مذہب اونکی محفوظ اور مدون نہیں ہیں ایسی پس نہیں معروف میں اونکی قواعد
کہ مستنبط ہوں احکام اونکی پس نہیں جائز تقلید اونکی بیچ اوس چیز کی کہ اوس چیز
محفوظ سی اسوہ سہلی کہ کہی ہوتی وہ چیز مشروط بشرط دیگر کہ مفوض کیا ہے
اونہوں نی طرف فہم کی قواعد اونکی سی پس کہ ہوا اعتبار اسوہ سہلی کم ہونے
اوس چیز کی کہ وہ محفوظ ہو اون سی قیدی اور شرطی پس نہ جائز ہونی تقلید
اونکی اب تمام ہوا کلام ابن حجر کا قال لامام الاستوائی فی شرح ہدایہ الاصول
للقاضی البیضاوی فی آخر کتابہ قال امام الحرمین فی الدرہان جمعہ للتحقق
علی ان العوام لیس لهم ان یعملوا ہذا ہذہ الصحایۃ بل علیہم ان یتبعوا ہذا
الایمۃ الذین سیروا و ابو ابی الاہواب و ذکرہ و اوضاع المسائل و احوال
طرق النظر ہذا ہذا المسائل بینہا و جمعہا و ذکرہ ابن الصلاح ایضا
ماحصلہ انہ متعین تقلید لایمۃ الاربعۃ دون غیرہم لان مذہب
الایمۃ الاربعۃ قلا نشرو علم تقلید مطلقہا و تخصیص عہدہا و شروط

مجلس ابن ابی عمیر / الروزی / ابو حنیفہ / ابو یوسف / ابو سعید / ابو حنیفہ / ابو سعید / ابو حنیفہ / ابو سعید

الدرعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رد المحتار فی شرح منہاج السنن اربعہ

حواصی کی تقلید صحابیہ بلکہ لازم اور واجب ہی ایسی تقلید پچھلے ائمہ سے ہے
 کہ جنہوں نے مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل میں کی اور وضع کئی مسائل
 اپنی اپنی موضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر
 مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع کرنا تقلید کا سوا ہی تقلید ائمہ اربعہ
 کی واسطی منضبط ہو جانی مذاہب ائمہ اربعہ کی اور واسطی معتد ہو جانی مسائل و
 کہ وہ مطلقہ تھی اور واسطی مخصوص ہو جانی مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ تھی اور نہیں
 پایا گیا مثل اسکی بیچ مذاہب اور اونکی اب تک واسطی منقطع اور منقطع ہو جانی تقلید
 اونکی کی یعنی نہیں صحیح تقلید کرنی کیجئے سوا ہی تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی اجماع
 مذکور کی پس قول و نکا وہو الصحیحہ صریح ہی اس میں کہ قول جائز ہونی تقلید بغیر
 غیر ان ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط محض ہی واسطی مخالفت اجماع کے
 قال صاحب البحر الرائق فی الاستبہار فی القاعدۃ الاولی من النوع الثانی من
 الفن الاول و مخالف الایمۃ الاربعۃ فهو مخالف للاجماع وان کان فیہ
 خلاف لغیرہم فقد صحیح فی التحریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بہ
 مخالف للائمۃ الاربعۃ انت ہی کہا صاحب بحر الرائق نے استبہار میں بیچ
 قاعدہ اولی کی کہ وہ نوع ثانی ہی کہ فن اولی ہی جو مخالف ہو ائمہ اربعہ کے
 وہ مخالف ہی اجماع کے اگرچہ اس میں خلاف اور و نکا ہی ہو کیونکہ تحقیق
 تصریح کی ہی تحریر میں کہ تحقیق اجماع منعقد ہوا اور ہونی عمل کی کہ وہ عمل
 مخالف ہو مذاہب ائمہ اربعہ کی قال الشیخ احمد فی التفسیر الاجری تحت آیۃ
 ففمنناہا سلیمان قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ لا لغيرہم

درعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فی رد المحتار
 فی شرح منہاج السنن
 اربعہ
 حواصی کی تقلید صحابیہ
 بلکہ لازم اور واجب ہی
 ایسی تقلید پچھلے ائمہ سے
 ہے کہ جنہوں نے مقرر کئی
 قواعد اور اصول مسائل میں
 کی اور وضع کئی مسائل
 اپنی اپنی موضع اور موقع
 پر اور جمع کیا مسائل نکال
 کر ایک جا اور اسی پر مبنی
 ہی جو کہ ذکر کیا بعض
 متاخرین نے منع کرنا تقلید
 کا سوا ہی تقلید ائمہ اربعہ
 کی واسطی منضبط ہو جانی
 مذاہب ائمہ اربعہ کی اور
 واسطی معتد ہو جانی مسائل
 و کہ وہ مطلقہ تھی اور
 واسطی مخصوص ہو جانی
 مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ
 تھی اور نہیں پایا گیا
 مثل اسکی بیچ مذاہب اور
 اونکی اب تک واسطی
 منقطع اور منقطع ہو جانی
 تقلید اونکی کی یعنی نہیں
 صحیح تقلید کرنی کیجئے
 سوا ہی تقلید ائمہ اربعہ
 کی واسطی اجماع مذکور
 کی پس قول و نکا وہو
 الصحیحہ صریح ہی اس میں
 کہ قول جائز ہونی تقلید
 بغیر غیر ان ائمہ اربعہ
 کی غیر صحیح اور غلط
 محض ہی واسطی مخالفت
 اجماع کے قال صاحب
 البحر الرائق فی الاستبہار
 فی القاعدۃ الاولی من
 النوع الثانی من الفن
 الاول و مخالف الایمۃ
 الاربعۃ فهو مخالف
 للاجماع وان کان فیہ
 خلاف لغیرہم فقد صحیح
 فی التحریر ان الاجماع
 انعقد علی عدم العمل
 بہ مخالف للائمۃ
 الاربعۃ انت ہی کہا صاحب
 بحر الرائق نے استبہار
 میں بیچ قاعدہ اولی کی
 کہ وہ نوع ثانی ہی کہ
 فن اولی ہی جو مخالف
 ہو ائمہ اربعہ کے وہ
 مخالف ہی اجماع کے
 اگرچہ اس میں خلاف اور
 و نکا ہی ہو کیونکہ
 تحقیق تصریح کی ہی
 تحریر میں کہ تحقیق
 اجماع منعقد ہوا اور
 ہونی عمل کی کہ وہ عمل
 مخالف ہو مذاہب ائمہ
 اربعہ کی قال الشیخ احمد
 فی التفسیر الاجری تحت
 آیۃ ففمنناہا سلیمان
 قد وقع الاجماع علی ان
 الاتباع انما یجوز
 للائمۃ لا لغيرہم

حواصی کی تقلید صحابیہ بلکہ لازم اور واجب ہی ایسی تقلید پچھلے ائمہ سے ہے کہ جنہوں نے مقرر کئی قواعد اور اصول مسائل میں کی اور وضع کئی مسائل اپنی اپنی موضع اور موقع پر اور جمع کیا مسائل نکال کر ایک جا اور اسی پر مبنی ہی جو کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع کرنا تقلید کا سوا ہی تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی منضبط ہو جانی مذاہب ائمہ اربعہ کی اور واسطی معتد ہو جانی مسائل و کہ وہ مطلقہ تھی اور واسطی مخصوص ہو جانی مسائل اونکی کی کہ وہ عامہ تھی اور نہیں پایا گیا مثل اسکی بیچ مذاہب اور اونکی اب تک واسطی منقطع اور منقطع ہو جانی تقلید اونکی کی یعنی نہیں صحیح تقلید کرنی کیجئے سوا ہی تقلید ائمہ اربعہ کی واسطی اجماع مذکور کی پس قول و نکا وہو الصحیحہ صریح ہی اس میں کہ قول جائز ہونی تقلید بغیر غیر ان ائمہ اربعہ کی غیر صحیح اور غلط محض ہی واسطی مخالفت اجماع کے

درود و دعا، جلد ۱، صفحہ ۱۲، باب ۱۲، اور یہاں لکھا ہے کہ ان

واستخرج من عايشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام
ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلى جالساً فجلوسوا
جلوساً رواه مسلم جيساً کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل جیساً
تصریح کی ہی اسکی امام نووی نے شرح مسلم کی باب یتام ماموم بالامام کی میں
یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسو اسطی باطل ہوئی کہ رعا ف ناقض وضو ہی نزدیک اونکی اور نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کی اسطی فاسد ہی کہ اونکی نزدیکت احادیث
منسوخ میں یا وضو کر ہی کم قلتین ہی کہ اس میں نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہوا اور مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسو اسطی کہ یہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
پس وضوان ائمہ کی نزدیکت باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض ہتا نزدیک امام
مالک کی وہ ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین ہی کہ اس میں نجس مذکور ہو ویسے
ساتھ ترک لاو کی پس یہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیکت اور ولاد نزدیک امام مالک کے فرض ہتا و ترک
ہوا یا وضو کر ہی ساتھ مسح ایک پاں دو پاں کی پیرس ذکر کر ہی پس یہ نماز
ہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد بن حنبل کے
وضو باطل ہی سبب سے ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک
کی وضو باطل ہی سبب سے مسح فرض کی یا وضو کیا پیرس ذکر کیا اور
رعا ف جاری ہوئی پس یہ نماز ہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

درود و دعا، جلد ۱، صفحہ ۱۲، باب ۱۲، اور یہاں لکھا ہے کہ ان
واستخرج من عايشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام
ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلى جالساً فجلوسوا
جلوساً رواه مسلم جيساً کہ وہ مذہب ہی ایک طائفہ کا اور احمد بن حنبل جیساً
تصریح کی ہی اسکی امام نووی نے شرح مسلم کی باب یتام ماموم بالامام کی میں
یہ نماز فاسد اور باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے نزدیک امام احمد بن حنبل کے
اسو اسطی باطل ہوئی کہ رعا ف ناقض وضو ہی نزدیک اونکی اور نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک و شافعی کی اسطی فاسد ہی کہ اونکی نزدیکت احادیث
منسوخ میں یا وضو کر ہی کم قلتین ہی کہ اس میں نجاست ہو یا کوئی جانور مرا
ہوا اور مسح کیا نصف سر کا یا کم پس یہ نماز باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اسو اسطی کہ یہ پانی نجس ہی نزدیک امام ابی حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل کے
پس وضوان ائمہ کی نزدیکت باطل ہوا اور مسح تمام سر کا فرض ہتا نزدیک امام
مالک کی وہ ترک ہوا یا وضو کیا کم قلتین ہی کہ اس میں نجس مذکور ہو ویسے
ساتھ ترک لاو کی پس یہ نماز نزدیک ائمہ اربعہ کے فاسد ہے کیونکہ پانی
نجس ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیکت اور ولاد نزدیک امام مالک کے فرض ہتا و ترک
ہوا یا وضو کر ہی ساتھ مسح ایک پاں دو پاں کی پیرس ذکر کر ہی پس یہ نماز
ہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کیونکہ نزدیک امام شافعی اور احمد بن حنبل کے
وضو باطل ہی سبب سے ذکر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک
کی وضو باطل ہی سبب سے مسح فرض کی یا وضو کیا پیرس ذکر کیا اور
رعا ف جاری ہوئی پس یہ نماز ہی فاسد ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اسلئے

درود و دعا، جلد ۱، صفحہ ۱۲، باب ۱۲، اور یہاں لکھا ہے کہ ان

(باب کے عنوان)
 ان لفظوں کے
 الوعاف
 یعنی ان بار
 ان لفظوں کے
 است انشاء
 آدم یعنی
 ہجرین ہند
 جمہور علماء
 علیہم کفرت
 صحابہ و تابعین
 ۱۲
 علماء دین ہیں
 اس کے نزدیک
 نبی و پیغمبر
 وضو اور نماز
 کا موقع ہے
 التندی
 فان ابو علی
 وند ہی
 وند و اح
 من اہل علم

بہار اللہی نور کی ہر علامہ و علامہ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا یہی معنی ہے کہ نماز اور وضو میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے۔

اسمہ اربعہ کے کیونکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا امام شافعی کے نزدیک وہ ترک ہوا
 اور منیٰ خمس ہر آئمہ ثلثہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد کے
 نزدیک یا وضو کیا ساتھ ترک ترتیب کے اور کبھی اسنی آلودہ ہر سب سے
 نماز باطل ہے نزدیک آئمہ اربعہ کے اس واسطے کہ نزدیک امام شافعی
 کے ترتیب فرض تھی وہ ترک ہوئی اور منیٰ خمس ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور
 امام مالک اور امام احمد کے یا وضو کیا پہر بوسہ لیا اور کبھی اسنی آلودہ ہر سب سے
 آئمہ اربعہ کے نزدیک باطل ہے کیونکہ منیٰ خمس ہر آئمہ اربعہ ابوحنیفہ اور
 امام مالک اور احمد بن حنبل کے نزدیک اور بوسہ ناقض وضو ہے امام شافعی
 کے نزدیک ہر نماز فاسد ہوئی نزدیک آئمہ اربعہ کے یا وضو کیا پہر س
 ذکر کیا اور کبھی اسنی آلودہ ہر سب سے نماز باطل ہے آئمہ اربعہ کے نزدیک کیونکہ
 منیٰ خمس ہر آئمہ ثلثہ کے نزدیک اور منیٰ اگر چہ پاک ہے نزدیک امام شافعی کے
 لیکن سب ذکر ناقض وضو ہے اور ان کے نزدیک ہر نماز وضو کے باطل ہے
 اور اس طرح بغیر بوسہ بندھی ایک مذہب کے ہزار ہا صورتوں میں آن پڑتی ہیں
 کہ نماز اور نماز فاسد اور باطل سے نزدیک آئمہ اربعہ کے جیسا کہ ششے نمونہ
 از حروار سے واند کے از بسیار سے اشکلم مذکورہ سے معلوم ہوا ہے
 ظاہر ہے کہ یہ ہزار ہا صورتیں کہ فاسد اور مکروہ آن تہقیق میں نزدیک آئمہ
 اربعہ کے معرفت ان کے ہر ایک شخص کو مگر نہیں بلکہ وہ کہ عالم جو جمع
 مذاہب اربعہ کا کل فرائض کا اور کل شریعت کا اور کل مفاسد کا اور کل
 نوافل کا اور کل واجبات کا اور کل محرمات کا اور کل مکروہات کا اور کل

من اہل علم

پس مقتدی اعتقاد کبریٰ کا حکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور احادیث کے
 امت کی کہ صلوٰۃ میری صورت اولیٰ میں فاسدی سبب ترک فرایض کے
 اور صورت ثانیہ میں مکروہ ہی سبب ترک واجبات کی اور صورت ثالثہ میں
 مفضول ہی افضل سبب ترک سنن کی پس ثابت ہوا ساتھ کتاب اللہ اور
 سنت رسول اللہ اور اجماع امت کی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف
 کی فاسدی وقت ترک فرایض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
 اور مفضول ہی افضل وقت ترک سنن کی پس یہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب
 کی سی کہ نبی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف کے کیونکہ مذہب
 امہ اربعہ کا یہی ہے کہ ان المجتہد قد یخطئ وقد یتدبر فی آخر مسلم اللہ
 وغیرہ ہذا هو الصحیح عند الاممۃ الاربعۃ انتہی قلم ہذا قال الطحاوی فی
 شرح الدر المنثور تحت قولہ لکن فی تراجم یقین المراتب لم یکرہ او حد
 لم یصح ان شکرہ قولہ لکن فی تراجم ہذا هو المعتدلان المحققین حجبت
 الیہ وقواعد مذہب شہادۃ لہ حلبی انتہی وقال الشامی فی شرح الدر المنثور
 قولہ لکن فی تراجم ہذا المعتدلان المحققین حجبت الیہ وقواعد المذہب
 شہادۃ لہ ذکرہ سیدک انتہی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
 اور اجماع امت اور قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے
 باطل ہی فرایض اور شرائط میں اور مکروہ ہی واجبات میں اور مفضول ہی افضل
 سنن میں لہذا قال الفقہاء ان صلوٰۃ للمقتدی وفسادھا علی ایام مقتدی
 فقال فی الہدایۃ فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوٰۃ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور احادیث کے
 مقتدی کی فاسدی وقت ترک فرایض کی اور مکروہ ہے وقت ترک واجبات کے
 اور مفضول ہی افضل وقت ترک سنن کی پس یہ وہ قاعدہ ہی قواعد مذہب کی سی کہ
 نبی ہی اسپر حکم مذکور مقتدی کا خلف امام مخالف کے کیونکہ مذہب امہ اربعہ کا
 یہی ہے کہ ان المجتہد قد یخطئ وقد یتدبر فی آخر مسلم اللہ وغیرہ ہذا هو
 الصحیح عند الاممۃ الاربعۃ انتہی قلم ہذا قال الطحاوی فی شرح الدر المنثور
 تحت قولہ لکن فی تراجم یقین المراتب لم یکرہ او حد لم یصح ان شکرہ
 قولہ لکن فی تراجم ہذا هو المعتدلان المحققین حجبت الیہ وقواعد مذہب
 شہادۃ لہ حلبی انتہی وقال الشامی فی شرح الدر المنثور قولہ لکن فی
 تراجم ہذا المعتدلان المحققین حجبت الیہ وقواعد المذہب شہادۃ لہ ذکرہ
 سیدک انتہی پس ثابت ہوا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع امت اور
 قواعد مذہب کی سی کہ نماز مقتدی کی خلف امام مخالف کے باطل ہی فرایض اور
 شرائط میں اور مکروہ ہی واجبات میں اور مفضول ہی افضل سنن میں لہذا
 قال الفقہاء ان صلوٰۃ للمقتدی وفسادھا علی ایام مقتدی فقال فی الہدایۃ
 فی باب الوتر اذا علم المقتدی ما یزعم منہ فساد صلوٰۃ

بمشورہ کے طور پر مذکور ہے۔

صلواتہ کا لفظ صلیباً غیراً لایحی زبیراً افتدای انقی کہنا ہے

کے باب الوتریم کہ جس وقت معلوم کرے مقتدی امام شافعی المذہب سے

وہ چیز کہ گمان کرتا ہے فساد نمازیابی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جائز

ہے اس کے اقتدا نام ہو اکلام صاحب ہدایہ کا قال فی النہایتہ فی باب

الوقر واک افتدای لبشافعی المذہبنا یصح اذا کان الامام تجامی ^{ظاہراً}

مطالعہ فتح کما فی الفتاویٰ العالمگیری کہا نہایتہ من باب الوتریم کہ اقتدا

ساتھ شافعی المذہب کے نہیں صحیح مگر وہ سو وقت کہ ہو امام پر بیہوش کر نیوالا موضع

خلافت سے ذکر کیا اس عبارت نہایتہ کو فتاویٰ عالمگیری نے نیز قال فی مکفای

فی باب الوتر قولہ اذا علم الیوم فی فساد صلواتہ کا لفظ صلیباً وغیرہ یعنی

ان کا اقتدا برا غایصح اذا کان الامام تجامی مواضع الخلاف فان ینتو

من النجایم الخمس من غیر السبیلین کا لفظ صلیباً وغیرہ وان یقفہ کہ امام

القبلتہ مستویا ولا یتخرفا فاحشا ولا یكون ولا شاکا فی یانہ و

ان کا یتوضا فی نماز الراکد القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی و یفوک

الہالیس مندوان لا یقطع الوتر وان یراعی الترتیب فی الفوائت وان

یسلم برعہ من اسہ انتہی کہا نہایتہ نے باب الوتر من قولہ اذا علم ما یومع فیہ فستا

صلواتہ کا لفظ صلیباً وغیرہ یعنی تحقیق اقتدا ساتھ شافعی المذہب کے

بہنیں صحیح مگر وہ سو وقت کہ ہو امام پر بیہوش کر نیوالا موضع اختلاف کیسی بنا طور کہ

وضو کر لیوی بخس سے کہ خارج ہو سوا سبیلہ سے بھی جیسا کہ فصد وغیرہ

او کہ امام طرف قبلہ کی سیدہ ہو کر بغیر احرافنا حشر کے اور نہ ہو وہ امام

المذہب والاکتبات یکن

از وقت کہ امام شافعی

دم از سر است کی

قال فقیر الد

اذا فرغ منہ

دم کی خبر

ضعفہ بر

۱۸

من النجایم الخمس

القبلتہ مستویا

ان کا یتوضا

الہالیس مندوان

یسلم برعہ من اسہ

صلواتہ کا لفظ

بہنیں صحیح مگر

وضو کر لیوی

او کہ امام طرف

انصافی

مطالعہ فتح کما

بمشورہ کے طور

متعصب یعنی نہ ہو وی جفا کرنے والا آمد بن سے مانند و افضل او جو
 گئی اور نہ شو شک کرنے والا ایما نیز باہینطور کہ کہے خدا جانے میں سو من ہوں یا
 نہیں! اور نہ وضو کرے بانی قبیل سی اور باک کری کپڑی اپنی کو سنی سی اور نہ قطع
 کری و نہ کر شہ سلام کے اور رعایت کرے ترتیب قوایت کی اور یہ کہ کری سم
 بیع سر کا نام ہو کلام صاحب کفایہ کا قال فی العنایۃ قولہ اذا علم للمقتدی یزعم
 منہ فساد صلوتہ یعنی ان لا قنڈاء بہ انما یحکم دایتحای مواضع الخلاف
 بتوضاتی الخارج النجس من غیر السبیلین و بان لا یتخوف عن القبلة الخو افا
 ولا یكون شا کا فی امانہ و بان لا یتوضا فی الماء الکا القلیل و ان یغسل ثوبه
 حتی انکان طبا و یفوک البابس منہ و ان لا یقطع الوتر و یراعی للترتیب القویا
 و ان ییسر بجم ناسہ فان علم من شئ من هذه الاشیاء لا یصح لا قنڈاء و ان
 لم یعلم جاز و یکم هذا حکم الفسنا راجع الی نعم المقتدی قنڈا ختف مشایخنا
 ذلک فقال لہتدانی و جماعتہ ان یروی اما مسألہ الخ ولم یتوضا
 لا یصح لا قنڈاء بہ و ذکر القنڈا شئ ان اکثر مشایخنا جوزوہ و قال صاحب
 النہایتہ و قول لہتدانی اقلیس لہا ان نذعم الامام ان صلوتہ لیست
 بصلوۃ و کان لا قنڈاء حینئذ بنا الموجود علی المعادوم فی ذعم الامام
 و هو الاصل فلا یصح لا قنڈاء بہ انتہی کلام صاحب العنایۃ
 کہوا عنایہ میں قولہ اذا علم المقتدی یزعم منہ فساد صلوتہ یعنی تحقیق
 افتداریتہ شافعی لہزیب کی نہیں صحیح مکر اور سوت کہ برہنہ کرنے والا ہوتا ہے
 اذنیف کا بانطور کہ وضو کر لیوٹی خارج نجس سی ہی کہ وہ خارج خیرا

جانب سے
 حدیث سے
 سن ابو یوسف
 تہ آسہ
 است نفیہم
 سے فتور
 خصوصاً
 روایت ابن
 حبان و الحاکم
 ۱۹
 البیہقی
 بنیاد
 کلمات روایت
 کردہ اندک
 لا یغنی
 ایل الذائق
 کلہم کلہم

نابین بر علم حضرت زین العابدین علیہ السلام
 قول امام زین العابدین علیہ السلام
 علم مساوی نسبت بخاطر
 و فقہ کہ کلام
 دین نبوی
 از حضرت زین العابدین علیہ السلام
 قول امام زین العابدین علیہ السلام
 از حضرت زین العابدین علیہ السلام
 از حضرت زین العابدین علیہ السلام

غیر سیلین سی ہی اور نہ سخر ف بودی قبلہ سی انحراف کثیر اور نہ ہوشک
 کرنیوالا اچان میں اور نہ وضو کری پانی فلیل سی اور پاک کر لپوی کبری
 اپنی کونسی سی اور کھرج ڈالی منی خشک کو اور نہ قطع کریے وتر کو عینہ
 ساتھ سلام کے اور رعایت کرنیوالا ہو ترتیب فوات میں اور سج کری
 ریح سرکاپس اگر معلوم کری اوس سی کوئی شی ان ہشیار میں سی تو نہیں
 صحیح ہوگا اقتدا ساتھ اسکی اور اگر نہ علم ہو صد و کسی شی کا ان ہشیار میں
 سی تو جائز ہوگا اقتدا ساتھ اسکی لیکن مکروہ ہوگا اس صورت میں اور یہ حکم
 فساد صلوٰۃ مقتدی کا راجع ہی طرف زعم مقتدی کی یعنی مقتدی کے
 نزدیک نماز فاسد ہے اور امام کے نزدیک فاسد نہیں تو اس صورت
 میں فاسد چوگی نماز مقتدی کی اور اگر مقتدی کی نزدیک نماز فاسد
 نہیں ہی اور امام مقتدی کی نزدیک فاسد ہی تو اس صورت میں نماز
 مقتدی کی صحیح ہوگے واسطے اعتبار مذہب مقتدے کے صحت اور
 فساد میں اور مختلف ہوئی ہیں مشایخ ہماری اس میں پس کہا ہندوانی نے
 اور ایک جماعت نی کہ تحقیق مقتدی نی اگر دیکھا امام اپنی کومس کرتی ہوگی
 عورت کو بہر وضو کیا تو نہیں صحیح اقتدا ساتھ اس امام کے اور ذکر کیا
 تہ تاشی نی کہ تحقیق اکثر مشایخ ہماری نی جائز کہا ہی اقتدا کو ساتھ اس
 امام کی اور کہا صاحب نہایہ نی قول ہندوانی کا اقیس ہی اسوا سیطے
 کہ زعم امام کا یہ ہے کہ صلوٰۃ میری نہیں ہے صلوٰۃ ^{یعنی ذریعہ اقیاس ہی} پس مد کا اقتدا
 اس وقت بنا موجود کے اوپر معدوم کے زعم امام میں اور حالانکہ وہ

منہ خدایہ میں ایچہ کہ چھوڑا گیا ایچہ کہ چھوڑا گیا ایچہ کہ چھوڑا گیا

وہ اصل ہی اس نماز میں بہت صحیح ہوا اقتدا کرنا ساتھ اس امام کے تمام
 ہوا کلام صاحب عنایہ کا حاصل کلام کا یہ ہے کہ رامی امام کی صحت اور فساد
 نماز میں ہی معتبریٰ نزدیک اس جماعت کے جیسا کہ عقرب معلوم ہو چکا
 انشاء اللہ تعالیٰ قال صاحب الکفر فی الکافی باب الوتر واذا علم المقصد من
 الشافعی ما یسند صلوتہ کالفضل والحجۃ وغیرہما لہ یجزا لاقتداء بہ
 انتہی کہا صاحب کفر فی کافی کی باب الوتر میں کہ جس وقت معلوم کریں تہتہ
 امام شافعی المذہب ہی وہ چیز کہ مفید ہی نماز اور اسکی کا مانند فضل وغیرہ کے
 تو نہیں جائز اقتدا اسکی ساتھ اسکی قال الامام الزبلی فی تبيين الحقائق شرح
 کنز الدقائق فی باب الوتر دلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشافعیۃ اذا
 کان الامام یحیط فی مواضع الخلاف بان یجد الوضوء من الحجۃ والفضل
 وغیرہ ثوبہ من المنع لایکون شاکی ایما نہ بالاستثناء ولا یخفی فاعن
 انقلہ ولا یقطع وترہ بالسلام وهو الصحیح انتہی کہا امام زبلی نے
 بیچ تیسرے الحقائق شرح کنز الدقائق کے باب الوتر میں کہ دلالت کرتا ہے
 یہ مسئلہ اور جواز اقتدا کے ساتھ شافعیہ کے جبکہ مووی وہ امام شاہ
 المذہب احتیاط اور پرہیز کر نیوالا مواضع اختلاف میں باہن طور
 کہ بنا کری وضو بیچنے سے اور فصد سے اور پاک کری کپڑا اپنانے
 سی اور ہونہ شک کر نیوالا اجماع میں باہن طور کہ کسی اماموں ان شاء اللہ تعالیٰ
 اور نہ ہونہ قبلہ سے اور نہ قطع کرے وتر کو ساتھ سلام کے وہو
 صحیح یعنی اگر امام شافعی المذہب وتر کو ساتھ سلام کے قطع نہ کری گا

مذہب اہل سنت والجماعت کا عقیدہ اور عقائد
 امام شافعی کا عقیدہ اور عقائد
 امام مالکی کا عقیدہ اور عقائد
 امام حنبلی کا عقیدہ اور عقائد
 امام زبیری کا عقیدہ اور عقائد
 امام حنفی کا عقیدہ اور عقائد
 امام شافعی کا عقیدہ اور عقائد
 امام مالکی کا عقیدہ اور عقائد
 امام حنبلی کا عقیدہ اور عقائد
 امام زبیری کا عقیدہ اور عقائد
 امام حنفی کا عقیدہ اور عقائد

بیت پنجم میں ہے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے لیے کھانا اور پانی کا بندھن رکھے اور اسے کھانے اور پینے کے لیے استعمال کرے۔

یجناط فی مواضع الخلاء فبان کان یجد فی الوضوء من الحجاء و غیرہ
 و یغسل ثوبه من الخبیث و لا ینسج فی ایاہ ان یبان قال انا مومن انشی
 اللہ تعالیٰ و لا یسخر فاعن القبلة و لا یقطع الوتر بالسلام و هو الصمیم و
 اعلم ان لا قنڈاء بالشافعی علی ثلثة اقسام اول ان یعلم عند الاحتیاط
 فی مذهب الحنفی فلا کراهة فی لا قنڈاء بہ و الثانی ان یعلم منہ علمہ فک
 صحیح و الثالث ان لا یعلم شیئاً فلا کراهة و لا خصیو صیتر لہذا طلب الشافعی علی
 اذا صلی الحنفی خلف کل مخالف مذهب فاحکم کذا کذا ظاہر المداہنہ
 ان لا یعتد بالاعتقاد للفقہاء و لا اعتبارہ اعتقاد الامام حتی شہد
 الحنفی مسلم امراة و لم یوضا ثم اقتدایہ فان اکثر المشائخ قالوا یجوز و هو لازم
 کما فی فتح القند و غیرہ و قال لہندوانی و جماعہ کہ یجوز و رجح فی النہایہ بیانہ
 اقیس لہما ان یعم الامام ان صلواتہ لیسبت بصلوة فکان لا قنڈاء حیث نہ
 بناء الموجود علی المعدوم فی زعم الامام و هو الاصل فی الاقنڈاء فلا یصح
 انتہی و رد بان المفتی یری جوانہا و المعتبر فی حقدہای نفسہ کغیرہ انتہی کلام
 حسب منہم الغفار و مختصر کما یشرح الغفار شرح تنویر الابصار کے باب الوتر میں ہے کہ
 کی مسئلہ ہے اور پر جواز اقتدایہ امام الشافعی المذنب کے جبکہ ہو یہ امام
 حیثا ط اور پر پیر کر نیوالا موضع اختلاف کے سی بان طور کہ نیا کرے وضو بخوبی
 اور فصد سی اور دیہود سے کپڑا اپنا منی سے اور نہ ہو دے شاک ایامین یا بیطر
 کہ کہے انشاء اللہ تعالیٰ اور نہ ہو دے منحرف قبلہ سے اور نہ قطع کری
 اور اگر ساتھ ساتھ مکر و ہو الصبیح اور جان یہ بات کہ اقتدایہ

قال کننت
 فاموت رجلا
 شبال انبی
 صلی اللہ
 علیہ وسلم
 اللہ ان نبیہ
 فشا الفقہاء
 یوضا غسل
 ۲۳
 الغفار و انتہی
 کردہ کہ انتہی
 اس میں زبانی
 الفاظ ان باب
 ان فی بز اعرف
 الحمد طر ان اور
 الام فودی میں
 سلم بلکہ کہنی
 ان

فی حدیث کہ انہما لہما ان یعم الامام ان صلواتہ لیسبت بصلوة فکان لا قنڈاء حیث نہ

ہذا متن میں بیان طور کہ پرینز کرتا ہی مواضع اختلاف کا توہین ہی کہ است قول وسکا او
 مذہب ما لم یصح بہ او وقت ہی کہ نہ رعایت کری فرائض میں اما واجبات میں جیسا کہ زیادہ کرنا
 درو و کار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر مقدمہ اولیٰ میں پس اسب کرتا ہی کہ است کونہ فسا نماز
 کو مینی ترک و جب سی نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد اور
 نمازی کہ تحقیق مراد کہ است ہی کہ است تحریر ہی اور رعایت کریگا واجبات میں نہ سنن میں
 تو اس صورت میں نہ پورا جاوی اقتدا اسواطی کہ اقتدا کرنا واجب ہی اور اقوی اقول
 کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اور ترک کرنی مکروہ تہیہ کی کہا اسکو علامہ صبی نے
 از روی نقیبت کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا قال لسانی فی شرح الدر المختار فی
 بان لو تو قولہ کما بطل فی البحر ہیبت ذکر ان الحاصل ان علم الاحتیاط فی
 مذہبنا فلا کرہۃ فی الاقضاء بہ وان علم عدہ فلا صحۃ وان لم یعلم شیئا
 کہ ثوقا وظاہر الہدایۃ ان الاعتبار لا اعتقاد المقتدی ولا اعتبار الاعتقاد
 الامام حتی لو اقتدی بشافعی یاہ تمیس امرۃ ولم یتوضا فالاکثر علی الجواز
 وهو الاصح کما فی الفتح وغیرہ وقال لہندوانی وجامعنا یحییٰ ورجحہ فی الہدایۃ
 بانہ اقلین لان الامام لیس یصل فی زعمہ وهو الاصل فلا یصح الاقضاء بہ ودر
 بان المعتبر فی حق المقتدی رای نفسہ لا غیرہ انتہی کہا شامی فی شرح و الجماع
 کی باب توہین قول وسکا کا اسط فی البحر ہیبت ذکر کیا کہ اگر معلوم ہو اسی صیغہ
 مذہب جاری کا توہین کہ است اقتدا میں ساتھ اسکی اور اگر معلوم ہو عدم اسکا توہین
 صحیح اقتدا ساتھ اسکی نیز اگر نہ معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط ہی تو مکروہ
 ہی اقتدا ساتھ اسکی بہر کہا ہاں ہوا یہ کا یہی کہ اعتبار صحیحہ اور فساد نماز میں فساد

اسکا کونہ فسا نماز
 درو و کار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر مقدمہ اولیٰ میں
 پس اسب کرتا ہی کہ است کونہ فسا نماز
 کو مینی ترک و جب سی نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ مکروہ ہوتی ہی
 لہذا مکروہ ہوگی نہ فاسد اور نمازی کہ تحقیق مراد کہ است ہی کہ است
 تحریر ہی اور رعایت کریگا واجبات میں نہ سنن میں تو اس صورت میں
 نہ پورا جاوی اقتدا اسواطی کہ اقتدا کرنا واجب ہی اور اقوی اقول
 کی اور رعایت واجب کی مقدم ہی اور ترک کرنی مکروہ تہیہ کی کہا
 اسکو علامہ صبی نے از روی نقیبت کی تمام ہوا کلام طحطاوی کا
 قال لسانی فی شرح الدر المختار فی بان لو تو قولہ کما بطل فی البحر
 ہیبت ذکر ان الحاصل ان علم الاحتیاط فی مذہبنا فلا کرہۃ فی
 الاقضاء بہ وان علم عدہ فلا صحۃ وان لم یعلم شیئا کہ ثوقا
 وظاہر الہدایۃ ان الاعتبار لا اعتقاد المقتدی ولا اعتبار
 الاعتقاد الامام حتی لو اقتدی بشافعی یاہ تمیس امرۃ ولم یتوضا
 فالاکثر علی الجواز وهو الاصح کما فی الفتح وغیرہ وقال لہندوانی
 وجامعنا یحییٰ ورجحہ فی الہدایۃ بانہ اقلین لان الامام لیس یصل
 فی زعمہ وهو الاصل فلا یصح الاقضاء بہ ودر بان المعتبر فی حق
 المقتدی رای نفسہ لا غیرہ انتہی کہا شامی فی شرح و الجماع کی
 باب توہین قول وسکا کا اسط فی البحر ہیبت ذکر کیا کہ اگر معلوم
 ہو اسی صیغہ مذہب جاری کا توہین کہ است اقتدا میں ساتھ اسکی اور
 اگر معلوم ہو عدم اسکا توہین صحیح اقتدا ساتھ اسکی نیز اگر نہ
 معلوم ہو کوئی چیز احتیاط اور عدم احتیاط ہی تو مکروہ ہی اقتدا
 ساتھ اسکی بہر کہا ہاں ہوا یہ کا یہی کہ اعتبار صحیحہ اور فساد
 نماز میں فساد

ابن تیمیہ نے فرمایا کہ اگر مقتدی کا یہاں تک کہ اگر اقتدا کیا ضعیفی ہی ساتھ اور شافعی کی کہ دیکھا

اوسکو کس نام سے اور پھر وضو نہ کیا پس ہمہو علمائے اہل بیت اور جواز کی ہیں اور یہی صحیح
 تری ہے جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ میں ہے اور کہا ہندوانی اور ایک جماعت نے کہ نہیں جائز
 اقتدا اور نماز اور تہجد ہی ہی اسکو ہنایہ میں باہین طور کہ اقیس کے کیونکہ امام نہیں
 مصلی زعم اپنی میں اور حال آنکہ وہ اصل ہی پس صحیح ہوا اقتدا ساتھ اوسکی اور رد
 کیا گیا یہ بائیسور کہ معتبر تو مقتدی میں مذہب اوسکا ہے نہ مذہب غیر کا تمام ہوا کلام کی
 قال الشافعی فی شرح الدر المختار فی باب الامامة قوله لکن فی البحر الخ هذا هو المقصد
 لان المحققین جنوا لیه وقواعد ملذہب شاهدة علیه قال اکثر من المشائخ ان
 عادته عادة مل عاة موضع الاختلاف جاز والافلاذکرہ ^{سند} قلت ہذا نبأ
 علی ان العادة لرای مقتدی وهذا هو الاصح وقیل لرای الامام وعلیہ جاء قال
 فی النهاية وهو اقبیس علیہ فصیح الاقتداء وان كان لا یحتاج کما یاتی فی الوتر
 قولن یقین المرعاة لم یکره الخ ای المرعاة فی الفرائض من شرط وادکان فی
 تلك الصلوة وان لم یراع فی الوجبات والسان كما هو سیاق کلام البحر وظاهر ^{کلام}
 شرح المنیة ایضا قال واما الاقتداء بالمخالف فی الفرد ^{جہت} كما لشافعی فیجب فی ما لم
 منه ما یسند الصلوة علی اعتقاد المقدر علیہ الاجماع انما اختلف فی الکلام
 انتهى فیفسد بالمفسدون غیوہ کا تری انت ہی کہا شامی فی شرح زوائد کے
 باب امت میں قول وسکا دکن فی البحر ہیہ ہی مقتد علیہ واسطی میلان تحقیق کے
 طرف اسکی اور واسطی شہادۃ قواعد مذہب کے اوپر اور کہا بہت متشیخ نے کہ اگر
 مواعودہ اوسکی عادتہ احتیاط مواضع اختلاف میں تو حار ہی بتقد اور اگر نہیں تو نہیں

ابن تیمیہ نے فرمایا کہ اگر مقتدی کا یہاں تک کہ اگر اقتدا کیا ضعیفی ہی ساتھ اور شافعی کی کہ دیکھا
 اوسکو کس نام سے اور پھر وضو نہ کیا پس ہمہو علمائے اہل بیت اور جواز کی ہیں اور یہی صحیح
 تری ہے جیسا کہ فتح القدیر وغیرہ میں ہے اور کہا ہندوانی اور ایک جماعت نے کہ نہیں جائز
 اقتدا اور نماز اور تہجد ہی ہی اسکو ہنایہ میں باہین طور کہ اقیس کے کیونکہ امام نہیں
 مصلی زعم اپنی میں اور حال آنکہ وہ اصل ہی پس صحیح ہوا اقتدا ساتھ اوسکی اور رد
 کیا گیا یہ بائیسور کہ معتبر تو مقتدی میں مذہب اوسکا ہے نہ مذہب غیر کا تمام ہوا کلام کی
 قال الشافعی فی شرح الدر المختار فی باب الامامة قوله لکن فی البحر الخ هذا هو المقصد
 لان المحققین جنوا لیه وقواعد ملذہب شاهدة علیه قال اکثر من المشائخ ان
 عادته عادة مل عاة موضع الاختلاف جاز والافلاذکرہ ^{سند} قلت ہذا نبأ
 علی ان العادة لرای مقتدی وهذا هو الاصح وقیل لرای الامام وعلیہ جاء قال
 فی النهاية وهو اقبیس علیہ فصیح الاقتداء وان كان لا یحتاج کما یاتی فی الوتر
 قولن یقین المرعاة لم یکره الخ ای المرعاة فی الفرائض من شرط وادکان فی
 تلك الصلوة وان لم یراع فی الوجبات والسان كما هو سیاق کلام البحر وظاهر ^{کلام}
 شرح المنیة ایضا قال واما الاقتداء بالمخالف فی الفرد ^{جہت} كما لشافعی فیجب فی ما لم
 منه ما یسند الصلوة علی اعتقاد المقدر علیہ الاجماع انما اختلف فی الکلام
 انتهى فیفسد بالمفسدون غیوہ کا تری انت ہی کہا شامی فی شرح زوائد کے
 باب امت میں قول وسکا دکن فی البحر ہیہ ہی مقتد علیہ واسطی میلان تحقیق کے
 طرف اسکی اور واسطی شہادۃ قواعد مذہب کے اوپر اور کہا بہت متشیخ نے کہ اگر
 مواعودہ اوسکی عادتہ احتیاط مواضع اختلاف میں تو حار ہی بتقد اور اگر نہیں تو نہیں

ابن تیمیہ نے فرمایا کہ اگر مقتدی کا یہاں تک کہ اگر اقتدا کیا ضعیفی ہی ساتھ اور شافعی کی کہ دیکھا

دو معاصی / منی اخصیلتی / علی کوزہ ہنرا / نقد مرقی / فانی نقی / فیاض مقدس / ایزد مقدس / علی کمال مقدس / فیاض ربیع / الزبیدی / قال اللہ

بالحقیقۃ اتقی
 وقف ملا علی
 قاری در رسالہ
 مولفہ در جواب
 مقال نقی
 رسالہ الی ایوان
 عبد الملک بن
 وجیب علیہ
 ان یسین مذہباً
 من ہذا الذریب
 المذہب سانی
 بدر
 فی شرح الوقایہ
 والفرع ویکمل
 الی صنفہ فی شرح
 در سبب ان
 من شرح الی
 فی بعض جواہ
 دین مذہب
 ابانہ بارضیاء
 اتقی ودر بعض
 جویہ

ربیع سرکاسی طرح ذکر کیا سی ہمایہ اور کفایہ میں قال فی فتاوی قاضی خان فی
 فصل من یصیر بہ الاقتداء ومن لا یصیر بہ الاقتداء ما الاقتداء بشغوی مذہب
 قالوا الیاس بہ اذالم یکن متعصبا ولا شاکا فی ایمانہ ولا محض فاحشا وان یکن
 متوضیا من الخارج النجس من غیر السبیلین ولا یوضا بالماء الراکد القلیل الذی
 یقع فیہ النجاسة انتہی کہا فتاوی قاضی خان کی فصل من یصح بہ الاقتداء وکن
 لا یصح بہ الاقتداء من ایہ اقتداء سائہ سافعی الذہب کی کہا فتہانی کہ نہیں کچھ
 جبکہ نہ مقصد اور نہ ہوشاک ایمان میں اور نہ ہونہ مخرف بہت بینی قلبہ سی اور ہونہ
 کریوال خارج نجس کہ غیر سبیلین سی نکل اور نہ وضو کری پانی قلیل سی کہ او میں
 نجاست ہو تمام ہوا کلام قاضی خان کا قال الحلہ فی شرح شرح الوقایہ فی باب الوتر
 دلالت مسئلہ علی جواز الاقتداء بشافعی مذہب وعلی المتابعتہ فی قراءۃ القنوت
 فی الوتر واما علم المقتدی ما یزعم فساد صلوتہ کالفصد وغیرہ لایجوز بہ الاقتداء
 کذا فی الہدایۃ انتہی یعنی کہا چلی فی شرح شرح وقایہ کی بارہ لوتر میں کہ وہ
 کی سئلہ اوپر جواز اقتداء کی شافعی الذہب سے اور اوپر جواز متابعت قراءۃ
 قنوت کی قرین اور جبکہ معلوم کری مقتدی اس شافعی الذہب سی وہ جہر کہ گمان
 کرتا ہی اوس سی فساد نماز اپنی کا مانند فصد وغیرہ کی تو نہیں جہاں اقتداء سائہ
 اوکی سی طرح ہی ہدایہ میں قال لہستہ فی التقایۃ شرح مختصر الوقایۃ فی باب
 الوتر والاقتداء مستیذ الی نہ لایکہ امامۃ الشافعی لکن فی الزاہدی ارہا
 مکر وہتہ وفی ذوالنہایۃ ایضا غیر جائزۃ فالاحوط ان لا یصلی خلفہ كما فی الجہ
 هذا اذا علم بالاحواز عن مواضع الخلاف فلو شک فی الاحواز لم یشر الیہ

ابن کثیر / فی شرح التفسیر / فی باب الوتر / قال اللہ

مطلقا كما في النظر انتهى كما تبين في تفهيم شرح مختصر وقاية في باب الوتر
مين که اکتفا اشاره کرتا ہی کہ اقتدا خلف امام شافعی المذہب کی مکروہ نہیں لاکن
زائد ہی میں ہی کہ وہ نماز مکروہ ہی اور وتر نہایت میں ہی کہ وہ نماز نہیں جائز پس
احوط یہی کہ نہ پڑھی نماز بھی امام شافعی المذہب کے جیسا کہ جوہر میں ہی اور یہ
اوسوقت ہی کہ معلوم ہو مقتدی کو کہ یہ امام شافعی المذہب پر میر کرتا ہی مواضع
اختلاف ہی پس اگر شک کر لگا اس پر نہیں تو نہیں جائز اقتدا ساتھ اسکی مطلقا
تمام سوا کلام تبستانی کا قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق اما الصلاة
الشافعية في اصل ما في المجتبى انه ان كان مراعى للشرائط والاركان عندنا
فالاقتداء صحيح والا فلا ولا خصوصية للشافعية بل الصافي خلف كل مخالف
كذلك انتهى كما بحر الرائق شرح كنز الدقائق مين که اس پر نماز بھی شافعی کی حاصل
اوس خیر کا جو کہ مجتبی میں ہی یہی کہ مودہ امام شافعی المذہب رعایت کرنیوالا شرط
اور ارکان جاری مذہب کا تو اقتدا صحیح ہی اور اگر نہ تو نہیں صحیح ہی اور کچھ خصوصیت
شافعی کی نہیں بلکہ نماز بھی ہر مخالف کی ایسا ہی حکم کہتی ہی قال الشافعی والاکبر
شرح منية المصلی في فضل الامامة اما الاقتداء بما خلف في الفروع كالشافعي في
مالم يعلم منه ما يفيد الصلوة على حقتنا المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف في
ان كان مقتدی بیکرہ قول بیکرہ حتی قالوا لو شاهد من الشافعي انه اقتصد في
غاب خيرا به يصلي يجزى الاقتداء به ما لو علم منه المقتدی ما يفيد الصلوة
في اعتقاد الامام كما اورای شافعی میں ذکر کرے او امر لہ تصلی ولم يتوضا
يجزى الاقتداء به فالاکثر علیٰ به یجزی وهو الاصح واختر الهدی والی و

عالم الغفران
علیہ السلام
مسجد
سنة
در کتب
تذکرہ
تفسیر
نور
شافعی
و کلام
شاعرین
بزرگ
اقتضا
ما شود
واجب
درازی

بسم الله الرحمن الرحيم

امام شافعی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اتفاق سے ہی اور عجماء کے نام سے امام ہیں
اس میں اختلاف ہی علماء کا جمہور علماء کی قایل نہیں اس کی کہ فقہ مذہب مقتدی کا
مقتدی مذہب امام کا اور مذہب دانی اور ایک جماعت نے یہ اختیار کیا ہے اقتبا
مذہب امام کا ہی جاہلی پس اس ہی میں صورتیں حاصل ہوئیں ایک متفق علیہ بنا
میں اور ایک متفق علیہ صحت میں اور ایک تصدق فیہ ہی در بیان جمہور اور عجماء
کی پس وہ جمہور کہ متفق علیہ ہی صادر ہو امام ہی وہ ہے کہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ وہ مذہب
مقتدی میں موجب فساد نماز کی ہی اور وہ صورت کہ متفق علیہ ہی صحت میں
وہ ہی کہ نہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی مقتدی کی مذہب
میں امام یا امام کی مذہب میں اور وہ صورت کہ مختلف فیہ ہی در بیان جمہور اور
جماعت کی وہ ہی کہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ امام کی مذہب میں موجب فساد نماز
کی ہی نہ مقتدی کی مذہب میں پس اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو وضو کر کی امام ہو پس
سبیلان خون کی تو اس صورت میں اقتدا صحیح نہیں ہی بالاتفاق کیونکہ صادر
سولی امام ہی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب میں اور وہ چیز کہ
صادر ہو امام ہی کہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب میں وہ نماز فاسد
اور اقتدا باطل ہی بالاتفاق اور اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر وہ سبیلان
یا سبیلان سے ہی ہو پھر وضو بد کر لیا تو اس صورت میں اقتدا صحیح ہی بالاتفاق
کیونکہ کوئی چیز صادر نہیں ہوئی امام ہی کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب
میں یا امام کی مذہب میں اور اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر اس ذکر کر کے
امام شافعی کا تو امام ہو تب میں اقتدا صحیح ہی تو ایک جمہور کی کیونکہ امام سے

مذہب امام کا ہی جاہلی پس اس ہی میں صورتیں حاصل ہوئیں ایک متفق علیہ بنا میں اور ایک متفق علیہ صحت میں اور ایک تصدق فیہ ہی در بیان جمہور اور عجماء کی پس وہ جمہور کہ متفق علیہ ہی صادر ہو امام ہی وہ ہے کہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ وہ مذہب مقتدی میں موجب فساد نماز کی ہی اور وہ صورت کہ متفق علیہ ہی صحت میں وہ ہی کہ نہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی مقتدی کی مذہب میں امام یا امام کی مذہب میں اور وہ صورت کہ مختلف فیہ ہی در بیان جمہور اور جماعت کی وہ ہی کہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ امام کی مذہب میں موجب فساد نماز کی ہی نہ مقتدی کی مذہب میں پس اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو وضو کر کی امام ہو پس سبیلان خون کی تو اس صورت میں اقتدا صحیح نہیں ہی بالاتفاق کیونکہ صادر سولی امام ہی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب میں اور وہ چیز کہ صادر ہو امام ہی کہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب میں وہ نماز فاسد اور اقتدا باطل ہی بالاتفاق اور اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر وہ سبیلان یا سبیلان سے ہی ہو پھر وضو بد کر لیا تو اس صورت میں اقتدا صحیح ہی بالاتفاق کیونکہ کوئی چیز صادر نہیں ہوئی امام ہی کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب میں یا امام کی مذہب میں اور اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر اس ذکر کر کے امام شافعی کا تو امام ہو تب میں اقتدا صحیح ہی تو ایک جمہور کی کیونکہ امام سے

بسم الله الرحمن الرحيم
مذہب امام کا ہی جاہلی پس اس ہی میں صورتیں حاصل ہوئیں ایک متفق علیہ بنا میں اور ایک متفق علیہ صحت میں اور ایک تصدق فیہ ہی در بیان جمہور اور عجماء کی پس وہ جمہور کہ متفق علیہ ہی صادر ہو امام ہی وہ ہے کہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ وہ مذہب مقتدی میں موجب فساد نماز کی ہی اور وہ صورت کہ متفق علیہ ہی صحت میں وہ ہی کہ نہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی مقتدی کی مذہب میں امام یا امام کی مذہب میں اور وہ صورت کہ مختلف فیہ ہی در بیان جمہور اور جماعت کی وہ ہی کہ صادر ہو امام ہی وہ چیز کہ امام کی مذہب میں موجب فساد نماز کی ہی نہ مقتدی کی مذہب میں پس اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو وضو کر کی امام ہو پس سبیلان خون کی تو اس صورت میں اقتدا صحیح نہیں ہی بالاتفاق کیونکہ صادر سولی امام ہی وہ چیز کہ وہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب میں اور وہ چیز کہ صادر ہو امام ہی کہ موجب فساد نماز کی ہی مقتدی کی مذہب میں وہ نماز فاسد اور اقتدا باطل ہی بالاتفاق اور اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر وہ سبیلان یا سبیلان سے ہی ہو پھر وضو بد کر لیا تو اس صورت میں اقتدا صحیح ہی بالاتفاق کیونکہ کوئی چیز صادر نہیں ہوئی امام ہی کہ وہ موجب فساد نماز کی ہو مقتدی کی مذہب میں یا امام کی مذہب میں اور اگر حنفی نے دیکھا شافعی کو کہ وضو کیا پھر اس ذکر کر کے امام شافعی کا تو امام ہو تب میں اقتدا صحیح ہی تو ایک جمہور کی کیونکہ امام سے

بسم الله الرحمن الرحيم

اولا لجلد ان یفتی الا بطریق الحکایه انتھی قال لام الامسفرانی فی نخرج منه
 الاصول للقاضی البیضاوی انهم اجمعوا علی ان العالی لا یجوز له ان یتفتحا لا
 من عبد علی ظنه انه من اهل الاجتهاد والورع انتھی قال الشیخ ابن الھمام فی تحریر
 الاصول مسئلہ اتفاق علی حل الاستفتاء من عرف من اهل الاجتهاد والعدالت و
 علی اقتناع من ظن احدھما انتھی فاذا عرفنا جمیع افراد اهل الذکر غیر مراد بالاجماع
 فالماطلق یجمل علی الفرد الكامل ان المطلق یجمل علی الفرد الكامل غالباً كما قال الحلی
 فی بحث الاول وقت قلنا المطلق ینصرف الی فرد کامل غالباً انتھی یعنی کہی میں ہم
 کہ مطلق بہرہ اجابتی طرف فرد کامل کی غالباً پس چونکہ اتباع جمیع افراد اہل ذکر کے
 غیر مراد ہی باجماع امت تو سچین ہو افراد کامل نہ فرد ناقص پس بامورہا وروایہ
 ہونی تعلیم فرد کامل کے نہ فرد ناقص کی ساتھ کتاب اللہ کی واما سندہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی نظر اللہ عبد لسمع
 مخالفتی فحفظها ووعاها وادھا فرجال فقہ غیر فقہہ ورجل فقہی
 من ہوا فقہ منہ رواہ احمد والترمذی والدارمی وابوداؤد وابن ماجہ
 یعنی تو ما زہ کری اللہ تعالیٰ اوس بندی کو کہ سنا اوسنی حدیث میری کو پس حفظ
 کیا اوسکو اور نگاہ رکھا اوسکو اور پہنچا یا اوسکو اسو اسطی کہ یہاں اوقات حامل حدیث
 کا غیر فقہ ہوتا ہی اور بسا اوقات حامل حدیث کا پہنچتا ہی طرف اوسکی کہ وہ بہت
 فقہ ہوتا ہی اوس ہی پس اس حدیث کی دلالت کی کہ ہر کہ صدق نظر اللہ وہ
 ہی کہ تعلیم کسی فقہ کی یعنی فرد کامل کی واسخروج عن ابن عباس قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من قولی من امر المسلمین شیعنا فاستعمل علیہم رجلا
 کدرہ لک الشیخ ابو داؤد و ابن ماجہ و الترمذی و الدارمی و ابوداؤد و ابن ماجہ

اولا لجلد ان یفتی
 الاصول للقاضی البیضاوی
 انهم اجمعوا علی ان العالی
 لا یجوز له ان یتفتحا لا
 من عبد علی ظنه انه من اهل
 الاجتهاد والورع انتھی
 قال الشیخ ابن الھمام
 فی تحریر الاصول
 مسئلہ اتفاق علی حل
 الاستفتاء من عرف من اهل
 الاجتهاد والعدالت و
 علی اقتناع من ظن احدھما
 انتھی فاذا عرفنا جمیع
 افراد اهل الذکر غیر مراد
 بالاجماع فالماطلق یجمل
 علی الفرد الكامل ان
 المطلق یجمل علی الفرد
 الكامل غالباً كما قال
 الحلی فی بحث الاول وقت
 قلنا المطلق ینصرف الی
 فرد کامل غالباً انتھی
 یعنی کہی میں ہم کہ
 مطلق بہرہ اجابتی
 طرف فرد کامل کی
 غالباً پس چونکہ
 اتباع جمیع افراد اہل
 ذکر کے غیر مراد ہی
 باجماع امت تو سچین
 ہو افراد کامل نہ
 فرد ناقص پس
 بامورہا وروایہ ہونی
 تعلیم فرد کامل کے
 نہ فرد ناقص کی
 ساتھ کتاب اللہ کی
 واما سندہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 پس فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم فی نظر اللہ
 عبد لسمع مخالفتی
 فحفظها ووعاها
 وادھا فرجال
 فقہ غیر فقہہ
 ورجل فقہی من
 ہوا فقہ منہ
 رواہ احمد
 والترمذی
 والدارمی
 وابوداؤد
 وابن ماجہ
 یعنی تو ما
 زہ کری اللہ
 تعالیٰ اوس
 بندی کو کہ
 سنا اوسنی
 حدیث میری
 کو پس حفظ
 کیا اوسکو
 اور نگاہ
 رکھا اوسکو
 اور پہنچا
 یا اوسکو
 اسو اسطی
 کہ یہاں
 اوقات
 حامل حدیث
 کا غیر
 فقہ ہوتا
 ہی اور
 بسا
 اوقات
 حامل
 حدیث
 کا
 پہنچتا
 ہی
 طرف
 اوسکی
 کہ
 وہ
 بہت
 فقہ
 ہوتا
 ہی
 اوس
 ہی
 پس
 اس
 حدیث
 کی
 دلالت
 کی
 کہ
 ہر
 کہ
 صدق
 نظر
 اللہ
 وہ
 ہی
 کہ
 تعلیم
 کسی
 فقہ
 کی
 یعنی
 فرد
 کامل
 کی
 واسخروج
 عن
 ابن
 عباس
 قال
 رسول
 اللہ
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم
 من
 قولی
 من
 امر
 المسلمین
 شیعنا
 فاستعمل
 علیہم
 رجلا
 کدرہ
 لک
 الشیخ
 ابو
 داؤد
 و
 ابن
 ماجہ
 و
 الترمذی
 و
 الدارمی
 و
 ابوداؤد
 و
 ابن
 ماجہ

انہ سے ہر علم اور ہر کتاب کا علم منہ سے نکلے گا

وہو علم ان قیوم سے ہوا ولی بذلک علم منہ سے نکلے گا و سنتہ رسول فقد
 خان لہ و رسولہ و جماعۃ المسلمین رواہ الطبرانی ذکرہ عبد الحکیم فی جامع
 الہدایۃ و مثله فی الہدایۃ یعنی روایت ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ جو شخص متولی ہو کسی امر کا امور مسلمانوں میں ہی پس مقرر کیا اون پر
 کسی شخص کو حال آنکہ وہ جانتا ہی کہ اون میں اور کوئی خبر ادنیٰ ہی ساتھ اوسکے
 اور بیت علم رکھتا ہی اوس سی کتاب لکھا اوسنت رسول لکھا پس تحقیق خیانت کے
 اوسنی اللہ اور رسول کو کسی کی اور جماعت مسلمانوں کی روایت کیا اوسکو طہرائی نے
 اور مثل اسکی مذکور ہی ہدایہ میں پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو سنت علم ہوا اوسکی
 تقلید لازم اور واجب ہے پس ثابت ہوئی ساتھ کتاب لکھا اوسنت رسول کہ تقلید فرما
 کامل کی نہ فرود ناقص کی پس ضروری یہ بات کہ جو یہ ورد کامل اللہ اور بعض سوح
 ہی جماع اہل سنت کی جیسا کہ گذرا پس جب اختیار کر لیا مقلد مذہب فرد کامل کا اللہ
 اور یہ میں ہی تو واجب ہوگا اوسپر دوام اور استمرار ساتھ اس آیت اور ان حدیثوں
 کی پس واجب و لازم ہوا اوسپر دوام و استمرار مذہب امام اپنی پر حکم اس آیت اور
 ان احادیث کی پس جو اس مقلد کو بدعتی یا مشرک کہی وہ مخالف کتاب لکھا اوسنت
 رسول لکھی اما جماع اہل سنت و الجماعۃ فقال لا امام الاخرالی فی احیاء
 العلوم فی الرکن الثالث من الباب الثالث علی مقلدا بقا مقلدہ فی کل تفصیل
 فاذا مخالفتہ للمقلد متفق علی کونہ منکر ابین المصلین و هو عاص با مخالفۃ
 انتہی کہا امام خوالی فی احیاء العلوم کی رکن ثانی میں باب ثانی سی ملکہ واجب
 و لازم ہی ہر مقلد پر اتباع امام اپنی کا ہر مسئلہ میں اسو علی گذرنا لفت ابی امام کہ

دکھی کہ شریعت
 اختیار و دیقوت
 ان ندارد و از
 اختیار خودم
 کت من بعض
 ہمال فی زین
 این میں کسی
 ذہ کار سنت

مگر کہ جو سنت علم ہوا

۳۷۶
 گفت تاں علماء
 جمع سکون
 علی ان مذہب
 امام اپنی
 حاکم ہوا

مگر کہ جو سنت علم ہوا

عبد محمد یوسف

ہی صواب کا جیسا کہ صفحہ میں ہی تمام ہوا کلام ہستی کا قال الشیخ عبدالحق دہلوی
 فی صرح البحرین ج ۱ ورقہ ۱۰۷ و کلام ویدہ در تقوف امام و تیسوع و شیخ کی بایں اس نچہ لفتہ
 اند الصواعق لاندھیکہ صحیح نباشد مگر باعتبار اخذ اولی و احوط از روایات مذہب واحد
 کہ التزام و اتباع آن کردہ است اگرچہ قول جمہور ائمہ آن مذہب نباشد و جمیع ائمہ طریقت
 و اساطین ملت تابع مذہب فقہا بودہ اند چنانچہ سید الطائفہ حبیب الدین بغدادی و سید
 ابو ثور بود و نحو شہلین شیخ عبدالغفار جیلانی درندہ با امام احمد بن حنبلہ بنی
 مالکی و حریری حنفی و سحابی شافعی قدس اللہ اسرارہم و رضی اللہ عنہم اجمعین
 قال لعارف الحقانی الشیخ عبدالحق دہلوی فی الصراط المستقیم شرح سفر
 السعاده فی دیباجۃ الکتاب قرار داد علماء و مصلحت دین ایشان در آخر زمان تعیین
 و تخصیص مذہب است و ضبط و ربط کار دین و دنیا مہر دین صورت بود از اول مخیر
 است سر کلام را کہ اختیار نماید صورت دارد لیکن بعد از اختیار کی بجانب دیگر می رفتن
 بولوم سوطن و تفرق نشدند در اعمال و احوال بخوابد بود قرار داد متاخرین علماء
 بزین است و ہوا متعارفہ و فیہ الخیر انتمی یعنی شرح سفر السعاده کی دیباجہ میں ہی کہ بعضی
 علماء کا اور مصلحت دین او کی تعیین اور تخصیص مذہب کی ہی اور ضبط اور ربط کا
 دین و دنیا کا ہی اسی صورت میں ہی اول امری خیر ہی حکم و جہی اختیار کر لی کہ
 بعد انستار ایک مذہب کے مذاہب مہر اربعہ سی بجانب دوسری کی جانا بغیر تو ہم
 مذہبی کی اور برانگندہ ہونی اعمال اور اقوال دین کی ہوا قرار داد متاخرین علماء
 یہی ہی اور ہی مختاری اور اسی میں خیر ہی تمام ہوا کلام شیخ عبدالحق کا قال الشیخ
 عبدالحق فی موضع اخر خانہ دین این جہا مذہب و مگر اسی ازین کلام بود کہ

الاجوبۃ المرقومہ بتدوین
 بالتصدیق علیہ
 بتحقیق کتبہ
 مسکین محمد عبدالغفار

محمد عبدالغفار

من اجاب نقہ اصحاب

محمد شاہ

۳۹

لابی
 تحتہ اجواب
 اسباب من جاب
 نقطہ

محمد یوسف بن علی

محمد یوسف بن علی

عبدالحق دہلوی

ان الذين بعثوا فيهم انبياء انهم كانوا على شقاق و كاذبوا السلام

یعنی مذاہبِ ربیعہ کی بجائے جاری کیا جس اور منوں کی عبارات تو دراصل منع کرنے کے
انتقال سے وہ اصلی خوف کرنے سے عیب فی الدین کی ساتھ مذہبِ مجتہدین کی اور
ولایت کرنا ہی اور پروردہ جو فی قنہ میں از روی حوالہ بعض کتب مذہب کی پیروی
بجھنا ہی عامی کو یہ کہ انتقال کر ہی ایک مذہب سے طرف دوسری مذہب کی اور
برابر ہی اس میں خفی اور شافعی تمام ہوا کلام شامی کا قال الطحاوی فی شرح الدلائل
المختار فی کتاب الذبح قال بعض المفسرین ان اهل السنة والجماعة قد اجتمعت
اليوم فی المذاهب الاربعہ ہر الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون من
کان خارجا من هذه المذاهب في ذلك الزمان فهو من اهل البدعة والناس انتقم
كما طحاوی فی شرح در الخمار کی کتاب الذبح میں کہ بعض مفسرین نے یہ تحقیق
اہل سنت و جماعت مجتمع ہونے میں اب مذہبِ ربیعہ میں کہ وہ خفی بن اور مالکی اور
شافعی اور حنبلی اور وہ شخص کہ خارج ان مذاہبِ ربیعہ سے ہی ذائل بدعت اور
نارسی ہی تمام ہوا کلام طحاوی کا قاضی صاحب البحر الرائق فی الرسائل لربیعہ فوج
علی قلد ان حقیقہ ان عمل بقول لا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقلہ الشیخ قاسم فی
تصنیفہ عن جمیع الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بقول العمل بالافتاء
وهو المختار فی المذہب ہی کہا صاحب بحر الرائق فی رسائل ربیعہ میں کہ وہ جب
ہی مقلد ہی ضعیفہ پر یہ کہ عمل کرنے ساتھ قول اون کی اور نہ میں جابر اور کو
عمل کرنا ساتھ قول غیر اون کی کے وہ اصلی جس میں کی کہ عمل کیا ہے اور کو شرح
قاسم فی تصحیح آی میں جمیع اصولیین سے کہ نہیں صحیح رجوع کرنا تقلید سے عمل
کی بالافتاء اور ہی خاص سے مذہب میں تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا

ان الذین بعثوا
فیہم انہم
کانت علی
شقاق و کاذبوا
السلام
یعنی
مذہبِ ربیعہ
کی بجائے
جاری کیا
جس اور
منوں کی
عبارات
تو دراصل
منع کرنے
کے
انتقال
سے وہ
اصلی
خوف کرنے
سے عیب
فی الدین
کی ساتھ
مذہبِ
مجتہدین
کی اور
ولایت
کرنا ہی
اور پروردہ
جو فی قنہ
میں از روی
حوالہ
بعض کتب
مذہب کی
پیروی
بجھنا ہی
عامی کو
یہ کہ
انتقال
کر ہی
ایک
مذہب سے
طرف
دوسری
مذہب کی
اور
برابر ہی
اس میں
خفی اور
شافعی
تمام ہوا
کلام
شامی کا
قال الطحاوی
فی شرح
الدلائل
المختار
فی کتاب
الذبح
قال بعض
المفسرین
ان اهل
السنة
والجماعة
قد اجتمعت
اليوم
فی المذاهب
الاربعہ
ہر الحنفیون
والمالکیون
والشافعیون
والحنبلیون
من کان
خارجا
من هذه
المذاهب
في ذلك
الزمان
فهو من
اهل
البدعة
والناس
انتقم
كما
طحاوی
فی شرح
در الخمار
کی کتاب
الذبح
میں کہ
بعض
مفسرین
نے یہ
تحقیق
اہل
سنت و
جماعت
مجمع
ہونے
میں
اب
مذہبِ
ربیعہ
میں
کہ
وہ
خفی
بن اور
مالکی
اور
شافعی
اور
حنبلی
اور
وہ
شخص
کہ
خارج
ان
مذہبِ
ربیعہ
سے
ہی
ذائل
بدعت
اور
نارسی
ہی
تمام
ہوا
کلام
طحاوی
کا
قاضی
صاحب
البحر
الرائق
فی
الرسائل
لربیعہ
فوج
علی
قلد
ان
حقیقہ
ان
عمل
بقول
لا
یجوز
لہ
العمل
بقول
غیرہ
لما
نقلہ
الشیخ
قاسم
فی
تصنیفہ
عن
جمیع
الاصولیین
انہ
لا
یصح
الرجوع
عن
التقلید
بقول
العمل
بالافتاء
وهو
المختار
فی
المذہب
ہی
کہا
صاحب
بحر
الرائق
فی
الرسائل
ربیعہ
میں
کہ
وہ
جب
ہی
مقلد
ہی
ضعیفہ
پر
یہ
کہ
عمل
کرنے
ساتھ
قول
اون
کی
اور
نہ
میں
جابر
اور
کو
عمل
کرنا
ساتھ
قول
غیر
اون
کی
کے
وہ
اصلی
جس
میں
کی
کہ
عمل
کیا
ہے
اور
کو
شرح
قاسم
فی
تصحیح
آی
میں
جمیع
اصولیین
سے
کہ
نہیں
صحیح
رجوع
کرنا
تقلید
سے
عمل
کی
بالافتاء
اور
ہی
خاص
سے
مذہب
میں
تمام
ہوا
کلام
صاحب
بحر
الرائق
کا

مذہبِ ربیعہ کی بجائے جاری کیا جس اور منوں کی عبارات تو دراصل منع کرنے کے

کتاب دینار کی کتاب فقہین کے شرح و مسائل سے مندرجہ ذیل ہے کہ حکم کیا مقلد سے
 جیسا کہ حنفیہ ہماری زماں کی میں مخالف مذہب اپنی کی حمد تو نہ نافذ ہو گا یہ حکم
 اور کتابا اتفاق قال ابن النجفی فی شرح منطوق ابن وہب فی فضل اہل اہل اہل
 اشک لبستان علی مسئلہ قضاء الفاضل المقلد الذی لیس من اہل الاجتہاد
 کحقیقہ زماننا بخلاف مدہب یقلد اہل صحیحہ ام لا حاصل ما فی المسئلۃ
 اہم فالو اد حکم الفاضل المقلد بخلاف مدہبہ ذکر مدہب صحیحہ حکم قال
 فی حمانہ الاکمل عن شرح للجامع الکبیر ان ہذا بخلاف بین اصحابنا انتہی
 کہاں ابن شہین نے شرح سنن ابی داؤد کی فصل آداب فاضلین کے مسئلہ میں دو
 بیت اس سند پر کہ قضاء فاضل مقلد خیر مجتہد کی مثل حنفیہ زماں کی مخالف
 مذہب المہاجری کی صحیح ہی یا نہیں حال مابقی المسئلہ یہ ہی کہ تحقیق غلام گشتی میں
 جو وقت حکم کری فاضل مقلد مخالف مذہب اپنی کی دہرائی کہ فاکر ہو مذہب اپنی کا
 تو نہیں جائز یہ حکم اور حکم کا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر میں کہ بہ نفس علیہ
 در بیان ہماری ائمہ کی قال فی النقاۃ شرح مختصر لوقایہ فی کتاب القضاء
 ذکر ابو بکر الرازی نہ لوقضی بخلاف مدہبہ مع العلم لہم یجوز ہذا فی قولہ انتہی
 کہنا یہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب فقہین کے ذکر کیا ابو بکر راہی نے کہ اگر حکم کو
 فاضل مخالف مذہب اپنی کی فالگر تو نہیں جائز یہ حکم بالاتفاق قال فی الترتیب
 فی بحث التسمیۃ للاحذیران بکون حنفیاتی بعض المسائل وشیافعیاتی بعض المسائل
 کہ غرضی مسائل البقلید انتہی وعلیہ مولعہ علماء مکتبہ مطبوعہ فاسطینہ
 الفکر و حرمہما اللہ تعالیٰ کہ اس طرح کی بحث شیعہ میں کہ میں خبر میں کہ مو

مذکورہ بالا کتاب فقہین کے شرح و مسائل سے مندرجہ ذیل ہے کہ حکم کیا مقلد سے
 جیسا کہ حنفیہ ہماری زماں کی میں مخالف مذہب اپنی کی حمد تو نہ نافذ ہو گا یہ حکم
 اور کتابا اتفاق قال ابن النجفی فی شرح منطوق ابن وہب فی فضل اہل اہل اہل
 اشک لبستان علی مسئلہ قضاء الفاضل المقلد الذی لیس من اہل الاجتہاد
 کحقیقہ زماننا بخلاف مدہب یقلد اہل صحیحہ ام لا حاصل ما فی المسئلۃ
 اہم فالو اد حکم الفاضل المقلد بخلاف مدہبہ ذکر مدہب صحیحہ حکم قال
 فی حمانہ الاکمل عن شرح للجامع الکبیر ان ہذا بخلاف بین اصحابنا انتہی
 کہاں ابن شہین نے شرح سنن ابی داؤد کی فصل آداب فاضلین کے مسئلہ میں دو
 بیت اس سند پر کہ قضاء فاضل مقلد خیر مجتہد کی مثل حنفیہ زماں کی مخالف
 مذہب المہاجری کی صحیح ہی یا نہیں حال مابقی المسئلہ یہ ہی کہ تحقیق غلام گشتی میں
 جو وقت حکم کری فاضل مقلد مخالف مذہب اپنی کی دہرائی کہ فاکر ہو مذہب اپنی کا
 تو نہیں جائز یہ حکم اور حکم کا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر میں کہ بہ نفس علیہ
 در بیان ہماری ائمہ کی قال فی النقاۃ شرح مختصر لوقایہ فی کتاب القضاء
 ذکر ابو بکر الرازی نہ لوقضی بخلاف مدہبہ مع العلم لہم یجوز ہذا فی قولہ انتہی
 کہنا یہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب فقہین کے ذکر کیا ابو بکر راہی نے کہ اگر حکم کو
 فاضل مخالف مذہب اپنی کی فالگر تو نہیں جائز یہ حکم بالاتفاق قال فی الترتیب
 فی بحث التسمیۃ للاحذیران بکون حنفیاتی بعض المسائل وشیافعیاتی بعض المسائل
 کہ غرضی مسائل البقلید انتہی وعلیہ مولعہ علماء مکتبہ مطبوعہ فاسطینہ
 الفکر و حرمہما اللہ تعالیٰ کہ اس طرح کی بحث شیعہ میں کہ میں خبر میں کہ مو

کتاب دینار کی کتاب فقہین کے شرح و مسائل سے مندرجہ ذیل ہے کہ حکم کیا مقلد سے
 جیسا کہ حنفیہ ہماری زماں کی میں مخالف مذہب اپنی کی حمد تو نہ نافذ ہو گا یہ حکم
 اور کتابا اتفاق قال ابن النجفی فی شرح منطوق ابن وہب فی فضل اہل اہل اہل
 اشک لبستان علی مسئلہ قضاء الفاضل المقلد الذی لیس من اہل الاجتہاد
 کحقیقہ زماننا بخلاف مدہب یقلد اہل صحیحہ ام لا حاصل ما فی المسئلۃ
 اہم فالو اد حکم الفاضل المقلد بخلاف مدہبہ ذکر مدہب صحیحہ حکم قال
 فی حمانہ الاکمل عن شرح للجامع الکبیر ان ہذا بخلاف بین اصحابنا انتہی
 کہاں ابن شہین نے شرح سنن ابی داؤد کی فصل آداب فاضلین کے مسئلہ میں دو
 بیت اس سند پر کہ قضاء فاضل مقلد خیر مجتہد کی مثل حنفیہ زماں کی مخالف
 مذہب المہاجری کی صحیح ہی یا نہیں حال مابقی المسئلہ یہ ہی کہ تحقیق غلام گشتی میں
 جو وقت حکم کری فاضل مقلد مخالف مذہب اپنی کی دہرائی کہ فاکر ہو مذہب اپنی کا
 تو نہیں جائز یہ حکم اور حکم کا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر میں کہ بہ نفس علیہ
 در بیان ہماری ائمہ کی قال فی النقاۃ شرح مختصر لوقایہ فی کتاب القضاء
 ذکر ابو بکر الرازی نہ لوقضی بخلاف مدہبہ مع العلم لہم یجوز ہذا فی قولہ انتہی
 کہنا یہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب فقہین کے ذکر کیا ابو بکر راہی نے کہ اگر حکم کو
 فاضل مخالف مذہب اپنی کی فالگر تو نہیں جائز یہ حکم بالاتفاق قال فی الترتیب
 فی بحث التسمیۃ للاحذیران بکون حنفیاتی بعض المسائل وشیافعیاتی بعض المسائل
 کہ غرضی مسائل البقلید انتہی وعلیہ مولعہ علماء مکتبہ مطبوعہ فاسطینہ
 الفکر و حرمہما اللہ تعالیٰ کہ اس طرح کی بحث شیعہ میں کہ میں خبر میں کہ مو

کتاب دینار کی کتاب فقہین کے شرح و مسائل سے مندرجہ ذیل ہے کہ حکم کیا مقلد سے
 جیسا کہ حنفیہ ہماری زماں کی میں مخالف مذہب اپنی کی حمد تو نہ نافذ ہو گا یہ حکم
 اور کتابا اتفاق قال ابن النجفی فی شرح منطوق ابن وہب فی فضل اہل اہل اہل
 اشک لبستان علی مسئلہ قضاء الفاضل المقلد الذی لیس من اہل الاجتہاد
 کحقیقہ زماننا بخلاف مدہب یقلد اہل صحیحہ ام لا حاصل ما فی المسئلۃ
 اہم فالو اد حکم الفاضل المقلد بخلاف مدہبہ ذکر مدہب صحیحہ حکم قال
 فی حمانہ الاکمل عن شرح للجامع الکبیر ان ہذا بخلاف بین اصحابنا انتہی
 کہاں ابن شہین نے شرح سنن ابی داؤد کی فصل آداب فاضلین کے مسئلہ میں دو
 بیت اس سند پر کہ قضاء فاضل مقلد خیر مجتہد کی مثل حنفیہ زماں کی مخالف
 مذہب المہاجری کی صحیح ہی یا نہیں حال مابقی المسئلہ یہ ہی کہ تحقیق غلام گشتی میں
 جو وقت حکم کری فاضل مقلد مخالف مذہب اپنی کی دہرائی کہ فاکر ہو مذہب اپنی کا
 تو نہیں جائز یہ حکم اور حکم کا خزانہ اکمل میں شرح جامع کبیر میں کہ بہ نفس علیہ
 در بیان ہماری ائمہ کی قال فی النقاۃ شرح مختصر لوقایہ فی کتاب القضاء
 ذکر ابو بکر الرازی نہ لوقضی بخلاف مدہبہ مع العلم لہم یجوز ہذا فی قولہ انتہی
 کہنا یہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب فقہین کے ذکر کیا ابو بکر راہی نے کہ اگر حکم کو
 فاضل مخالف مذہب اپنی کی فالگر تو نہیں جائز یہ حکم بالاتفاق قال فی الترتیب
 فی بحث التسمیۃ للاحذیران بکون حنفیاتی بعض المسائل وشیافعیاتی بعض المسائل
 کہ غرضی مسائل البقلید انتہی وعلیہ مولعہ علماء مکتبہ مطبوعہ فاسطینہ
 الفکر و حرمہما اللہ تعالیٰ کہ اس طرح کی بحث شیعہ میں کہ میں خبر میں کہ مو

فی الجواب صحیح و واجب و هو التوکل علی اللہ العزیز و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر

و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر

محمد شمس سبحان ابن جو کہ جناب مولوی محمد سعید نذیر حسین صاحب ایک

فتویٰ میں کہ فقیر کی پاس ہی ہے تقدیر و تقسیم انہی ہاتھوں سے فرما کر زمین و آسمان پر

فرمایا ہی عبارتہ کہ ابعدہ جو شخص مذہب خاص کی پیروی کرے نہ کہ جو عقیدت صحت

کتابی و مردود و اور گمراہ ہی پس جبکہ وہ مردود و اور گمراہ فرما کر دیا گیا

نوبی شک و سکی بھی نماز جائز نہیں ہو اقلیٰ الیٰ الیٰ جواب مرقوم صحیح ہے

اور عجب رحمۃ اللہ تعالیٰ کیلئے مقتویٰ از قدام فرمایا ہی اور اپنی رائے کو خود نہیں

فی الحقیقت التزام تقلید مذہب معین کا اولیٰ اور حسن بلکہ واجب کیونکہ دین پر

حکماً سہل ہو جاتا ہے لیکن جبکہ اللہ تعالیٰ مرتبہ تحقیق و اجتہاد کا وہی وہ

کیون تقلید کری تقلید تو واسطیٰ بی علموں کے سے جو وہ تحقیق و اجتہاد کو نہ پہنچے

ہوں فاشلو اہل مذکر ان کفر لا تعلم اور نماز حقی کی بھی ضابطہ کی پانسانے

کی بھی حقی کی چیز ست ہوگی کہ امام رعایت کنیو الا بشرائطہ اور ارکان معتدی کے

محمد عبد الباقی

محمد عبد الباقی

واللہ اعلم بالصواب عندہ ام الكتاب

اجواب صحیح و علیہ العمل فی الحکمۃ المنطوقہ زاد اللہ سرافا و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر

محمد شمس صاحب سالہ مدار الخیر کے من بعد رسالہ موسیٰ بن یوسف بہت خوب لکھی ہے

و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر و اللطیف الخیر

محمد شمس صاحب سالہ مدار الخیر کے من بعد رسالہ موسیٰ بن یوسف بہت خوب لکھی ہے

کتاب الترمذی فی شرح الترمذی

برایات معتد سبط علی الناظرین حسنها اذ تم بعون اللہ جواب من سبب الحق کی
 جو مصنف مولوی محمد حسین صاحب پوری گا ہی یہ رسالہ ہی رد مقدمہ لامذہبی
 میں بی نظیری من شار فلینظر الیہ بعین الاضاف والہ علم بالصواب **محمد نسوی**
 الحق ان الترام اتباع المذہب من المذہب لارقیہ کان معقولا و منقولا و واقدا
 و مخفی خلفا لسانی لا یحاط لیس قول لا مقبولا و من لا مذہب فی ہذا الیوم مذہب
 من الحق و الباطل فی فی یوم الجزاء کان مسؤلا و من یعول ان متبع المجتہد من المجتہد
 لایسا الامام الاعظم کا ذاتی خیر القرون مشرک فیکون فی ہذہ الحیوۃ الدنیاء و فی
 الاخرۃ مردودا و مذلولاً و من لا ینسب الی ثولاً و لا مولاً فلن یجدلہ سبیلا
 مقبولا و جواب المجیب حق و لا قبل قال **المفتی محمد نسوی** اس جواب فتویٰ کو
 جو مولوی صاحب فی میری پاس ہیجا اور مینی اول سی آخر تک بنظر خود کیا
 بہت صحیح اور درست پایا اور روایات مفتی بہی بہایت مستند اور محلو اس
 حسن سعی کی حق سبحانہ تعالیٰ مولف کو جزو یومی یعنی عمدہ ادب اور عند
 ان اس مشکور کری اس واسطی مجاہد حقرا الناس فی ہی ہر تصدیق اپنی ثبت کی
محمد نسوی رایت و قرأت ہذا السوالات و اجوبات کتب الفقہ و الاصول و
 مطالعہ فتویٰ العلماء الفحول لزی کتب من قبل ہذا و علیہ سوا میر العلماء حضور
 مولانا مولوی محمد زید حسین صاحب مدظلہ العالی فمن خالف من ہذا فہو لا الی ہولاء
 ولا الی ہولاء و دخل تحت و حید من شد شد فی النار اللهم اخفنا من خلف
 عقیدۃ اہل السنۃ و الجماعۃ آمین ثم آمین کتبہ خواجہ محمد اشرف علی خیر اللہ و اللہ
 و حسن الیہا و الیہین احقر التلمیذ مولانا و بالفضل اولینا مولانا مولوی

کتاب الترمذی فی شرح الترمذی
 من سبب الحق کی
 رد مقدمہ لامذہبی
 بی نظیری من شار
 فلینظر الیہ بعین
 الاضاف والہ علم
 بالصواب
 محمد نسوی
 الترام اتباع
 المذہب من
 المذہب لارقیہ
 کان معقولا
 و منقولا
 و واقدا
 و مخفی
 خلفا لسانی
 لا یحاط لیس
 قول لا
 مقبولا
 و من
 لا مذہب
 فی ہذا
 الیوم
 مذہب
 من
 الحق
 و الباطل
 فی فی
 یوم
 الجزاء
 کان
 مسؤلا
 و من
 یعول
 ان
 متبع
 المجتہد
 من
 المجتہد
 لایسا
 الامام
 الاعظم
 کا
 ذاتی
 خیر
 القرون
 مشرک
 فیکون
 فی
 ہذہ
 الحیوۃ
 الدنیاء
 و فی
 الاخرۃ
 مردودا
 و مذلولاً
 و من
 لا
 ینسب
 الی
 ثولاً
 و لا
 مولاً
 فلن
 یجدلہ
 سبیلا
 مقبولا
 و جواب
 المجیب
 حق
 و لا
 قبل
 قال
 المفتی
 محمد
 نسوی
 اس
 جواب
 فتویٰ
 کو
 جو
 مولوی
 صاحب
 فی
 میری
 پاس
 ہیجا
 اور
 مینی
 اول
 سی
 آخر
 تک
 بنظر
 خود
 کیا
 بہت
 صحیح
 اور
 درست
 پایا
 اور
 روایات
 مفتی
 بہی
 بہایت
 مستند
 اور
 محلو
 اس
 حسن
 سعی
 کی
 حق
 سبحانہ
 تعالیٰ
 مولف
 کو
 جزو
 یومی
 یعنی
 عمدہ
 ادب
 اور
 عند
 ان
 اس
 مشکور
 کری
 اس
 واسطی
 مجاہد
 حقرا
 الناس
 فی
 ہی
 ہر
 تصدیق
 اپنی
 ثبت
 کی
 محمد
 نسوی
 رایت
 و
 قرأت
 ہذا
 السوالات
 و
 اجوبات
 کتب
 الفقہ
 و
 الاصول
 و
 مطالعہ
 فتویٰ
 العلماء
 الفحول
 لزی
 کتب
 من
 قبل
 ہذا
 و
 علیہ
 سوا
 میر
 العلماء
 حضور
 مولانا
 مولوی
 محمد
 زید
 حسین
 صاحب
 مدظلہ
 العالی
 فمن
 خالف
 من
 ہذا
 فہو
 لا
 الی
 ہولاء
 ولا
 الی
 ہولاء
 و
 دخل
 تحت
 و
 حید
 من
 شد
 شد
 فی
 النار
 اللهم
 اخفنا
 من
 خلف
 عقیدۃ
 اہل
 السنۃ
 و
 الجماعۃ
 آمین
 ثم
 آمین
 کتبہ
 خواجہ
 محمد
 اشرف
 علی
 خیر
 اللہ
 و
 اللہ
 و
 حسن
 الیہا
 و
 الیہین
 احقر
 التلمیذ
 مولانا
 و
 بالفضل
 اولینا
 مولانا
 مولوی

کتاب الترمذی فی شرح الترمذی

خاتم المنزل فی کہ آمین دعا ہی اجیت دعوتکما انما سنب ایها والی
 کان من موکل روایان میں کان میں عوا و ہا ورن بو من والتابین عاء
 اور ہی طرح سی کہا ہی صاحب تہیر سینی فی ہی اور کہا عطار فی کہ آمین عا و
 جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہی اور ہی سبب سی کہ آمین قرآن میں ہی نہیں ہے
 کتابت ہی آمین کی قرآن میں درست نہیں ہی اور نہ حدیث کی فی لکھتا ہی حسین
 ہیہ امر ثابت ہوا کہ آمین عا ہی تو اب معلوم کرنا چاہی کہ اصل عا میں اخفاری یعنی
 دعا کو پوشیدہ اللہ تعالیٰ ہی طلب کری جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں
 فرماتا ہی ادعوا ربکم تضرعاً و خفیہ ایسی پس کلام الہی ہی آہستہ کہتا آمین
 ثابت نہ کہ بجا کی کیونکہ آیت مطلق ہی چاہی دعا میر وون نماز ہوا اور جاہلین
 نماز میں حسب قاعدہ اصول فقہ مطلق اور اطلاق ہی کی عمل کریگا تاوتی کہ شخص میں
 مثل آیت و حدیث متواتر ————— و حدیث مشہورہ نہ پائی جاویں و نہ
 آمین کی کسی تہ یا حدیث مشہور سی نہیں پائی گی پس لازم ہوا کہ آمین گو اندرون
 نماز کی آہستہ سی کہتا چاہی جیسا کہ کہا ہی ملا علی قاری فی قلت مع ان الاصل
 فی الدعاء بقوله تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً و خفیہ الخ و لا تکلن ان امین دعاء
 وکلن امین لیس من القرآن بل جماعاً فلا ینبغی ان یکون فیہ صوات القرآن کما ان لا
 لاینبغی کتابتہ فی المصحف و لهذا جموعاً علی اخفاء التضرع لکن لیس من القرآن عرفات
 مختصراً یعنی صلح عا میں اخفاری اور ہی شک کہ آمین عا ہی پس آمین میں ہی
 اخفا چاہی اور دلیل دوسری یہ کہ آمین بالا جماع قرآن میں ہی نہیں ہی پس لاینبغی
 نہیں ہی کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کی ہو سہو اسٹی اجماع اس امر پر کہ

بیتان حضرت شیخ عارف در بیان دعا و دعوت کما انما سنب ایها والی
 کان من موکل روایان میں کان میں عوا و ہا ورن بو من والتابین عاء
 اور ہی طرح سی کہا ہی صاحب تہیر سینی فی ہی اور کہا عطار فی کہ آمین عا و
 جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہی اور ہی سبب سی کہ آمین قرآن میں ہی نہیں ہے
 کتابت ہی آمین کی قرآن میں درست نہیں ہی اور نہ حدیث کی فی لکھتا ہی حسین
 ہیہ امر ثابت ہوا کہ آمین عا ہی تو اب معلوم کرنا چاہی کہ اصل عا میں اخفاری یعنی
 دعا کو پوشیدہ اللہ تعالیٰ ہی طلب کری جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں
 فرماتا ہی ادعوا ربکم تضرعاً و خفیہ ایسی پس کلام الہی ہی آہستہ کہتا آمین
 ثابت نہ کہ بجا کی کیونکہ آیت مطلق ہی چاہی دعا میر وون نماز ہوا اور جاہلین
 نماز میں حسب قاعدہ اصول فقہ مطلق اور اطلاق ہی کی عمل کریگا تاوتی کہ شخص میں
 مثل آیت و حدیث متواتر ————— و حدیث مشہورہ نہ پائی جاویں و نہ
 آمین کی کسی تہ یا حدیث مشہور سی نہیں پائی گی پس لازم ہوا کہ آمین گو اندرون
 نماز کی آہستہ سی کہتا چاہی جیسا کہ کہا ہی ملا علی قاری فی قلت مع ان الاصل
 فی الدعاء بقوله تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً و خفیہ الخ و لا تکلن ان امین دعاء
 وکلن امین لیس من القرآن بل جماعاً فلا ینبغی ان یکون فیہ صوات القرآن کما ان لا
 لاینبغی کتابتہ فی المصحف و لهذا جموعاً علی اخفاء التضرع لکن لیس من القرآن عرفات
 مختصراً یعنی صلح عا میں اخفاری اور ہی شک کہ آمین عا ہی پس آمین میں ہی
 اخفا چاہی اور دلیل دوسری یہ کہ آمین بالا جماع قرآن میں ہی نہیں ہی پس لاینبغی
 نہیں ہی کہ صوت آمین کی مثل صوت قرآن کی ہو سہو اسٹی اجماع اس امر پر کہ

بہارِ شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰

بہارِ شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰

جو کہ مذہبی میں ساتھ روایت سعیدان کی آئی ہے اور او میں کہہ رہے ہیں
صوتہ کا ہی وہاں مدرس اور منقطع ہی کیونکہ سعیدان مدرس ہی جیسا کہ کہا ہے
میں بس سعیدان ہی جیسا ہی شخص بہا صوتہ کی مدہا صوتہ کہا اور منقطع اس وقت
ہی کہ سعیدان کو سلسلہ سے اس حدیث کی بناغت نہیں ہو چکی کیونکہ سعیدان ہی مسلم
ہی ساتھ عن کی روایت کی ہی اگرچہ حدیث عنفنے کی ہم معاصرین محمول
اور سماع کی ہوتی ہی مگر مدرس جو حدیث ساتھ عن کی روایت کری وہ عمت
برجہل نہیں کی جاتی ہی وغننے المعاصر محمول علی السماع الامن مدرس فابنا
نسبت محمود علی السماع نخبۃ الفکر بس یہ ہی سند حدیث و ایل بن حجر کے
قابل حجت کی تری کیونکہ حدیث مدرس قابل حجت کی نہیں جس میں خفض بہا صوتہ
مذکور ہی کہ پہلی اسکی گذری کیونکہ شعبہ سعیدان ہی اعلیٰ درجہ گاہی شعبہ
تقتہ حافظ متقن کان ثوری بقول میرالمومنین فی الحدیث و کان عابدا
تقریب سعیدان تفتہ حافظ فقیہ امام حجتہ و کان رباً ولس تقریب اور اسوا
اسکی یہ حدیث اول ہی کیونکہ معنی مدہا صوتہ کی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہی واسطی تعلیم صحابہ کے ہزہ آئین کو مدسی کہا تا کہ معلوم ہو صحابہ
کو کہ آئین میں مدسی نہ کہ نصر جیسا کہ آئین نصر ہزہ ہی ہی آیا ہی پس ثابت
ہوا کہ جمیع طرق حدیث ہر ما آئین کی بحر صوح اور عقل میں کہ اون پر عمل کرنا
درست نہیں ہی کیونکہ اقسام مرد و دین ہی میں جانا بجز برابر ان اصول احادیث
پر بھی اور حجت نہیں جس جگہ کوئی حدیث ہر آئین کی صحت کو مذہب و سنی تو مانی
رہا عمل آیت کریمہ کا کہ اخذ ہی پس ثابت ہوا کہ آئین کو آہستہ سے کہنا چاہیے

بہارِ شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰

بہارِ شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰

بہارِ شریعت جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰

میں نے کہا کہ اس بار ہمارے ہونے والے ہیں ان میں سے ایک ہے
اور ایسا ہے
صنف
اور ایسا ہے
قول
صنف
۶۰
وہ ہے
اور ایسا ہے
اور ایسا ہے
اور ایسا ہے
اور ایسا ہے

اس کا اس بار ہمارے ہونے والے ہیں ان میں سے ایک ہے
حدیث گذری ہی میں معلوم ہو کہ چہرہ ہا کیونکہ اس طریق کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین کو واسطی اطلاع صحابہ کے مثبت چہرہ آمین کو نہیں ہو سکتا چرا کہ اکثر قرآنہ ظہر میں قراۃ کو اس طرح ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہی کہ مقتدی بخوبی سنتی ہی اور معلوم کرتی ہی کہ فلان سورۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہی جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حدیث آئی ہی عن ابی قتادہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی لیل کتبتان الاولین من صلوات الظہر بغایت الکتاب سواتین بطول اول اول وبقصر فی الثانية وسمع الایات لیا منفق علیہ اپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول دور کعتون نماز ظہر میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورتین اس طرح ہی پڑھی ہی کہ مقتدیوں کو آیت سورۃ کی سنائی دیتی ہی مختصر اور لفظ ایسا ہی کہ جمع ہی معلوم ہوتا ہی کہ اکثر یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی یہ امر سوتا تھا کہ مقتدی آیت کو خوب سنتی ہی اسی طرح ہی آمین کو ایک بار صحابہ ہی سنا جانا چہ موید اس تقریر فقیر کی قبول طیبی کا ہی کہ گذرا والا ظہر ان السکتۃ اولی للثناء والثانیۃ للثناء اور فقط حدیث واصل بن حجر ہی اگر چہ ہر آمین ثابت ہو تو لازم ہی کہ حدیث ابی قتادہ ہی چہرہ بالقرآنہ نماز ظہر میں ثابت ہو ورنہ تنجیح بلا مزاج ہی بلکہ حدیث ابی قتادہ کی بہت صحیح اور قوی ہی اور چند طرق ہی صحیحین میں آئی ہی سنت حدیث واصل بن حجر کی کہ سوا دوسرے طریق کی کہ وہ ہی معلولہ اور مضطرب ہیں نہیں آئی سوا اس کی یہ کہ جب حدیث شعبہ اور سفیان کی باہم معارض ہو میں تو حدیث شعبہ کی کہ سابق حکم آیت کی ہی ترجیح دی گئی اور چہ حدیث

چہ حدیث شعبہ کی کہ سابق حکم آیت کی ہی ترجیح دی گئی اور چہ حدیث

نقطہ

آمین کو ثابت ہوا بلکہ قرینہ سیاق حدیث کا صاف دلالت کرتا ہی کہ جب امام تہمتہ
 سے آمین بعد ولا الضالین کی کہی تو مقدسی ہی تہمتہ سے آمین کہیں مثل کہتی
 ملائکہ کی کیونکہ موافقت ملائکہ کی آمین میں اور موت ہو سکتی ہی جبکہ مقدسی ہی تہمتہ
 سے کہیں جیسا کہ ملائکہ تہمتہ سے آمین کو کہتی ہیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال اذا قال لا عام غیر المعضب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانه من
 وافق قوله قول ملائکہ غفر له ما تقدم من ذنبه رواہ البخاری میں نزد فقیر کے کتاب
 اور تحقیق ہوا کہ واسطی جہر یا میں کی کوئی دلیل صحیح ستہ اور آیتہ قرآنی سے نہیں پائی جا
 اور واسطی تہمتہ کہتی آمین کی آیتہ قرآنی صاف دل ہی ہے آمین کو تہمتہ کہتا نماز میں
 امام اور مقدسی کو اولی اور نسبت ان سے اور حکم انہی کی ہی مفاہم ولا تضادل

امام تہمتہ

تہمتہ کا نظریہ

۶۲

لا بالقیل حسن ان الله لا یحب المعتدین وما علینا الا البلاغ المبین وهو الموفق و
 المعین والیہ از شاد الضالین اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ والباطل باطلا
 وارزقنا اجتنابہم حرہ شیخ رحیم بخش ہلوی الملقب بہ محل مسعود شاہ

فقیر خواجہ عبداللہ الدین

عرہ ۲۳ جمادی الثانی
 ۱۲۸۴ھ
 بخش محل مسعود شاہ

لقد اصابت من اجاب خیراءہ اللہ خیر الخیراء فی الدارین

محمد قطب الدین
 عبدہ

صنادید الدین
 فقیر خواجہ احمد

محل عبدالقادر

اصاب من اجاب واجاب من اصاب

مکتبہ
 قاسم شاہ

محمد منصور علی نقوی

محل شاہ

والجواب صحیح والمجیب بحیم واللہ اعلم واعلم حکم

محمد کریم اللہ

مکتبہ

الکتاب

حدیث معترف میں لکھا ہے کہ جو کوئی صبح و شام یہ آیات سنانے لگا
 پڑھے کفایت کرے اللہ تعالیٰ غم دنیا اور آخرت اور کسی کو حسبی اللہ
 كَلِمَاتُ الْاِسْمَاءِ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور فرمایا اس
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قل ہو اللہ وقل اعوذ برب العلق وقل اعوذ برب الناس
 جو کوئی صبح و شام کو تین تین بار پڑھنا کفایت کرے ہر چیز سے یعنی دفع کرتا
 ہے سب بُرائی کو اور ایسی ہی جن جو شام کو اس اعوذ کا بیٹنا محفوظ رکھتا ہے وہ سب
 جانور سے اور ایسی ہی جو کوئی نزل پڑھ کر کہہ پڑھ کر کہہ پڑھ کر کہہ پڑھ کر کہہ
 پڑھ کر کہہ کہ کو بیخ کرے وہ یہ ہے اعوذ باللہ بکلمت اللہ العظيمة من اللہ
 ما علی اور فرمایا کہ جو کوئی نزل پڑھ کر کہہ پڑھ کر کہہ پڑھ کر کہہ پڑھ کر کہہ
 حشر کے ایک بار پڑھتا ہے صبح کو متعین کرے اللہ تعالیٰ اور سب ستر ستر فرشتے
 کہ دعا بخشش کرتے ہیں شام تک اگر اس ضمن میں شام تک شہید مرنے اور
 کوئی شام کو پڑھتا ہے یہی دعا ہے وہ اعوذ برب اللہ السميع العليم من
 الشيطان الرجيم اور انہیں میں هو الله الذي كماله هو كمالك
 القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله
 عما يشركون هو الله له الخلق الباري المصور كماله اسماء الحسنی
 لله ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم اور فرمایا ہے کہ جو کوئی
 آیت الکرسی اور آیت ابدال سورہ غافر کی بیعت ہے صبح کو محفوظ رہتا ہے یعنی سب
 اور شیطانوں سے سب برکت انہی کے شام تک اور شام کو پڑھتا ہے صبح کو
 محفوظ رہتا ہے سب برکت انہی کے آیت الکرسی مشہور ہے اور آیت ابدال عاف
 کی یہ ہے حم نزل الکت من الله تعالى العالم غا والذات وقاب

فقال لو كنت شديدا لعقاب ذى الظول كالا اله هو الله الص
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو بار سبحان سبحان سبحان سبحان کہے
 ثواب اتنا سوچ کر نوالی کی و جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار الحمد للہ کہے ہوگا اسی ثواب اتنا
 ثواب اس شخص کی کہ سو گھوڑی جہاں کے لئے دے یا نوا یا اس ضروری جگہ پہنچے کہ سو جہاد کے لئے
 ہو اور اللہ پر ہے صبح و شام سو سو بار ہوگا ثواب اتنا ثواب سو غلام آزاد کرے اور اللہ کی
 وہ غلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کیسی ہوں اور جو اللہ کی سو سو بار صبح و شام کو کہے ہرگز
 کوئی تیر عمل میں ہر دن اس شخص سے لیکن وہ کوشل کے بڑے بیروزہ برابر کے ہوگا بار بار وہ
 اس سے بڑے بیروزہ افضل اس میں ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص یہ کہے بڑے بعد از صبح کا اور غرت کے
 بیت نماز پڑھنے ہوئی لیلی کلام کر نیکی اور پڑھنے کے نماز سے دس بار لکھی جاتی ہیں اس کے
 ایسے بدلے ہر کلمہ دس نیکیاں اور شام جاتی ہیں دس برائیوں اور بند کیے جاتی ہیں اس کے
 لیے دس روزہ اور اس دن راتیں ناہ میں رہتا ہی ہر ام برسی اور ہر سحر شیطان کے
 اور نہیں پہنچتا ہے کسی گناہ کو کہ لاحق ہوا اور کبیر نے اور ہلاک اور فضول کرتے اور سکوا اور
 راتیں بیروزہ توفیق استغفار کے اعفو کرے گناہ کے سوائے شرک کے یعنی اگر شرک کیا تو ملا کہ
 کر دیگا اور جو تباہ سب لوگوں تیرا عمل میں ہو کوئی زیادہ اور اس سے بڑے اور نئی کی
 ایک آیت میں آیا ہے کہ عوف بکر کے ثواب آزاد کرے ایک غلام کا ہو تو لے کلیمہ ہو لا اله الا الله
 وحده لا شریک لہ لکم الملک من الملک بید الخیر بھی جمعیت و هو علی کل شیء
 قدیر اور کس بار درود صبح و شام پڑھے کہ یہ فضیلت تھی ہر اس کی اور تیرا تباہ و شام
 اللہ تعالیٰ نے اس کو پڑھے تو پناہ میں رہتا ہی گنہگار سے بعد نیکی اور صبح و شام پڑھے اور
 سورہ قہر سورہ سجدہ سورہ ملک سورہ دفان اور آیتیں غیرت کہ بہت فضیلتیں لکھی آتی ہیں اور دین
 دنیا کا جانوں کے لیے مفید ہے جو کلمہ جلیل ہے کہ ہے اور ان کے ساتھ اور

۶۴

پہلے

ہر روز سو بار سبحان سبحان سبحان سبحان کہے اور اللہ کی سو سو بار الحمد للہ کہے اور اللہ کی سو سو بار
 الحمد للہ کہے اور اللہ کی سو سو بار الحمد للہ کہے اور اللہ کی سو سو بار الحمد للہ کہے اور اللہ کی سو سو بار الحمد للہ کہے

صفحہ	اسطر	غلط	صحیح	صفحہ	اسطر	غلط	صحیح
				ایضاً	۱۹	قال رسول	قال جبر رسول
۳۴	۱۸	پس واسطی	پس بعد اسطی	۱۱	۲	لا یخرج	لا یخرج
۵	۵	من اسواد	من راسواد	ایضاً	۸	غیرہ خوف	غیر خوف
ایضاً	۶	اربعہ کی مصیحت	اربعہ کی مصیحت	ایضاً	۱۲	بعد از ان کفر	بعد از ان کفر
ایضاً	۱۰	مخالف کابل	مخالف اربع اہل	ایضاً	۱۳	مجلسہ کتب	مجلسہ کتب
ایضاً	۱۲	وقد تابعوہم	و قد تابعوہم	ایضاً	۱۴	یوم	یوم
۶	۳	احمد بن حنبل	احمد بن حنبل	۱۲	۱۰	عائشہ قال	عائشہ قالت
ایضاً	۱۰	ہوتی وہ	ہوتی ہی وہ	ایضاً	۱۶	احمد بن حنبل	احمد بن حنبل
ایضاً	۱۶	سیر و	سیر و	۱۳	۱۹	پس بعد نماز	پس بعد نماز
ایضاً	۱۹	تقلید	تقلید	۱۴	۷	تکلیف	تکلیف
۷	۱	منہاج اصل	منہاج الاصول	ایضاً	۱۸	اربعہ کا کل	اربعہ کی کل
ایضاً	۷	استناد کے	استناد کے	۱۵	۶	مذہب ائمہ	مذہب ائمہ
ایضاً	۱۱	تقلید مطلق	تقلید مطلق	ایضاً	۶	گذارا	گذارا
ایضاً	۱۵	البعض	البعض	ایضاً	۱۰	مصلحت	مصلحت
۸	۳	جمع کیا	جمع کئے	ایضاً	۱۱	روایات آئندہ	روایات آئندہ
ایضاً	۹	تقلید بخیر	تقلید غیر	ایضاً	۱۳	کل الیٰ ذلک	کل الیٰ ذلک
۹	۱۵	کیونکہ امام	کیونکہ کوئی امام	ایضاً	۱۷	مقتدی القی	مقتدی القی
۱۰	۲	بہ موطن	بہ موطن	ایضاً	۱۱	مقتدی	مقتدی

صفحة	سطر	نقطة	صحيح	صفحة	سطر	نقطة	صحيح
١٤	١٢	وتراجم	وتراجم	٢٣	١	يحدو	يحدو
ايضا	ايضا	جئتوا	جئتوا	ايضا	١	الاعتقاد	الاعتقاد
ايضا	١٣	وفقدت	تواعد المذاهب	١٥	١٥	المتافعي	المتافعي
ايضا	١٢	هذا المعتمد	هذا هو المعتمد	٢٤	١	المراد بالمراد	صحيح فقط كما
ايضا	ايضا	جئتوا	جئتوا	ايضا	١٢	اقدمت	امت اكلها
ايضا	١٨	راي معتدي	راي المعتدي	٢٦	٤	كمن يتحقق	كمن يتحقق
١٨	١٤	اوه موت	اوه موت	٢٨	٨	جئتوا	جئتوا
ايضا	٩	يزعم فيه	يزعم منه	٣١	٩	فلا ولا	فلا يعلم ولا
ايضا	١١	من الخارج	من الخارج	ايضا	ايضا	بل الصافي	بل الصلوة
ايضا	١٢	الاعوام القليلة	الاعوام القليلة	٣٢	١٨	لوح افتد	لوح افتد
ايضا	ايضا	ولا يتوخر	ولا يتوخر	ايضا	١٩	الظروف	الظروف
ايضا	١٣	لفوك	لفوك	٣٣	١	اتفاق	اتفاقا
ايضا	١٢	يراعى الترتيب	يراعى الترتيب	ايضا	٩	مين به	مين هو
١٨	١٤	بان طور	بان طور	٣٤	١٨	في شرح الكثر	في شرح الكثر
ايضا	١٩	كسرها هو	كسرها هو	٣٥	٤	الى فرد	الى الفرد
١٩	٩	منى	منى	٣٦	٥	اولى ساقه	اولى ساقه
ايضا	١٠	الاقدم اول	الاقدم اول	ايضا	١٠	اربعين موضع	اربعين موضع
٢١	٢	الكافي باب	الكافي في بابها	٣٤	١٣	اضل	جنيل
٢٢	٢	شرح الكثر	شرح الكثر	ايضا	١٥	يزرك	جسيزرك

صفحہ	سطر	عنا	صفحہ	سطر	عنا	صفحہ	سطر	عنا
۳۸	۶	قبیل الاشراف	ایضا	۱۲	تشفین علیہ	۳۸	۶	قبیل الاشراف
ایضا	۹	اعتقش و کونہ	ایضا	برسحیم	وادی کے	ایضا	۹	اعتقش و کونہ
ایضا	۱۰	مذہب	۲۹	۱۲	نجر دیوسے	ایضا	۱۰	مذہب
ایضا	۱۶	سبات	۵۰	۱	عباد الدین	ایضا	۱۶	سبات
ایضا	۱۷	کرنا مذہب	ایضا	۱۱	نی بیان کی لہجہ	ایضا	۱۷	کرنا مذہب
۳۹	۱۷	اقوال	ایضا	۱۷	لفظی	۳۹	۱۷	اقوال
۴۰	۷	اور جیکہ	ایضا	۱۸	القائمت	۴۰	۷	اور جیکہ
۴۱	۳	محمدین	۵۱	۲	والثابین	۴۱	۳	محمدین
ایضا	۹	محمدین	ایضا	۳	اور ایسی	ایضا	۹	محمدین
ایضا	۱۵	خرافا	ایضا	۸	تضیر عا	ایضا	۱۵	خرافا
ایضا	۱۶	لبعض الکتاب	ایضا	۱۲	احفا	ایضا	۱۶	لبعض الکتاب
۴۲	۱	تذہب	۵۲	۳	الضالین	۴۲	۱	تذہب
ایضا	ایضا	نی ان عبارات	ایضا	۱۲	للخازمی	ایضا	ایضا	نی ان عبارات
ایضا	۵	الطحاوی	ایضا	۱۵	لم یکن لعم	ایضا	۵	الطحاوی
ایضا	۹	الطحاوی	۵۳	۱	عمو بن حصیل	ایضا	۹	الطحاوی
ایضا	۱۵	واجب	ایضا	۲	اسکندان	ایضا	۱۵	واجب
۴۳	۶	واجب	ایضا	۴	بین اسر	۴۳	۶	واجب
ایضا	۱۲	واجب	ایضا	۶	والاظھر	ایضا	۱۲	واجب
۴۹	۸	بین دو	۵۵	۴	دو ضعف	۴۹	۸	بین دو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۶	روک	رک
۵۶	۳	فزع	فیروز
۵۷	۱۲	کہ ادا نام	اد نام
۵۸	۸	تجہ الفکر	نخبہ الفکر
۵۹	۳	الخ ثابت	الخ عام ہی مثبت
۶۲	۱۰	الموافق	الموق
ایضاً	۷	دلیل صحیح	دلیل قوی صحیح
<p>برادران دین اہل سنت و جماعت کو کہ جو اپنے سینے میں مزاد ہو وہ سب کو ارباب غلو و بے بساطتہ الحور و الجمیلین</p> <p>حرمین شریفین اور اقصیٰ و دیار ہند تیار ہوتا ہی جتنا ہی حسین تقلید امام حسین کو واجب اور شکر ادا کیے کہ وہ</p> <p>وگراہ کہہ سکیں اور دوسرا رسالہ مدار الحق بر دین مبارکہ کہ سنہ تالیف اوسکیکا مظنہ الحق اور سنہ طبع و یکسا</p> <p>مطابہر الحق ہی جتنا ہی اور رسالہ انتصار الحق اور رسالہ صون انفس عن دسوائس الخناس ہی غفریب</p> <p>نیار ہو چکے ہیں الحمد للہ علی ذلک</p>			

